

حالات حاضر افیہ رح دجال

جامع ترین کتاب الفتنۃ العظمیٰ کا بارہ
لکھنؤ ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

تصنیف
پروفیسر ڈاکٹر عبد اللہ بن احمد الطائفی الحسینی

ترتیب و تحقیق
مفتی محمد وسیم اکرم اہل سنت

ترجمہ
مصابح اکرم

حالا حاضر افیہ شرح دجال

اس کتاب میں علامہ قیامت حضرت امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسیح دجال کے تعارف، شکل و شباهت، قوت و طاقت، ہواری کی کیفیت اور خروج و موت جیسے سینکڑوں عنوانات پر مشتمل مشہور و معروف سکالر عبداللہ بن احمد الطائفی الملکی کی مختصر مگر جامع ترین کتاب "الفتنۃ العظمیٰ" کا بامعنا و اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

تصنیف
پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن احمد الطائفی الملکی

ترجمہ
مصباح اکرم

ترتیب و تحقیق
مفتی محمد وسیم اکرم اہتسادی

مشیت لا ینکسر کلمۃ منہ

الکسیم مارکیٹ - اردو بازار، لاہور

ہماری کتابیں معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر: مشتاق احمد

اہتمام: سلمان منیر

| | | |
|----------------------|---|---|
| نام کتاب | — | حالات حاضرہ اور مسیح دجال (الفتنة العظمیٰ) |
| مصنف | — | پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن احمد الطائفی المکی |
| ترجمہ | — | مصباح اکرم |
| ترتیب جدید | — | علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری |
| تاریخی و ادبی معاونت | — | محمد شاہد |
| اشاعت | — | 2010ء |
| مطبع | — | اسد نیئر پرنٹرز، لاہور |
| ڈیزائن | — | عاطف بٹ |
| کمپوزنگ | — | گل گرافکس |
| قیمت | — | روپے |

استدعا

پروردگارِ عالم کے فضل، کرم اور مہربانی سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔ شکریہ۔ (ناشر)

فہرست

| | |
|----|--|
| 11 | ☆ کلامِ اول |
| 16 | ☆ باب نمبر 1 |
| 17 | ☆ امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں |
| 17 | ☆ ابو عبد اللہ امام مہدی رضی اللہ عنہ |
| 18 | ☆ ابتدائی تعارف و کردار |
| 19 | ☆ قرآن مجید میں ذکر |
| 19 | ☆ حضرت مہدی کا انکار کفر |
| 20 | ☆ امتِ محمدیہ کی امامت |
| 20 | ☆ فاتح ہند |
| 21 | ☆ کل عرب کا حاکم |
| 22 | ☆ عادل خلیفہ |
| 24 | ☆ امام مہدی کی سخاوت |
| 25 | ☆ سیاہ جھنڈے والوں کے امام |
| 27 | ☆ ظہور امام مہدی |
| 27 | ☆ . اولادِ فاطمہ سے |
| 29 | ☆ صفاتِ مہدی |
| 30 | ☆ ظہور سے قبل کی نشانیاں |

| | | |
|----|---|---------------------------------------|
| 31 | ☆ | پرندوں کی خوشی |
| 32 | ☆ | فتنوں کی بر مار |
| 32 | ☆ | عمامہ پہنے |
| 33 | ☆ | اہل بدر کی بیعت |
| 36 | ☆ | بیعت امن |
| 37 | ☆ | اہل شام اور تین جھنڈے |
| 37 | ☆ | قسنطنیہ کے حاکم |
| 38 | ☆ | فتنہ سفیانی |
| 41 | ☆ | سفینیوں کا دھنسیا جانا |
| 42 | ☆ | سفینی کا قریش پر ظلم و ستم |
| 43 | ☆ | سفینی اور ہاشمی |
| 45 | ☆ | دمشق کی تباہی |
| 46 | ☆ | اہل مشرق اور سفینی لشکر |
| 47 | ☆ | انسانی گوشت کڑا ہیوں میں |
| 47 | ☆ | سیاہ اور ذرد جھنڈے والے |
| 48 | ☆ | سفینی کے خروج سے پہلے |
| 48 | ☆ | قبائل کی لڑائیاں |
| 49 | ☆ | ابن صالح |
| 49 | ☆ | رومیوں سے چار بار صلح |
| 50 | ☆ | فاتح روم |
| 51 | ☆ | رومیوں کا عجیب بادشاہ |
| 54 | ☆ | رمضان، شوال، ذی قعد، ذی الحج اور محرم |
| 55 | ☆ | علامات مہدی |

| | |
|-----|-------------------------------------|
| 63 | ☆ اہل مشرق و مغرب کی جنگیں |
| 64 | ☆ اہل تورات و اہل انجیل |
| 65 | ☆ تابوت سیکنہ |
| 65 | ☆ مہدی کا معنی |
| 66 | ☆ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا |
| 66 | ☆ حلیہ امام مہدی |
| 68 | ☆ باب نمبر 2 |
| 68 | ☆ دجال ملعون |
| 69 | ☆ عظیم فتنہ دجال لعین |
| 69 | ☆ دجال کا ابتدائی تعارف |
| 71 | ☆ دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ |
| 75 | ☆ دجال معین مختص ہے |
| 76 | ☆ دجال کا ذکر قرآن مجید میں |
| 76 | ☆ دجال کے خروج سے پہلے |
| 91 | ☆ دجال کی آمد کا انکار |
| 92 | ☆ خروج دجال |
| 94 | ☆ آنکھ سے کانٹا |
| 104 | ☆ پیشانی پر کافر |
| 106 | ☆ جنگ عظیم اور خروج دجال |
| 123 | ☆ عرب کا پانی اور دجال |
| 128 | ☆ دجال کی پیش رُو |
| 128 | ☆ دجال کا نمائندہ بش |
| 130 | ☆ دجال کے اول دستے کی طاقت |

| | |
|-----|---|
| 130 | ☆ دجال کا پہلا حملہ |
| 131 | ☆ پہاڑ کا چلنا |
| 131 | ☆ شیاطین دجال کے ساتھی |
| 135 | ☆ خود غرض دجالی |
| 136 | ☆ ایرانی پکے دجالی |
| 137 | ☆ دجالی فوج |
| 138 | ☆ دجال اور خواتین |
| 138 | ☆ فرشتے اور دجال..... آزمائش ہی آزمائش |
| 139 | ☆ دجال کے سخت مخالف..... بنی تمیم |
| 140 | ☆ امت محمدیہ کا دجال سے جہاد |
| 143 | ☆ دجال اور ملک شام |
| 144 | ☆ ابن صیاد اور دجال..... صحابہ کی کشمکش |
| 155 | ☆ دجال مشرقی جزیرے میں |
| 156 | ☆ تمیم داری اور دجال |
| 166 | ☆ کفر کا شہر اسرائیل |
| 166 | ☆ دجال کا گرم گوشت کا پہاڑ |
| 167 | ☆ دجال کے جنت اور دوزخ |
| 171 | ☆ یوم الخلاص |
| 177 | ☆ تشہد کی دعا |
| 178 | ☆ سورۃ کہف کی ابتدائی و آخری آیات |
| 179 | ☆ شبہات دجال |
| 183 | ☆ دجال کے چالیس یوم |
| 184 | ☆ عربوں میں طاقتوروں کی کمی |

| | | |
|-----|---|---|
| 186 | ☆ | نمبر پر دجال کا ذکر |
| 187 | ☆ | مکہ و مدینہ کی حفاظت |
| 190 | ☆ | دجال اور حضرت خضر |
| 197 | ☆ | ایمان والے کا ایمان |
| 198 | ☆ | روئے زمین کا عظیم ترین فتنہ |
| 206 | ☆ | دجال اور غذائی مواد |
| 207 | ☆ | شریف اور خوبصورت |
| 208 | ☆ | دجال کی سواری |
| 210 | ☆ | دجال عراق میں |
| 211 | ☆ | دجال اور یہودیوں کا لدانامی شہر |
| 219 | ☆ | باب نمبر 3 |
| 219 | ☆ | سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور یاجوج ماجوج کے بیان میں |
| 220 | ☆ | فصل نمبر 1 |
| 220 | ☆ | سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام |
| 220 | ☆ | دوبارہ تشریف آوری |
| 220 | ☆ | قیامت کی تیسری بڑی نشانی |
| 220 | ☆ | مرزائیوں کو دعوت فکر |
| 222 | ☆ | کڑیل جوان |
| 223 | ☆ | مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ |
| 223 | ☆ | غالب قوت |
| 224 | ☆ | سیدنا عیسیٰ کا حلیہ |
| 225 | ☆ | سیدنا عیسیٰ اور اہل کتاب |
| 226 | ☆ | مدفن روضہ نبی ﷺ |

| | | |
|-----|---|-------------------------------------|
| 228 | ☆ | زکوٰۃ لینے والا |
| 229 | ☆ | علم قیامت اور سیدنا عیسیٰ |
| 230 | ☆ | قوم شعیب میں شادی |
| 231 | ☆ | حج و عمرہ اور مدینہ منورہ حاضری |
| 232 | ☆ | عدل سیدنا عیسیٰ اور وفات |
| 233 | ☆ | فصل نمبر 2 |
| 233 | ☆ | یا جوج ماجوج کا بیان |
| 233 | ☆ | قرآن مجید میں یا جوج ماجوج کا تذکرہ |
| 234 | ☆ | تعارف |
| 234 | ☆ | برائی کے سترھے |
| 234 | ☆ | نبی کے قاتل |
| 235 | ☆ | دیوار میں سوراخ |
| 236 | ☆ | تیر و کمان کی کثرت |
| 236 | ☆ | فتنہ یا جوج ماجوج کا اختتام |
| 238 | ☆ | باب نمبر 4 |
| 238 | ☆ | حالات حاضرہ اور دجالی فتنے |
| 239 | ☆ | دجالی فتنے اور عصر حاضر |

اختساب

وجال کذاب کی گردن مانے والے

اللہ کے پیارے نبی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے نام

کلامِ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والعاقبة
للمتقین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی
آلہ واصحابہ واهل بیتہ وعترتہ ومہاجرہ وانصارہ الہادین
المہدین اجمعین الی یوم الدین اما بعد!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے
شروع میں میں ہوں اور درسیان میں عیسیٰ بن مریم اور آخر میں مہدی۔؟ (مکتوۃ الصاع) اس حدیث
مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح یہود و نصاریٰ اپنی مقدس کتب میں تحریف کر کے گمراہ ہوئے
اور ان کی بد اعمالیوں کے سبب ان پر مصائب ڈھائے گئے کہ ان کی کتب ہی ختم ہو گئیں اور اصل
تعلیمات مسخ ہو گئیں یہ سب مسلمانوں کے ساتھ نہ ہوگا کیونکہ یہود نے اپنے انبیاء کی تعظیم نہ کی بلکہ
ان کو شہید کیا اس وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے دوہرے عذاب یعنی اخروی عذاب کے ساتھ ساتھ دنیا
میں بھی غضب الہی کے مستحق ہوئے۔ مگر امت محمدیہ نے اپنے نبی کی تعظیم کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی
حفاظت کی اور ان کی کتاب قرآن کریم کی بھی حفاظت کا ذمہ لیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں پر
مصائب و آلام بہت آئے مگر مسلمانوں کا وہ حال نہ ہوا جو یہود و نصاریٰ کا ہوا۔ ابتداء میں
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت بخشی اور بعد میں ابتلاء
و آزمائش اور گمراہی کے دور میں اولیاء کرام اور ان کے بعد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے
ذریعہ اسلام و مسلمانوں کی مدد فرمائے گا اور آخر میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ
مسلمانوں کو ظلم و ستم سے نجات دے گا۔ یہ بات بھی احادیث میں موجود ہے کہ امام مہدی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد سے قبل ظلم و ستم کا بازار گرم ہوگا۔

مسلمانوں پر مصائب و آلام ان کی اپنی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سر بلند رکھنے کی جو شرط بیان فرمائی وہ یہی تھی کہ وہ سچے پکے مسلمان رہیں اور فرمانبردار رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”وانتم الاعلون ان كنتم مومنین“
 ”تم ہی غالب رہو گے اگر ایمان والے ہو۔“

ایمان والے رہنے کا مقصد یہی کہ زبان و دل سے سچے پکے فرمانبردار رہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات اپنائے رکھیں کفار پر غالب رہے اور مسلمانوں کی تھوڑی تعداد کافروں کی بڑی تعداد پر غالب آ جاتی تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، محمد بن قاسم، موسیٰ بن نصیر، طارق بن زیاد، سلطان محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، نور الدین زنگی، صلاح الدین ایوبی، سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جیسے عظیم الشان لوگوں کا نام ایسے لشکروں کے سپہ سالاروں کی حیثیت سے نمایاں نظر آتا ہے لیکن جب مسلمانوں میں بد اعمالیاں عام ہوئیں تو تنزلی اور بربادی کا شکار ہوئے۔ جس پر عباسی و اموی خلفاء کی عیاشیاں، تاتاریوں کے حملے، پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ کا ختم ہو جانا اور انگریز کی سازشوں سے ہند میں مسلمانوں کی بد حالی وغیرہ گواہ ہیں۔

مقصد یہ بتانا ہے کہ جب سے مسلمانوں نے دینی تعلیمات کو چھوڑ دیا ہے تو روز بروز آفات و آلام و تنزلی کا شکار ہیں۔ آپس کے اختلافات اتنے ہیں کہ ہر شخص دوسرے کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ صرف خود کو بڑا بنانا مقصد رہ گیا ہے۔ خواہ کسی طریقہ سے ہو اور ہر خاص و عام اس میں مبتلا ہے۔ معاشرہ اتنا خراب ہو چکا ہے کہ کوئی فرد واحد اس کو سدھارنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جاہلیت کی طرح اکثر شعار اور خلاف اسلام باتیں مسلمان روز بروز اپناتے جا رہے ہیں اور دین سے روز بروز دور ہو رہے ہیں۔ اسی دور کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہمیں نظر آتا ہے:

”ہر گھر میں فتنہ ہوگا۔“

اور فرمایا کہ فتنے اندھیری رات کی طرح ہوں گے۔ آدمی صبح کو مومن شام کو کافر، شام کو مومن

صبح کو کافر لوگ رقم کے بدلے ایمان بیچ دیں گے۔ (اصحاح المسلم)

اور فرمایا کہ قتال (دہشت گردی اور خواہ مخواہ قتل) عام ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

تو جب اتنی خراب صورتحال ہوگی تو فرد واحد میں کیسے طاقت ہوگی کہ معاشرہ کو صحیح کر سکے؟

اس وقت اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، وہ لوگوں کو ظلم و ستم سے نجات دلائیں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (سنن ابی داؤد)

اگر ہم اپنے معاشرے کو دیکھیں تو اندازہ ہوگا کہ آج صورتحال اتنی خراب ہو چکی ہے کہ فتنوں کی برسات ہے، ہر گھر میں فتنہ ہے اور یہ سب ہماری بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ہم خود کو درست کرنے کے بجائے آسمانی مدد کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔ ہزار ہا وعیدوں پر مبنی احادیث پڑھ کر بھی ہم کو ہوش نہیں آتا۔ گناہوں کو نہیں چھوڑتے اور آسمانی مدد کے انتظار میں ہم اعمال صحیح بھی نہیں کرتے۔ حالانکہ ہم شامت اعمال کی وجہ سے سزا کے حقدار ہیں۔ مگر چند نفوس قدسیہ اب بھی ہمارے درمیان ہیں جن کی وجہ سے ہم مبتلائے عذاب نہیں ہوتے اور جس وقت یہ نفوس قدسیہ بھی سمٹ کر صرف حجاز میں رہ جائیں گے شاید پھر ہمیں ہوش آئے۔

ظہور مہدی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ اہلسنت و جماعت کے نزدیک امام مہدی قرب قیامت کے وقت پیدا ہو کر مسلمانوں کی قیادت کریں گے۔ انہیں کے دور میں دجال کا خروج اور نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے واقعات ہوں گے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی حیثیت ایک امیر المومنین کی ہوگی۔ بہت سی احادیث اس پر دال ہیں۔

آج سے دو سو سال قبل سے لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات طیبہ تک مسلمان دینی علوم سے سرشار تھے۔ حتیٰ کہ اپنے پیشے سے متعلق مسائل و احادیث ضرور یاد رکھتے تھے۔ اس لئے فتنے بڑھتے نہ تھے بلکہ ختم ہو جاتے تھے۔ مگر آج جہالت کا دور دورہ ہے اور لوگ دینی علوم کو حقیر سمجھ کر ان سے پیچھے ہٹ رہے ہیں اور دینی مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے جہالت روز بروز ترقی پر ہے۔ اسی جہالت کی وجہ سے فتنوں کو پھلنے پھولنے کا موقع مل رہا ہے۔ ناواقفیت کے باوجود جہالت تسلیم نہیں کرتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کے مطابق خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ (اصحاح البخاری) (اصحاح المسلم) (مکملۃ المصابیح، کتاب العلم)

اس کی کھلی مثال قادیانیت اور وطن عزیز میں پھلتے پھولتے جھوٹے مدعیان نبوت و مدعیان مہدی ہیں جن کے لوگ نہ صرف گرویدہ ہیں بلکہ ان کی محبت میں کٹ مرنے کو تیار ہیں۔ حالانکہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نشانیاں حدیث میں موجود ہیں مگر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ اس بات کو دیکھتے ہوئے علمائے کرام نے اس بارے میں مستقل تصانیف امت کے سامنے پیش فرمائیں۔ ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے ذہن میں امام مہدی کے حالات پڑھتے وقت یہ خیال آئے کہ اتنی حیرت انگیز ایجادات، مثلاً طیاروں، بموں، میزائلوں، گنوں وغیرہ اور دوسرے مہلک ایٹمی ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان ان سب کو چھوڑ کر تلواریں ہاتھ میں لئے گھوڑوں گدھوں پر سوار جنگ کرتا رہے؟ ایسا لگتا ہے کہ یہ کوئی الف لیلوی قسم کی داستان ہے۔ جواباً عرض ہے کہ احادیث میں جہاں ان اشیاء کے نام آئے ہیں وہاں مجازاً یہ نام ذکر کئے گئے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الفتن“ کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ احادیث میں قیامت کے بارے میں جو پیش گوئیاں وارد ہیں ان کو علمائے کرام نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک کو قیامت کی چھوٹی نشانیاں کہا جاتا ہے اور دوسری کو قیامت کی بڑی نشانیاں۔ چھوٹی نشانیاں مثلاً مساجد کو راستہ بنا لیا جانا، علماء حق کی کمی واقع ہونا، قرآنی تعلیم کو کمتر سمجھا جانا، سلام صرف جان پہچان والوں کو کیا جانا (بلکہ اب تو سلام ہی کیا جانا متروک ہوتا جا رہا ہے۔ بے شمار ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو گالی دیتے ہوئے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں اور ایسا کر کے وہ آپس کی بے تکلفی اور حد سے زیادہ محبت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ گناہ کر رہے ہوتے ہیں) بیویوں کا اپنے شوہروں کی نافرمانی کرنا، بزرگوں کی اہمیت ختم ہو جانا، زنا کاری عام ہو جانا، اوباشوں کا راہ چلتی خواتین کو تنگ کرنا، عورتوں کا لباس پہن کر بھی عریاں رہنا، سروں پر گانے کا بجنا (واک مین اس کی بہترین مثال ہے اور اس کے ساتھ ہی ہمارے دور کی ان بسوں اور ویمنوں کو بھی بطور ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے جن میں تقریباً ہر سیٹ کے اوپر اسپیکر لگا ہوتا ہے)، لوگوں کا بازاروں میں اس طرح چلنا کہ ان کی رائیں نظر آئیں (چڈے پہنے ہوئے نوجوان ہر طرف دیکھے جاسکتے ہیں)، واڑھیاں منڈوانا، جوتوں کا چمکایا جانا، مردوں کا

زینت کرنا (یہ چیز بھی عام مشاہدہ میں ہے کہ اب مرد حضرات بھی بیوٹی پارلر جاتے ہیں)، انواع و اقسام کے کھانے، نئے نئے مشروبات، لباس میں آئے دن بلاوجہ کا فیشن اور بے تکے انداز کے کپڑے پہنے جانا، اونٹ کے کجاوے جیسی سواریاں (مثلاً ٹرک، سوزوکیاں اور مژدہ وغیرہ)، وقت میں برکت کا ختم ہو جانا، زمین کا سکڑنا (جو راستہ پہلے ایک ماہ میں طے ہوتا تھا وہ اب چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے)، تجارت کا عام ہونا، خواتین کا تجارت کرنا، دولت کا بکثرت پایا جانا، سود سے نہ بچ پانا، بہت سی قیمتی کانوں کا ظاہر ہونا اور ان پر صرف کمینوں کا قبضہ ہونا، مسلمانوں کا مسلمان کو قتل کرنا، امانت خیانت کرنے والے کے پاس رکھوائی جانا، حاکموں کا بد عمل و بد کردار ہونا، نئی نئی بیماریوں کا پیدا ہونا (جو ہمارے آباء و اجداد نے سنی بھی نہ تھیں) اور اچانک اموات کا واقع ہونا وغیرہ۔

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سب سے پہلے حضرت ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ المعروف بہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور، ان کے بعد دجال کا ظاہر ہونا اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا، یا جوج ماجوج کا ٹکنا، دھویں کا ٹکنا، عدن کی آگ کا ظاہر ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور سب سے آخر میں دلبۃ الارض کا ظاہر ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ قیامت کی چھوٹی علامات تو تقریباً اکثر و بیشتر بعینہ واقع ہو چکی ہیں جیسا کہ ابھی آپ نے پڑھا اب قیامت کی بڑی نشانیوں کے ظہور کا انتظار ہے۔

کتاب ہذا کی ترتیب کچھ یوں ہے:

باب نمبر 1: اس کتاب کا پہلا باب حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے کہ اہل ایمان جن کے ظہور کے منتظر ہیں۔

باب نمبر 2: دوسرا باب دجال کے بیان میں ہے تاکہ امت مسلمہ اس فتنہ عظمیٰ (سب سے بڑے فتنے) سے آگاہ ہو جائے۔

باب نمبر 3: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جوج ماجوج وغیرہ کے بارے میں ہے۔

باب نمبر 4: دجال اور حالات حاضرہ کے بیان میں ہے۔

باب نمبر 1:

امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ
کے بیان میں

ابو عبد اللہ امام مہدی رضی اللہ عنہ

ابتدائی تعارف و کردار:

حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی محمد ہوگا، آپ کے والد بزرگوار کا نام عبد اللہ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت آمنہ ہوگا۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہوگی، سلسلہ نسب آپ کا سادات سے ہے، فاطمی ہوں گے، حسنی ہوں گے اور حسینی ہوں گے۔ جائے پیدائش مدینہ طیبہ، ہجرت گاہ بیت المقدس، آپ کا رنگ گندمی، جسم مبارک دبلا، قد درمیانہ، کشادہ پیشانی، اونچی ناک، پتلا بانسہ، دونوں بھنوں میں فاصلہ، آنکھیں سرگیں، دانت مبارک چمکدار اور الگ الگ (یعنی سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان کچھ خلا) داسنے گال پر کالا تل، چہرہ ایسا روشن جیسے چمکتا ہوا ستارہ، گھنی داڑھی، ہاتھ کی ہتھیلیاں چوڑی، زبان مبارک میں لکنت اور اتنی زیادہ لکنت کے بعض اوقات بات کرنے میں دیر ہوگی تو گھبرا کر بائیں ران پر سیدھا ہاتھ ماریں گے۔ عوام الناس میں ظہور کے وقت عمر مبارک چالیس سال ہوگی۔ لباس آپ کا سفید ہوگا، آپ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص اطہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک اور جھنڈا بھی (لیٹور نشانی) ہوگا۔ آپ کی بیعت کی جگہ مکہ معظمہ خانہ کعبہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کی کشادہ جگہ ہے جہاں بڑے اطمینان و سکون سے آپ کی بیعت کی تقریب مکمل ہوگی۔ باوجود اس کے کہ اس سے باہر عظیم فتنہ و فساد برپا ہوگا۔

آپ اخلاق و سیرت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہوں گے۔ مسلمانوں سے انتہائی الفت و محبت سے پیش آئیں گے، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، دنیا میں حد سے زیادہ امن و امان قائم ہو جائے گا، ایک عورت چار پانچ عورتوں کو اپنے ساتھ لے کر دور دراز راستہ سے حج کے لئے جائے گی اور عورتیں ہر طرح سے سلامت رہ کر واپس اپنے وطن پہنچ جائیں گی۔

کر لیں گے۔

تفسیر طبری میں اسی آیت کے تحت حضرت سدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں عیسائی ممالک کا فتح ہونا اور (جو اسلام کے خلاف ہتھیار اٹھائیں گے) اُن کا قتل عام کیا جانا ہی اُن کی رسوائی ہے۔

حضرت مہدی کا انکار کفر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے دجال کا انکار کیا وہ بھی کافر اور جس نے مہدی کا انکار کیا وہ بھی کافر۔“

(الحادی للفتاویٰ رقم الصفحة 83 الجزء الثانی مطبوعة دار الباز للشر والتوزيع مکتة المکترمة)

امت محمدیہ کی امامت:

1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم (علیہا السلام) نازل ہوں گے اور تمہارا

امام تم میں سے ہوگا (اس وقت کی نماز کی امامت امام مہدی رضی اللہ عنہ فرمائیں گے)“

(صحیح بخاری باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہا السلام رقم الحدیث 3265 رقم الصفحة 1272 الجزء الثالث

مطبوعة دار ابن کثیر بمماتہ بیروت) (صحیح مسلم باب نزول عیسیٰ بن مریم رقم الحدیث 55 رقم

الصفحة 136 الجزء الاول مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 682 رقم

الصفحة 216 الجزء 15 مطبوعة مؤسسة الرسالة بیروت) (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم باب کیف

اتم اذ انزل بکم ابن مریم رقم الحدیث 393 رقم الصفحة 99 الجزء الاول مطبوعة دار المعرفہ بیروت) (المعجم

الاوسط رقم الحدیث 92.3 رقم الصفحة 86 الجزء التاسع 336، الجزء الثانی مطبوعة مؤسسة قرطبة مصر)

الایمان لابن مندہ رقم الحدیث 413 رقم الصفحة 515 الجزء الاول مطبوعة مؤسسة الرسالة بیروت)

السنن الواردة فی الفتن رقم الخطاب رقم الحدیث 4882 رقم الصفحة 294 الجزء الثالث مطبوعة دار الکتب

العلمیة بیروت) (عون المعبود رقم الحدیث 309 الجزء 11 مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت) (تفلیق

التعلیق باب نزول عیسیٰ رقم الصفحة 140 الجزء الرابع مطبوعة دار المکتب الاسلامی بیروت ودار عمار عمان

(اردن)

2: اس امت میں مہدی ہی وہ شخصیت ہیں جو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی امامت فرمائیں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 34649 رقم الصلحہ 513 الجزء السابع، مطبوعہ مکتبہ الرشید الریاض) (المفتن لعنیم بن حماد رقم الحدیث 1107 رقم الصلحہ 373 الجزء الاول، مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

3: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”دجال بیت المقدس میں مسلمانوں کا محاصرہ کیے ہوگا اور اس وقت مسلمان شدید قحط میں مبتلا ہوں گے حتیٰ کہ وہ بھوک کی وجہ سے اپنی کمانوں، تیروں یا نیزوں کا نرم حصہ کھانے لگیں گے۔ اس حال میں کچھ دن گزاریں گے کہ یہ لوگ ایک دن صبح کے وقت جبکہ ابھی کچھ اندھیرا ہی ہوگا ایک آواز سنیں گے۔ یہ آواز سن کر یہ لوگ کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے شخص کی آواز ہے۔ وہ اس شخص کی جستجو کریں گے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ پھر نماز قائم ہوگی اور مسلمانوں کے امام سیدنا مہدی نماز پڑھانے کے لئے مصلیٰ پہنچ جائیں گے۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کے امام مہدی پیچھے ہٹیں گے (تاکہ وہ آگے آکر نماز کی امامت فرمائیں) لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ نماز آپ ہی پڑھائیے کیونکہ اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائیں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں کے امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرار پائیں گے۔“

(المفتن لعنیم بن حماد رقم الحدیث 1613 رقم الصلحہ 577 الجزء الثانی، مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

فاتح ہند:

حضرت ارطاة رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”جس یمنی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا، اسی کے ہاتھ پر روم فتح ہوگا، اسی زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا، اسی کے زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، وہ ہاشمی شخص ہوگا اور اسی کے

ہاتھوں ہند فتح ہوگا۔ یہ غزوہ ہند وہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک یمنی بادشاہ بیت المقدس سے ہند ایک لشکر بھیجے گا تو وہ ارض ہند کو فتح کر لیں گے اور وہاں کے خزانے بیت المقدس لے جائیں گے۔ وہ بادشاہ ہند کے بادشاہوں کو زنجیریں پہنا کر اپنے دربار میں حاضر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر والوں کی مغفرت فرمادے گا۔ پھر وہ لشکر واپس بیت المقدس جائے گا (جب وہ وہاں پہنچیں گے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالیں گے۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”اگر میں نے اس غزوہ ہند کو پالیا اور جب ہم وہاں سے فتحیاب ہو کر واپس لوٹیں گے تو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ضرور بالضرور ملوں گا اور ان کو یا رسول اللہ! میں بتاؤں گا کہ میں آپ کی خدمت میں رہا ہوں۔“ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ وقت تم سے دور ہے۔“

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 1235، 1236، 1238 رقم الصفحہ 409 الجزء الاول، مطبوعہ

مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

کل عرب کا حاکم:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص جو کہ میرا ہم نام ہوگا

پورے عرب کا حاکم نہ بن جائے۔“

(سنن الترمذی باب ما جاء فی المہدی رقم الحدیث 2230 رقم الصفحہ 505 الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء

التراث العربی بیروت) (سنن ابی داؤد کتاب المہدی رقم الحدیث 4282 رقم الصفحہ 106 الجزء

الرابع، مطبوعہ دار الفکر) (مسند المز ار 4-9، زر بن حبیش عن عبداللہ رقم الحدیث 1804 رقم الصفحہ

204 الجزء الخامس، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینہ) (مسند احمد مسند عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ رقم

الحدیث 3572 رقم الصفحہ 376 الجزء الاول، مطبوعہ موسسة فرطية مصر) (المعجم الكبير رقم

الحدیث 10218 رقم الصفحہ 134 الجزء العاشر، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل) (السنن الواردة فی

الفتن رقم الحدیث 568 رقم الصفحہ 1052 الجزء الخامس، مطبوعہ دار العاصمة ریاض) (تذکرۃ الحفاظ رقم

الحدیث 502 رقم الصفحہ 488 الجزء الثاني، مطبوعہ دار الصمعی ریاض) (سیر اعلام النبلا، الفلاس ع

رقم الصفحہ 472 الجزء 11، مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت) (العلل المتناہیة؛ حدیث فی خروج المہدی؛ رقم الحدیث 1435 رقم الصفحہ 857 الجزء الثانی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (المحدث الفاصل؛ رقم الصفحہ 329 الجزء الاول، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

عادل خلیفہ:

1: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا طویل فرمادے گا کہ اس وقت میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کے والد کا نام بھی وہی ہوگا جو میرے والد کا ہے۔ وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے ایسا بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔“

(سنن ابوداؤد؛ کتاب المہدی؛ رقم الحدیث 4282 رقم الصفحہ 102 الجزء الرابع، مطبوعہ دارالفکر بیروت) (نجم الاوسط؛ رقم الحدیث 1233 رقم الصفحہ 55 الجزء الثانی، مطبوعہ دارالحرین، قاہرہ) (المعجم الکبیر؛ رقم الحدیث 10222 رقم الصفحہ 135 الجزء 10 مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، موصل) (السنن الواردة فی الفتن؛ رقم الحدیث 571 رقم الصفحہ 1054 الجزء الخامس، مطبوعہ دارالعاصمۃ، ریاض) (المنار المنیف؛ رقم الحدیث 328 رقم الصفحہ 143 الجزء الاول، مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب)

2: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مہدی ہم (اہل بیت) میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان میں خلافت اور مہدیت کی صلاحیت پیدا فرمادے گا۔“

(سنن ابن ماجہ؛ باب خروج المہدی؛ رقم الحدیث 4085 رقم الصفحہ 1367 الجزء الحانی، مطبوعہ دارالفکر بیروت) (مصباح الزجاجة؛ رقم الصفحہ 204 الجزء الرابع، مطبوعہ دارالعربیۃ بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ؛ رقم الحدیث 37644 رقم الصفحہ 513 الجزء السابع، مطبوعہ مکتبۃ الرشید، ریاض) (مسند البزار؛ رقم الحدیث 644 رقم الصفحہ 243 الجزء الثانی، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ) (مسند احمد؛ رقم الحدیث 645 رقم الصفحہ 184 الجزء الاول، مطبوعہ موسسة قرطبة، مصر) (مسند ابی یعلیٰ؛ رقم الحدیث 465 رقم الفتن؛ رقم

الحديث 579 رقم الصفحة 1059 الجزء الخامس مطبوعة دار العاصمة (رياض) (الفن لنعيم بن حماد رقم
الحديث 1053 رقم الصفحة 361 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد قاهره) (فردوس بمانور الخطاب رقم
الحديث 6669 رقم الصفحة 222 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتاب العربي بيروت) (ميزان الاعتدال في
نقد الرجال رقم الحديث 9452 رقم الصفحة 155 الجزء السابع مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت) (الكامل
في ضعفاء الرجال رقم الحديث 2.95 رقم الصفحة 185 الجزء السابع مطبوعة دار الفكر بيروت) (ضعفاء
العقبى رقم الحديث 2100 رقم الصفحة 465 الجزء الرابع مطبوعة دار المكتبة العلمية بيروت) (تهذيب
التهذيب رقم الحديث 294 رقم الصفحة 152 الجزء 110 مطبوعة دار الفكر بيروت) (تهذيب الكمال رقم
الحديث 6773 رقم الصفحة 181 الجزء 31 مطبوعة موسسة الرسالة بيروت) (العلل الممتاھية رقم
الحديث 1432 رقم الصفحة 856 الجزء الثاني مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت)

3: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”مغرب کا بادشاہ مشرق کے بادشاہ کی طرف پیش قدمی کر کے اسے قتل کر ڈالے گا۔ وہ
ایک لشکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ کرے گا جسے دھنسا دیا جائے گا پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کرے گا
جس سے مقابلہ کے لئے مدینہ منورہ کے بعض لوگ تیاری کریں گے۔ ایک شخص حرم شریف میں
آکر پناہ لے گا لوگ اس کے ارد گرد اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے آئے ہوئے متفرق پرندے
یہاں تک کہ اس کے پاس تین سو چودہ آدمی جمع ہو جائیں گے جن میں کچھ عورتیں بھی ہوں گی وہ
ہر جبار (زور آور طاقتور) اور جبار کے بیٹے پر غالب آجائے گا اور ایسا عدل ظاہر کرے گا جس کی
وجہ سے زندہ لوگ اپنے مردوں کی تمنا کریں گے۔ اس طرح وہ سات سال تک زندہ رہے گا پھر
اس کے بعد زمین کے نیچے کا حصہ اس کے اوپر کے حصے سے بہتر ہوگا۔“

(مجمع الزوائد رقم الصفحة 314 الجزء السابع دار الريان التراث القاهرة) (المعجم الاوسط رقم
الحديث 5473 رقم الصفحة 334 الجزء الخامس مطبوعة دار الحرمين القاهرة)

4: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”میری امت میں ایک شخص ظاہر ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا جس کی عادات
میری عادات کے موافق ہوں گی وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ

ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔“

(صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6825 رقم الصلحہ 237 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت)
5: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”میری امت میں سے ایک شخص نکلے گا جو میری سنت کی بات کرے گا۔ اللہ عز و جل اس
کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین کی برکت اُگائے گا۔ اس کی وجہ سے زمین عدل
و انصاف سے بھر جائے گی جس طرح کہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال
حکومت کرے گا اور بیت المقدس کی طرف ہجرت کرے گا۔“

(مجمع الزوائد رقم الصلحہ 17 13 الجزء السالح دارالکتب العربیۃ بیروت۔ المعجم الاوسط رقم
الحدیث 1075 رقم الصلحہ 15 الجزء الثانی مطبوعہ دارالحرثین القاہرۃ) (فضائل بیت المقدس باب
ذکر ان المہدی ینزل بیت المقدس رقم الحدیث 44 رقم الصلحہ 172 الجزء الاول مطبوعہ دارالفکر سوریت)

امام مہدی کی سخاوت:

1: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد نئی نئی باتیں نہ پیدا ہو جائیں، اس لئے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”میری امت میں ایک مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو تک زندہ رہے گا (یہ شک
روای کو ہے)۔“

ہم نے پوچھا:

”اس تعداد سے کیا مراد ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سال۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا: ”اے مہدی مجھے عطا کیجئے! مجھے عطا کیجئے!“ تو

امام مہدی اس کے دامن کو مال و دولت سے اتنا بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکے گا۔“

(سنن الترمذی، باب رقم الحدیث 2232 رقم الصلحہ 1505، جزء، رابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 11179 رقم الصلحہ 21، الجزء الثالث، مطبوعہ مؤسسة قرطبة، مصر) (العلل المتناہیہ، رقم الحدیث 1440 رقم الصلحہ 858، الجزء الثاني، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میری امت میں مہدی پیدا ہوں گے۔ اگر وہ دنیا میں بہت کم عرصہ بھی رہے تو سات برس ورنہ نو برس تو ضرور رہیں گے۔ ان کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوش ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ زمین کا ان کے زمانہ میں یہ حال ہوگا کہ جس قدر اس میں پھل پیدا کرنے کی صلاحیت ہوگی سب پیدا کرے گی کچھ بھی باقی نہ رکھے گی۔ مال کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ ان کے سامنے ڈھیر لگا ہوگا، لوگ ان سے کہیں گے: ”جناب مہدی! ہمیں دیجئے۔“ وہ کہیں گے: ”ہاں جتنا چاہے لے جاؤ۔“

(سنن ابن ماجہ، باب خروج المہدی، رقم الحدیث 4083 رقم الصلحہ 1366، الجزء الثاني، مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (المسند رک علی التحسین، رقم الحدیث 8675 رقم الصلحہ 1601، الجزء الرابع، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (الفتن لنعم بن حماد، رقم الحدیث 1048 رقم الصلحہ 1360، الجزء الاول، مطبوعہ مکتبہ التوحید قاہرہ) (الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الحدیث 201، الجزء الثالث، مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (العلل المتناہیہ، رقم الحدیث 1441 رقم الصلحہ 859، الجزء الثاني، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث 550 رقم الصلحہ 2035، الجزء الخامس، مطبوعہ دار العاصمة، ریاض) (الفردوس بما ثور الخطاب، رقم الحدیث 8737 رقم الصلحہ 1457، الجزء الخامس، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سیاہ جھنڈے والوں کے امام:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں چند ہاشمی جوان آئے جنہیں دیکھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

آنکھیں بھرا آئیں۔ ہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! ہم آپ میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور دیکھتے ہیں جس سے ہمیں دکھ ہوتا ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہم وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے دنیا کے بدلے آخرت عطا کی ہے۔ بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے کہ میرے اہل بیت نہایت تکلیف اور سختی میں مبتلا ہوں گے، ان پر بڑی مصیبتیں آئیں گی حتیٰ کہ مشرق اور مغرب سے کچھ لوگ آئیں گے جن کے ہمراہ سیاہ جھنڈے ہوں گے، ان کا مقصد دنیا کے خزانوں پر قبضہ کرنا نہ ہوگا لیکن لوگ ان کی راہ روکیں گے اس لئے وہ لوگوں سے جنگ کریں گے۔ اللہ انہیں فتح عنایت فرمائے گا اور جس کام کا ارادہ کیا ہوگا وہ پورا ہوگا۔ اس وقت یہ لوگ اپنی حکومت کو پسند نہ کریں گے، بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو اپنا سردار مقرر کریں گے اور وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا ہوگا۔ لہذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے وہ ان کا ہاتھ دے، اگرچہ اسے برف پر گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ گھسٹ کر جانا پڑے۔“

(سنن ابن ماجہ، باب خروج المہدی، رقم الحدیث 4082، رقم الصفحة 1266، الجزء الثاني مطبوعة دار الفکر، بیروت) (المستدرک علی المحسن، رقم الحدیث 8434، رقم الصفحة 1511، الجزء الرابع مطبوعة دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (مصابح الزجاجة، باب خروج المہدی، رقم الحدیث 202، الجزء الرابع مطبوعة دار العربیۃ، بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37727، رقم الصفحة 1556، الجزء الرابع مطبوعة مکتبة العلوم والحکم، الحدیث 1556، رقم الحدیث 10031، رقم الصفحة 185، الجزء 10 مطبوعة مکتبة العلوم والحکم، موصول) (السنن لابن ابی عاصم، رقم الحدیث 1499، رقم الصفحة 1633، الجزء الثاني مطبوعة المکتب الاسلامی، بیروت) (السنن الواردة فی الفتن، باب ما جاء فی المہدی، رقم الحدیث 546، رقم الصفحة 1029، الجزء الخامس مطبوعة دار العاصمة، ریاض) (الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 895، رقم الصفحة 1031، الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید، قاہرہ) (المنار المنیف، رقم الحدیث 341، رقم الصفحة 149، الجزء الاول مطبوعة مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب) (دلائل النبوة للامامین، رقم الحدیث 327، رقم الصفحة

1226 الجزء الاول مطبوعة دار طيبة رياض

یہاں سیاہ جھنڈے والوں سے مراد فی الحال یہ طالبان نہیں ہیں کیونکہ ان کا امام اہل بیت میں سے نہیں ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ آگے چل کر یہ بھی ان لوگوں میں شامل ہو جائیں۔

ظہور امام مہدی:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تمہارے ایک خزانے کے پاس تین خلفا کے بیٹے قتل کیے جائیں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ میسر نہ ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ نشان نمودار ہوں گے، وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔ (روای کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا، جب تم اسے ظاہر ہوتے دیکھو تو اگر گھٹنوں کے بل برف پر گھس کر بھی جانا پڑے تو اس کی بیعت کر لینا کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔“

(سنن ابن ماجہ باب خروج المہدی رقم الحدیث 4084 رقم الصفحہ 1367 الجزء الثاني مطبوعة دار الفکر بیروت) (المستدرک علی المحسن رقم الحدیث 8432 رقم الصفحہ 1510 الجزء الرابع مطبوعة دار الکتب العلمیۃ بیروت) (مصابح الزجاجة رقم الصفحہ 203 الجزء الرابع مطبوعة دار العربیۃ بیروت) (مسند الرویاتی رقم الحدیث 647 رقم الصفحہ 417 الجزء الاول مطبوعة موسسة فرطية قاهره) (السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث 548 رقم الصفحہ 1032 الجزء الخامس مطبوعة دار العاصمة ریاض)

اولاد فاطمہ سے:

1: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ہمارے درمیان مہدی کا تذکرہ شروع ہو گیا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

”مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔“

(سنن ابن ماجہ، باب خروج المہدی، رقم الحدیث 4086، رقم الصفحة 1368 الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر، بيروت) (المستدرک علی المحسن، رقم الحدیث 8672، رقم الصفحة 601 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت) (سنن ابوداؤد، کتاب المہدی، رقم الحدیث 4284، رقم الصفحة 107 الجزء الرابع، مطبوعة دار الفكر، بيروت) (المعجم الكبير، رقم الحدیث 566، رقم الصفحة 267 الجزء 23 مطبوعة مكتبة العلوم والحكم، موصل) (السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث 565، رقم الصفحة 1049 الجزء الخامس مطبوعة دار العاصمة، ریاض) (التاریخ الكبير، رقم الحدیث 1171، رقم الصفحة 474، رقم الصفحة 463 الجزء الثاني مطبوعة دار الصبی، ریاض) (سیر اعلام النبلاء، رقم الصفحة 663 الجزء الثاني، مطبوعة مؤسسة الرسالة، بيروت) (میزان الاعتدال فی نقد الرجال، رقم الحدیث 293، رقم الصفحة 126 الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت) (الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الحدیث 697، رقم الصفحة 196 الجزء الثالث مطبوعة دار المكتبة العلمية، بيروت) (الاکمال لابن ماکول، رقم الصفحة 276 الجزء السابع مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت) (العلل المتأخية، رقم الحدیث 1446، رقم الصفحة 860 الجزء الثاني مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت) (النار المہیفة، رقم الحدیث 334، رقم الصفحة 146 الجزء الاول مطبوعة مكتب الحجرات الاسلامية، حلب)

2: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی تعالیٰ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا:
 ”اے فاطمہ! مجھے اُس ذات پاک کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے،
 اس امت کے مہدی تمہارے دونوں بیٹوں کی نسل میں پیدا ہوں گے۔ جب دنیا میں قتل و غارت
 اور فتنے بڑھ جائیں گے، چھوٹا اپنے سے بڑے کی عزت نہیں کرے گا، بڑا اپنے سے چھوٹے پر
 شفقت نہیں کرے گا، ایسے میں وہ مہدی ظاہر ہوں گے اور گمراہوں کے قلعے فتح کر لیں گے۔ اُس
 آخری دور میں دین کو وہ ایسے ہی پھیلائیں گے جیسے میں نے اس دور اول میں پھیلا یا ہے۔ دنیا کو
 عدل و انصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث 6540، رقم الصفحة 327 الجزء الثاني، مطبوعة دار الباز للنشر والتوزيع،

مكة المكرمة)

امام مہدی رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین یعنی حسنی حسینی ہوں گے۔ یا تو والد کی طرف سے حسنی

اور والدہ کی طرف سے حسینی ہوں گے یا پھر والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسینی ہوں گے۔

3: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مہدی میری نسل سے ہوں گے، کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے، زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی اور سات سال تک حکومت کریں گے۔“

(سنن ابوداؤد کتاب المہدی رقم الحدیث 4285 رقم الصفحہ 107 الجزء الرابع مطبوعہ دارالفکر بیروت) (المعجم الاوسط رقم الحدیث 9460 رقم الصفحہ 176 الجزء التاسع مطبوعہ دارالحرین قاہرہ) (العلل المتناہیہ رقم الحدیث 1443 رقم الصفحہ 859 الجزء الثاني مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (المنار المہدیف رقم الحدیث 330 رقم الصفحہ 144 الجزء الاول مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6826 رقم الصفحہ 238 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (مجمع الزوائد باب ما جاء فی المہدی رقم الصفحہ 314 الجزء السابع مطبوعہ دارالریان للتراث قاہرہ) (مسند ابی یعلیٰ رقم الحدیث 1128 رقم الصفحہ 367 الجزء الثاني مطبوعہ دارالمأمون للتراث، دمشق)

صفات مہدی:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

”ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف واقع ہوگا اس وقت اہل مدینہ میں سے ایک صاحب مکہ مکرمہ کی طرف چھپ کر کوچ کر جائیں گے۔ اہل مکہ سے کچھ لوگ ان کے پاس آئیں گے اور انہیں اپنا امیر بنانا چاہیں گے لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ آخر کار حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی جائے گی۔ بعد ازاں ملک شام سے ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام جیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ ایسا دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے لشکر حاضر ہو کر ان کی بیعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قریش سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو بنی کلب کا بھائی ہوگا وہ

ایک لشکر بھیجے گا جس پر مہدی فتح پائیں گے۔ بنی کلب کی فوج یہی ہوگی۔ اس پر افسوس ہے جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شامل نہ ہوا۔ پھر مال تقسیم کر دیا جائے گا اور لوگوں میں تمہارے نبی کی سنت رائج کر دی جائے گی۔ اسلام اپنا غلبہ ظاہر کرے گا۔ وہ ابام مہدی سات سال رہنے کے بعد وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

(سنن ابوداؤد کتاب المہدی رقم الحدیث 4286 رقم الصفحہ 107 الجزء الرابع مطبوعہ دارالفکر، بیروت) صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6757 رقم الصفحہ 158 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (مواردالظمان رقم الحدیث 1881 رقم الصفحہ 464 الجزء الاول مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت) (مجمع الزوائد رقم الصفحہ 315 الجزء السابع مطبوعہ دارالریان للتراث، قاہرہ) (المعجم الاوسط رقم الحدیث 1153 رقم الصفحہ 35 الجزء الثانی مطبوعہ دارالحرثین، قاہرہ) (مسند احمد رقم الحدیث 26731 رقم الصفحہ 316 الجزء السادس مطبوعہ و مکتبہ قرطیہ، مصر) (مسند ابی یعلیٰ رقم الحدیث 6940 رقم الصفحہ 369 الجزء 120 مطبوعہ دارالمأمون للتراث، دمشق) (المعجم الکبیر رقم الحدیث 931 رقم الصفحہ 390 الجزء 230 مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، موصل) (السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث 595 رقم الصفحہ 1083 الجزء الخامس مطبوعہ دارالعاصمۃ ریاض)

ظہور سے قبل کی نشانیاں:

1: محمد بن علی سے روایت ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو کہ زمین و آسمان کی پیدائش سے لیکر اب تک ظہور نہیں ہوئی ہیں۔ اول یہ کہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور دوسرے یہ کہ (اسی ماہ کے) نصف میں سورج کو بھی گرہن لگے گا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے ہیں چاند سورج کو اس طرح کا گرہن کبھی نہیں لگا۔“

(سنن دارقطنی رقم الحدیث 10 رقم الصفحہ 65 الجزء الثانی مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت) (کشف الخفاء رقم الحدیث 2661 رقم الصفحہ 381 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت)

2: حضرت ولید کہتے ہیں کہ مجھے ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی گئی ہے کہ مہدی کے نکلنے سے پہلے رمضان کے مہینہ میں دو دفعہ سورج کو گرہن لگے گا۔“

3: (الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 642 رقم الصلحہ 229 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاہرة)
حضرت ولید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ظہور مہدی
سے پہلے مشرق سے ایک ایسا ستارہ نکلے گا جس کی کئی دُ میں ہوں گی۔

4: (الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 642 رقم الصلحہ 229 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاہرة)
حضرت ولید سے روایت ہے کہ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا:

”امام مہدی کے ظہور سے پہلے ایک ستارہ نکلے گا۔ وہ ایسا ستارہ ہے جو مشرق سے نکلے گا اور
زمین والوں کے لئے ایسی روشنی کرے گا جیسے چودھویں رات کے چاند کی روشنی ہوتی ہے۔

5: (الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 64 رقم الصلحہ 229 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاہرة)
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب ایک فتنہ ہوگا۔ لوگ ایک
ساتھ نماز پڑھیں گے، ایک ساتھ حج کریں گے، ایک ساتھ عرفہ جائیں گے، ایک ساتھ
قربانی کریں گے لیکن ان میں کتے کے کائے جیسی دیوانگی پیدا ہو جائے گی جس کی وجہ سے
وہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے۔ اتنی زیادہ خونریزی ہوگی کہ عقبہ تک خون بہہ جائے
گا یہاں تک کہ بری ہونے والا سمجھے گا کہ اس کی علیحدگی اسے نفع نہیں پہنچائے گی۔ پھر وہ
ایک نوجوان آدمی کو مجبور کریں گے جو اپنی پیٹھ کو رکن سے لگائے ہوئے ہوگا، اس کے اعضاء
کانپ رہے ہوں گے، وہ زمین میں مہدی کہلاتا ہوگا اور آسمان میں بھی وہ ہی مہدی ہوگا
تو جو شخص ان کو پائے وہ ان کی اتباع کرے۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 993 رقم الصلحہ 343 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاہرة)

پرندوں کی خوشی:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا:

”مہدی میری اولاد میں سے ایک شخص ہیں۔ ان کا رنگ عربوں کے رنگ کی طرح ہوگا اور
جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا۔ ان کے داہنے رخسار پہ ایک تل ہوگا جو روشن ستارے کی طرح ہوگا وہ
زمین کو عدل و انصاف سے ایسا ہی بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔ ان کے دور

خلافت میں زمین و آسمان والے سب ان سے خوش ہوں گے حتیٰ کہ فضا میں محور و از پرندے بھی ان سے خوش ہوں گے۔“

(کشف الخفاء رقم الحدیث 2661 رقم الصفیہ 381 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 6667 رقم الصفیہ 221 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (العلل المتناہیۃ رقم الحدیث 1439 رقم الصفیہ 858 الجزء الثانی مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فتنوں کی برمار:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس کے ایک طرف سکون ہوگا تو دوسری طرف ہنگامہ ہوگا۔ اس وقت آسمان سے ندا کی جائے گی: ”خبردار تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔“

(مجمع الزوائد رقم الصفیہ 316 الجزء السابع مطبوعہ دارالکتب العربیۃ بیروت) (المعجم الاوسط رقم الصفیہ 60 الجزء الخامس مطبوعہ دارالکتب العربیۃ بیروت) (علل الدار قطنی رقم الصفیہ 213 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب العربیۃ بیروت) (میزان الاعتدال فی نقد الرجال رقم الحدیث 761 رقم الصفیہ 214 الجزء الثامن مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

عمامہ پہننے:

1: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مہدی نکلیں گے اس حال میں کہ ان کے سر پر ایک عمامہ ہوگا جس پر ایک منادی ہوگا جو پکار رہا ہوگا: ”یہ مہدی اللہ کے خلیفہ ہیں تم ان کی اتباع کرو۔“

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال رقم الحدیث 5321 رقم الصفیہ 433 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت۔ لسان المیزان رقم الحدیث 313 رقم الصفیہ 105 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ الاعلیٰ للمطبوعات بیروت۔ الکامل فی ضعفاء الرجال رقم الصفیہ 295 الجزء الخامس مطبوعہ دارالفکر بیروت۔ الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 8920 رقم الصفیہ 510 الجزء الخامس مطبوعہ دارالکتب

(العلمیۃ بیروت)

2: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مہدی ایک گاؤں سے ظاہر ہوں گے جس کو کرعہ کہا جاتا ہے۔ ان کے سر پر ایک عمامہ ہوگا جس کے ایک طرف سے ایک غیبی منادی یہ ندا کر رہا ہوگا: ”لوگو سنو! یہ مہدی ہیں ان کی اتباع کرو۔“

(اکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الحدیث 1435 الجزء الخامس مطبوعۃ دار الفکر، بیروت) (میزان الاعتدال فی نقد الرجال، رقم الحدیث 5321 رقم الصلحہ 433 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (معجم البلدان، رقم الصلحہ 452 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الفکر، بیروت)

اہل بدر کی بیعت:

1: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان مقام بدر کے رہنے والے چند لوگ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر اس کے پاس اہل عراق کی جماعتیں اور شام کے ابدال آئیں گے۔ اس کے بعد اہل شام کا ایک لشکر اس سے لڑنے کے لئے نکلے گا یہاں تک کہ جب وہ مقام بیداء (جگہ کا نام) پر ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر اس سے لڑنے کے لئے قریش کا ایک آدمی نکلے گا جس کے ماموں کلب (قبیلہ) کے ہوں گے۔ ان کی جنگ ہو جائے گی اللہ تعالیٰ ان کو شکست دے گا تو محروم وہی ہوگا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔“

(الاعجم الاوسط، رقم الحدیث 9459 رقم الصلحہ 176 الجزء التاسع مطبوعۃ دار الحرمین، قاہرہ) (مجمع الزوائد، رقم الصلحہ 314 الجزء السابع مطبوعۃ دار الریان للتراث، قاہرہ) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37223 رقم الصلحہ 460 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشید ریاض) (الاعجم الکبیر، رقم الحدیث 656 رقم الصلحہ 295 الجزء 230 مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم، موصل) (المسند رک علی التحسین، رقم الحدیث 8328 رقم الصلحہ 478 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

2: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ لوگوں میں ناامیدی پھیل جانے کے بعد مہدی کو بھیجے گا۔ یہاں تک کہ لوگ یہ سمجھ بیٹھیں گے کہ کوئی مہدی نہیں آئے گا۔ ان کے انصار و مددگار اہل شام کے کچھ لوگ ہوں گے جن کی تعداد تین سو پندرہ آدمی یعنی اصحاب بدر کی تعداد کے قریب ہوگی۔ وہ ملک شام سے ان کے پاس آئیں گے اور انہیں مکہ معظمہ کے مرکزی گھر کے ایک گھر میں پالیں گے۔ وہاں سے انہیں صفا کے مقام پر لائیں گے پھر ان کی ناگواری کے باوجود ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے وہ ان کو دور کعتیں سفر والی نماز پڑھائیں گے پھر مقام ابراہیم پر جائیں گے منبر پر چڑھیں گے۔“

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 990 رقم الصلحہ 342 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

3: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ذی القعدہ میں قبائل آپس میں گروہ بندیاں کریں گے اور اسی سال حاجی لوٹ مار کریں گے۔ منیٰ میں گھسان کی لڑائی ہوگی جس میں بہت سے لوگ قتل ہوں گے اور خون بہائے جائیں گے یہاں تک کہ ان کے خون عقبہ جمرہ پر بہہ جائیں گے۔ جنگ کرنے والے بھاگ جائیں گے پھر ایک شخص کو رکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے درمیان لایا جائے گا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی جبکہ وہ اس امر کو ناپسند کرتا ہوگا اس سے کہا جائے گا کہ اگر اب بھی انکار کریں گے تو ہم آپ کی گردن اڑا دیں گے اس کے بعد اس کے ہاتھ پر اہل بدر کی تعداد جتنے لوگ بیعت کریں گے جن سے آسمان و زمین کے رہنے والے سب ہی خوش ہوں گے۔“

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 986 رقم الصلحہ 341 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

یہ کتنی عجیب و غریب پیش گوئی ہے، منیٰ میں گھسان کی لڑائی وہ بھی حاجیوں کے درمیان؟ اللہ اکبر! مشاہدہ میں یہ بات آرہی ہے کہ اُس مقدس سرزمین پہ آج کل شریک عناصر کی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی ہیں جیسا کہ اخبارات میں آپ حضرات ملاحظہ فرما رہے ہوں گے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جلد یا بدیر یہ بھی ہو کر رہے گا کیونکہ حالات اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

4: ارطاة سے روایت ہے کہ لوگ جب منیٰ اور عرفات میں جمع ہو جائیں گے اور قبائل

بھی ایک دوسرے کے مقابلہ کے لئے جمع ہو جائیں تو اس وقت آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی: ”خبردار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔“ (اس کے بعد ایک دوسری آواز آئے گی کہ) اس نے جھوٹ بولا ہے (اس کے بعد پھر آواز آئے گی) خبردار ہو کہ اس پہلے نے ہی سچ کہا ہے۔ وہ شدید جنگ لڑیں گے۔ ان کا سب سے بڑا ہتھیار برازغ ہوگا اور یہ برازغ کا لشکر ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی تم آسمان میں ایک دُمدار ستارہ دیکھ لو گے۔ جنگ شدید ہو جائے گی یہاں تک کہ حق کے مددگاروں میں سے صرف چند (وہ بھی) اہل بدر کی تعداد کے برابر رہ جائیں گے۔ وہ جائیں گے اور اپنے امیر (مہدی) کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔“

(الفن لنعم بن حماد رقم الحدیث 985 رقم المصحف 340 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

5: ابو جعفر سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں مہدی عشاء کے وقت ظاہر ہوں گے اور ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار، کچھ علامات اور نور و بیان کی قوت ہوگی۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیں گے تو با آواز بلند کہیں گے: ”اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اپنے رب کے سامنے (حساب کے لئے) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں۔ بیشک اس نے حجت بتائی ہے اور انبیاء کو مبعوث فرمایا اور کتاب کو نازل کیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی اور اس کے رسول اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور یہ کہ تم زندہ چھوڑ دو جس کو قرآن نے زندہ رکھنا چاہا ہے اور اسے قتل کرو جسے قرآن نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہدایت پر (آپس میں) مددگار اور تقویٰ پر (باعث) تقویت بنو کیونکہ دنیا کی فنا اور زوال کا وقت قریب آچکا ہے اور اس کے رخصت ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف، اس کی کتاب پر عمل کی طرف، باطل کو ختم کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔“ پھر وہ اہل بدر کی تعداد کے موافق تین سو تیرہ آدمیوں میں (اپنی شعلہ بیانی اور جوشیلی تقریر سے) خزاں کی سی کھڑکھڑاہٹ پیدا کریں گے۔ وہ رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہدی کو سرزمین حجاز پر فتیاب فرمائے گا اور وہاں کی جیلوں میں جو بنی ہاشم قید ہوں گے ان کو آزاد کرائیں گے۔ کوفہ میں کالے جھنڈے والے اتریں گے جو مہدی کی بیعت کرنے آئیں گے

مہدی اپنی فوجوں کو ہر طرف بھیجیں گے ظالموں کو ماریں گے شہران کے لئے سیدھے ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر قسطنطنیہ کو فتح فرمائے گا۔

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 999 رقم الصلحہ 345 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

بیعت امن:

1: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ساتھی بہترین لوگ ہوں گے ان کے مددگار اور ان سے بیعت کرنے والے کوفہ و بصرہ اور یمن و شام کے ابدال ہوں گے اگلے حصہ پر حضرت جبرائیل ہوں گے اور پچھلے حصے پر حضرت میکائیل علیہما السلام۔ حضرت میکائیل بعد میں واپس چلے جائیں گے۔ وہ مہدی مخلوق میں محبوب ہوں گے ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اندھے فتنوں کو بھادے گا اور زمین پر امن ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرے گی جن کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز سے نہ ڈریں گی۔ زمین اپنی پیداوار کو اور آسمان اپنی برکت کو ظاہر کر دے گا۔

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 1030 رقم الصلحہ 356 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

(القاہرہ)

2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ہاتھ پر رکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے درمیان بیعت کی جائے گی وہ نہ کسی سونے والے کو جگائیں گے اور نہ ہی کسی کا خون بہائیں گے۔

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 991 رقم الصلحہ 342 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

لوگوں کو ان سے بیعت کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ لوگ خود ہی ان سے بیعت کریں گے۔ اُس وقت دنیا کی تباہی و بربادی اور ہر طرف قتل و غارتگری اور افراتفری کے باوجود امام مہدی صاحب کی بیعت اتنے سکون و اطمینان اور اس شان و وقار سے ہوگی کہ بیت اللہ میں کسی حاجی و آمر کو کوئی تکلیف یا پریشانی نہیں ہوگی۔

اہل شام اور تین جھنڈے:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آخر زمانہ میں ایک فتنہ ہوگا جو لوگوں میں اس طرح رچ بس جائے گا جیسے سونا اپنے معدن میں حل ہو جاتا ہے۔ لہذا تم لوگ اہل شام کو گالی نہ دو کیونکہ ان میں ابدال بھی ہیں لیکن ان کے بُروں کو گالی دو۔ عنقریب اہل شام پر زوردار ہارش برسائی جائے گی جو ان کی جماعت کو متفرق کر دے گی یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑیاں بھی لڑیں تو وہ بھی ان پر غالب آجائیں۔ اس وقت میرے اہل بیت میں سے ایک شخص تین جھنڈوں کی جماعت کے ساتھ نکلے گا۔ ان کو زیادہ بکھنے والا پندرہ ہزار اور کم بکھنے والا بارہ ہزار سمجھے گا۔ وہ سات جھنڈوں سے لڑیں گے جن میں سے ہر ایک جھنڈے کے نیچے ایک آدمی ہوگا جو حکومت کا طالب ہوگا اللہ تعالیٰ ان سب کو قتل کر دے گا اور مسلمانوں کو ان کی الفت و نعت اور ان کا دور و نزدیک لوٹا دے گا۔ یعنی مسلمانوں کو ہر قسم کی نعمتیں اور سکون دوبارہ میسر آجائے گا۔“

(مجمع الزوائد، رقم الصلحہ 317 الجزء السابع دارالکتب العربیہ بیروت) (المصدر رک علی المحسن، رقم الحدیث 8658 رقم الصلحہ 596 الجزء الرابع، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت) (الاجم الاوسط، رقم الحدیث 3906 رقم الصلحہ 176 الجزء الرابع، مطبوعہ دارالحرین، القاہرہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستقبل میں ملک شام پر بھی زبردست بمباری ہوگی جس سے تباہ و برباد ہو کر اہل شام بھی بے دست و پا ہو جائیں گے اور اس کے بعد وہ بھی یہود و نصاریٰ کے لئے ترلوالہ ثابت ہوں گے۔

قسطنطنیہ کے حاکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اگر دنیا کا صرف ایک بھی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ عز و جل اسے اتنا طویل فرما دے گا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص جبل دیکم اور قسطنطنیہ کا مالک ہو جائے گا۔“

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 2779 رقم الصلحہ 928 الجزء الثانی دار الفکر بیروت) (مصابح الزجاجة، رقم الصلحہ 160 الجزء الثالث مطبوعة دار العربی بیروت)

دیکھ ماوراء النہر کا ایک علاقہ ہے جو کہ آج کل روس کی آزاد ریاستوں میں شامل ہے۔

فتنہ سفیانی:

1: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں تمہیں سات ایسے فتنوں سے باخبر کرتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ ایک فتنہ مدینہ سے اٹھے گا، ایک فتنہ مکہ سے، ایک فتنہ یمن سے، ایک فتنہ شام سے، ایک فتنہ مشرق سے، ایک فتنہ مغرب سے، ایک فتنہ شام کے مرکز سے اور یہی فتنہ سفیانی کا فتنہ ہوگا۔“

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 87 رقم الصلحہ 155 الجزء الاول، مطبوعة مکتبة التوحید القاہرہ) (مصابح الزجاجة، رقم الصلحہ 160 الجزء الثالث مطبوعة دار العربی بیروت)

2: سفیانی کے ظہور کی ابتداء ملک شام کے مغربی حصہ کے ایک گاؤں اندرا یا یابس سے ہوگی جہاں شروع شروع میں اس کے ساتھ صرف سات افراد ہوں گے۔

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 802 رقم الصلحہ 278 الجزء الاول، مطبوعة مکتبة التوحید القاہرہ)

3: سلیمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ سفیانی کی حکومت ساڑھے تین سال رہے گی۔

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 807 رقم الصلحہ 278 الجزء الاول، مطبوعة مکتبة التوحید القاہرہ)

4: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”سفیانی خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ہوگا، اس کے چہرے پر چمک کے داغ ہوں گے اس کی آنکھ میں سفید کتہ ہوگا، دمشق کی مضافاتی بستی ”یابس“ سے نکلے گا، ابتدا میں اس کے ساتھ صرف سات آدمی ہوں گے۔“

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 812 رقم الصلحہ 279 الجزء الاول، مطبوعة مکتبة التوحید القاہرہ)

5: حارث بن عبداللہ سے روایت ہے:

”ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص خشک وادی میں لال جھنڈے لیکر نکلے گا جس کی کلاںیاں پتلی اور گردن مضبوط ہوگی، گردن رنگت میں پیلی یا سیاہی مائل ہوگی، اس کی پیشانی پر عبادت کا نشان ہوگا۔“

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 815 رقم الصفحة 280 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

جھنڈے کی سرخی سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ شاید اسے روس کی پشت پناہی حاصل ہو کیونکہ سرخ انقلاب روس ہی کی اصطلاح ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کوئی نیا ہی فتنہ ہو۔

6: سفیانی وادی یا بس سے نکلے گا اور جب اس کا فتنہ بڑھے گا تو دمشق کا حکمران اس کی سرکوبی کے لئے اس کے پاس آئے گا تو وہ سفیانی کا جھنڈا (لشکر) دیکھ کر ہی شکست تسلیم کر لے گا۔ عبد القدوس کہتے ہیں کہ اس وقت دمشق کا سربراہ کوئی عباسی شخص ہوگا۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 813 رقم الصفحة 280 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)
7: ضمیرہ کہتے ہیں:

”سفیانی گورا چٹا اور گھنگھریالے بالوں والا آدمی ہوگا۔ جو کوئی بھی اس سے مال میں سے کچھ لے گا قیامت کے دن وہ اس کے پیٹ میں آگ کا گولہ بنے گا۔“

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 814 رقم الصفحة 280 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)
8: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”سفیانی کا نام عبد اللہ ہوگا۔“

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 820 رقم الصفحة 281 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)
9: ابو قبیل فرماتے ہیں:

”سفیانی بہت شریر سربراہ ہوگا۔ علماء و معززین کو قتل کرے گا اور انہیں بالکل فنا کر دے گا۔ وہ ان حضرات سے مدد چاہے گا اور انکار پر انہیں قتل کر دے گا۔“

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 825 رقم الصفحة 283 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)
10: حضرت علی فرماتے ہیں:

”خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی نسل سے ایک شخص سات افراد کی معیت میں

سامنے آئے گا۔“

(الفتن لعنم بن حماد رقم الحدیث 827 رقم الصلحہ 283 الجزء الاول، مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

11: ایک حدیث کا آخری حصہ ہے:

”اہل عرب سفیانی کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک شام میں جمع ہوں گے جہاں ان کے درمیان جنگ ہوگی۔ یہ جنگ ہوتے ہوتے مدینہ منورہ تک پہنچ جائے گا پھر بقیع غرقہ کے پاس شدید جنگ ہوگی۔“

(الفتن لعنم بن حماد رقم الحدیث 857 رقم الصلحہ 293 الجزء الاول، مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

12: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جب سفیانی کے گھوڑے کوفہ کی طرف اہل خراسان کی تلاش میں اور اہل خراسان مہدی کی طلب میں نکلیں تو وہ اور کالے جھنڈوں کے ساتھ ہاشمی جس کا سردار شعیب بن صالح ہوگا ملیں گے۔ وہ اور سفیانی کے ساتھی باب اصطر پر ملیں گے ان کے درمیان گھسان کی جنگ ہوگی کالے جھنڈے والے غائب ہو جائیں گے اور سفیانی کے گھوڑے بھاگ جائیں گے اس وقت لوگ مہدی کی تمنا کریں گے اور ان کی تلاش کریں گے۔

(الفتن لعنم بن حماد رقم الحدیث 912 رقم الصلحہ 316 الجزء الاول، مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

13: ابوجعفر سے روایت ہے:

”سفیانی کوفہ اور بغداد میں داخل ہونے کے بعد اپنے لشکر کو چاروں طرف پھیلا دے گا اور نہر کی دوسری طرف سے اہل خراسان والے اُسے مدد پہنچائیں گے۔ اہل مشرق اپنے لشکر لائیں گے اور قتل کے لئے ان پر حملہ کریں گے۔ جب اسے یہ خبر پہنچے گی تو وہ ایک عظیم لشکر اصطر بھیجے گا جس پر بنی امیہ کا ایک آدمی امیر ہوگا، ان کا ایک حادثہ قوس میں ہوگا، ایک حادثہ رے شہر کے مضافات میں اور ایک حادثہ تخوم ریح میں پیش آئے گا۔ اس کے بعد سفیانی اہل کوفہ اور دیگر شہروالوں کے قتل کا حکم دے گا۔ اس وقت کالے جھنڈے خراسان سے آئیں گے، ان سب لوگوں پر بنی ہاشم کا ایک نوجوان جس کی دائیں ہتھیلی پر ایک تل ہوگا حاکم ہوگا۔ اللہ اس کا کام اور طریقہ

آسان کر دے گا۔ پھر تخوم خراسان میں ایک حادثہ ہوگا اور ہاشمی... کے راستے چلے گا تو بنی قسیم کے غلاموں میں سے ایک آدمی جس کا نام شعیب بن صالح ہوگا اصطر میں اموی کے پاس جائے گا جہاں شعیب بن صالح دمہدی اور ہاشمی بیضاء اصطر میں ملیں گے۔ یہاں اُس اموی اور ان کے لشکروں کے درمیان ایسی گھمسان کی جنگ ہوگی کہ گھوڑے خون اپنے گٹوں تک روند ڈالیں گے۔ پھر ان کے پاس بھتان سے عظیم لشکر آئیں گے جن پر بنی عدی کا ایک آدمی امیر ہوگا جس سے اللہ اپنے انصار اور جنود کو غالب فرمائے گا۔ پھر رے کے دو واقعوں کے بعد مدائن میں ایک حادثہ ہوگا اور عاقر قوفا میں ہر چیز تباہ کر دینے والی جنگ ہوگی جس کے بارے میں ہر نجات پانے والا خبر دے گا۔ اس کے بعد باہل میں ایک تباہ کن واقعہ ہوگا۔ ایک واقعہ نصیبین کے علاقے میں کسی جگہ ہوگا۔ پھر ایک قوم اخوص پر ان کے سرداروں کی نکلے گی وہ عزت دار لوگ ہوں گے، ان کے عام لوگ کوفہ اور بصرہ کے ہوں گے یہ لوگ کوفہ کے قیدیوں کو چھڑالیں گے۔

(المعن نعیم بن حماد رقم الحدیث 913 رقم الصلحہ 316 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

سفیانوں کا دھنسا یا جانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے بعد ایک آدمی جو سفیانی کہلائے گا دمشق کی گہرائی یعنی اس کے ایک شہمی علاقے سے نکلے گا اور عام لوگ جو اس کی اجاع کریں گے وہ کلب سے ہوں گے۔ وہ اتنا زیادہ قتل عام کرے گا کہ حاملہ عورتوں کے پیٹوں کو بھی پھاڑے گا۔ اس سے مقابلہ کے لئے قیس (قبیلہ کے افراد) جمع ہوں گے تو انہیں بھی وہ قتل کر دے گا۔ وہ کسی کو کسی گناہ سے نہیں روکے گا۔ ایک آدمی میرے بائیں بیت میں سے مقام حرہ میں نکلے گا جس کی خبر سفیانی کو پہنچے گی تو اپنے لشکروں میں سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجے گا جو ان کو شکست دے گا۔ پھر سفیانی اپنے دوسرے سپاہیوں کے ساتھ ان کی طرف آئے گا یہاں تک کہ جب وہ زمین کے بیاہان (مقام بیدام) میں پہنچے گا تو انہیں دھنسا دیا جائے گا اور ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا سوائے اس شخص کے جو واپس جا کر انہیں اس واقعہ کی خبر دے۔“

(المصدر رک علی التحسین رقم الحدیث 8586 رقم الصلحہ 565 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب

سفیانی کا قریش پر ظلم و ستم:

1: ابو قبیل سے روایت ہے کہ سفیانی ایک لشکر مدینہ منورہ کی طرف بھیج کر یہ حکم دے گا کہ وہاں بنی ہاشم کا جو بھی شخص ملے اسے قتل کر دیا جائے یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کو بھی۔ وہ قتل کریں گے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں ان میں سے کوئی نہ پہچانا جائے گا۔ لوگ اس کے ڈر سے صحراؤں پہاڑوں اور مکہ معظمہ کی طرف بھاگ کر منتشر ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان کی عورتیں بھی۔ اس کا لشکر ان میں کچھ دن تک لوٹ مار کرے گا اور بہت قتل و غارت کے بعد لوٹ جائے گا، لیکن اس کے بعد بھی اسکی دہشت کی وجہ سے ان میں سے کوئی شخص نظر نہ آئے گا سوائے ڈرے سبے لوگوں کے یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں مہدی کا امر ظاہر ہو جائے اور جب وہ ظاہر ہوں گے تو ان میں سے ہر ہدایت چاہنے والا مکہ معظمہ میں ان کے پاس چلا آئے گا۔“

(الفن نعیم بن حماد رقم الحدیث 931، رقم الصنف 326 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)
2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب سفیانی دریائے فرات عبور کر کے ایک جگہ پہنچے گا جو ”عاقرقوفا“ کہلاتا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان محو فرما دے گا وہ وہاں ”دجل“ (شاید دریائے دجلہ) نامی نہر تک ستر ہزار آدمی قتل کرے گا جو اپنی ٹکواروں کو سونٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ بیت الذہب پر غالب ہو جائیں گے اور جنگ کرنے والوں اور بہادروں کو قتل کریں گے۔ عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑیں گے۔ کہیں گے: ”کہیں ایسا نہ ہو کہ اس عورت کے پیٹ میں کوئی لڑکا پرورش پارہا ہو (جو بعد میں بڑا ہو کر ہمارے مقابل آجائے)“ قریش کی کچھ عورتیں (غالباً وہ سید زادیاں ہوں گی) ”دجلہ“ کے کنارے کشتی والوں سے فریاد کریں گی کہ ہمیں ہمارے لوگوں تک پہنچا دو لیکن وہ بنی ہاشم سے بغض رکھنے کی وجہ سے انہیں کشتی میں نہیں بیٹھائیں گے۔ اس لیے تم بنو ہاشم سے بغض مت رکھو کیونکہ انہی میں سے نبی رحمت ہیں اور انہی میں سے (حضرت جعفر) طیار ہیں جو جنت میں ہیں۔ جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو جب رات آئے گی تو وہ فساق کے ڈر سے سب سے پست جگہ (کسی سرنگ یا خندق) میں پناہ لیں گی، پھر لوگوں (مسلمانوں) کو اللہ کی مدد آ پنیگی

یہاں تک کہ بغداد اور کوفہ کے جو بچے اور عورتیں سفیانی کے پاس قید ہوں گی وہ انہیں بھی چھڑالیں گے۔“

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 885 رقم المصحف 304 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاهرة) (تاریخ بغداد رقم المصحف 39 الجزء الاول مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت)

سفیانی اور ہاشمی:

1: حضرت ضمہ بن حبیب نے فرمایا:

”سفیانی اپنے گھوڑوں اور لشکروں کو بھیجے گا تو وہ ارض خراسان اور ارض فارس کے اکثر شہری علاقوں پر حملہ کریں گے جس کی وجہ سے اہل مشرق ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان سے جنگ کریں گے (اس کے علاوہ بھی) ان کے درمیان کئی واقعات ہوں گے۔ جب اہل مشرق کو اس سے لڑتے ہوئے بہت عرصہ ہو جائے گا تو وہ ایک ہاشمی شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے جو اس دن مشرق کے آخر میں ہوگا وہ اہل خراسان کو لے کر چلے گا جن کا سردار بنی تمیم کا ایک غلام شخص ہوگا۔ وہ زرد رنگ اور کم داڑھی والا ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں پانچ ہزار سپاہیوں کو لے کر نکلے گا جب اسے اس بات کی خبر پہنچے گی تو وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لے گا جس کے بعد یہ اس کو لشکر پر امیر بنادے گا (اور یہ اتنا بہادر ہوگا کہ) اگر پہاڑ بھی اس کے سامنے آجائیں تو یہ ان کو بھی گرا دے۔ اس کا اور سفیانی کے گھوڑوں کا آمناسا منا ہوگا۔ یہ ان کو شکست دے گا اور ان کے بہت سے سپاہی قتل کر دے گا۔ ان کو ایک شہر سے دوسرے شہر تک مسلسل پسا کرتا رہے گا حتیٰ کہ عراق تک ان کا پیچھا کرے گا۔“

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 915 رقم المصحف 321 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاهرة)

2: زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سفیانی سے اہل شام بیعت کریں گے اور وہ اہل مشرق سے قتال کر کے انہیں فلسطین سے پسا کر کے ایک بنجر چہاگاہ میں ٹھہر جائیں گے۔ پھر آمنے سامنے مقابلہ ہوگا اور شکست اہل مشرق کی ہوگی یہاں تک کہ وہ جمہیں پہنچ جائیں گے۔ پھر دوبارہ جنگ کریں گے، اس وقت بھی شکست اہل مشرق کی ہوگی اور اب کی دفعہ وہ ایک ویران شہر یعنی قر قیسا پہنچ جائیں گے۔ پھر جنگ کریں گے اور اس مرتبہ بھی اہل مشرق

تکست کھائیں گے اور بھاگتے ہوئے عاقراً قوافل بچ جائیں گے۔ پھر جنگ کریں گے تو اس وقت بھی تکست اہل مشرق کی ہوگی اور سفیانی ان کے اموال کو لوٹ لے گا۔ اس کے بعد سفیانی کے حلق میں ایک پھوڑا نکلے گا۔ وہ صبح کے وقت کوفہ میں داخل ہوگا اور شام کو اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے نکلے گا۔ جب وہ لوگ ملک شام کے قریب پہنچیں گے تو وہ فوت ہو جائے گا۔ پھر اہل شام بغاوت کر کے ابن کلہبہ کے ہاتھ بیعت کر لیں گے جس کا نام عبداللہ بن یزید بن کلہبہ ہوگا جو حسنی آنکھوں والا اور بد شکل ہوگا۔ اہل مشرق کو سفیانی کی موت کی خبر پہنچے گی تو وہ کہیں گے: ”اہل شام کی حکومت چلی گئی۔“ اس پر وہ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے یعنی بغاوت کر دیں گے۔ جب ابن کلہبہ کو اس واقعہ کا پتہ چلے گا تو وہ ایک جماعت کے ساتھ ان پر حملہ کرے گا، الوہیہ کے مقام پر لڑائی ہوگی اور تکست اہل مشرق کی ہوگی۔ ابن کلہبہ کا لشکر کوفہ میں داخل ہو جائے گا لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا، بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے گا اور کوفہ کو جاہ و برباد کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے ایک لشکر حجاز کی طرف روانہ کرے گا۔

(الفن لعیم بن حماد رقم الحدیث 860 رقم المصنف 294 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)
3: حضرت ارطاة سے روایت ہے کہ سفیانی کوفہ میں داخل ہو کر تین روز تک اسے مقید و محصور رکھے گا اور ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا پھر اٹھارہ راتیں اس شہر میں رہ کر اس کے اموال تقسیم کرتا رہے گا۔ مکہ معظمہ میں اس کا داخل ہونا قریشیہ میں ترکوں اور رومیوں سے جنگ کرنے کے بعد ہوگا۔ پھر ان میں انتشار پیدا ہوگا ایک گروہ ان میں سے خراسان لوٹے گا اور سفیانی کے گھڑ سوار دستوں کو قتل کرے گا، قلعوں کو منہدم کر ڈالے گا یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہو جائے گا اور اس کا ارادہ اہل خراسان پر حملہ کرنے کا ہوگا۔ خراسان میں ایک جماعت ظاہر ہوگی جو لوگوں کو مہدی کی حمایت و نصرت کی ترغیب دے گی۔ پھر سفیانی کچھ سپاہی شہر میں بھیجے گا جو آل محمد کے کچھ لوگوں کو پکڑ کر کوفہ لیجائیں گے۔ اس وقت مہدی اور منصور کوفہ سے جان بچاتے ہوئے نکلیں گے سفیانی ان کی تلاش میں کچھ لوگوں کو روانہ کرے گا جس وقت مہدی اور منصور مکہ معظمہ پہنچیں گے اُس وقت سفیانی کا لشکر مقام

بیدار (ایک صحرا) میں پڑاؤ ڈالے گا جسے وہیں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر مہدی کوفہ پہنچیں گے اور وہاں جتنے بنی ہاشم قید ہوں گے انہیں چھڑالیں گے۔ بعد ازاں ایک گروہ نکلے گا جنہوں نے کوفہ چھوڑ دیا ہوگا، انہیں قوم کا سردار کہا جاتا ہے ان کے پاس بہت کم اسلحہ ہوگا اور ان میں اہل بصرہ کے کچھ افراد ہوں گے وہ سفیانی کے ساتھیوں سے مقابلہ کریں گے اور ان کے پاس کوفہ کے جو قیدی ہوں گے انہیں چھڑالیں گے اور مطیع و فرمانبردار کالے جھنڈے مہدی کے پاس بھیجے جائیں گے۔“

(المعین نعیم بن حماد رقم الحدیث 893 رقم المصنف 308 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

جس طرح آج کے مسلم حکمران مجاہدین اسلام کے دشمن ہو گئے ہیں اسی طرح اُس وقت کے حکمران امام مہدی صاحب کے بھی دشمن ہو جائیں گے، لیکن آخر کار خود ہی نیست و نابود ہوں گے۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ آج کے حکمران یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جس طرح کل وہ کامیاب نہیں ہوں گے اسی طرح آج یہ بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ ہاں مسلمانوں اور مجاہدین کی تکالیف میں وہ کچھ اضافہ ضرور کر دیں گے بس۔

دشمن کی تباہی:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب سفیانی واپس ہو جائے گا تو اہل مغرب کو دعوت دے گا اور وہ لوگ اس طرح اس کے پاس جمع ہوں گے کہ اس طرح کبھی کسی کے حکم پر جمع نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے ہے۔ پھر وہ کوفہ الانبار سے ایک فوج بھیجے گا، دونوں جماعتیں قرقریہ کے مقام پر اکٹھی ہو جائیں گی، ان دونوں پر صبر اتارا جائے گا، مدد ان سے اٹھالی جائے گی جس کی وجہ سے دونوں فنا ہو جائیں گی۔ اگر وہ لشکر مغرب کی طرف سے ہو جو چھوٹی لڑائی میں تھا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کی تباہی ہوگی۔ جو حمص پر حملہ کرے گا وہ شخص سب سے برا اور مکار شخص ہوگا۔ یہ شخص دمشق کو ہلا کر تباہ کر دے گا اور اسی کے ہاتھوں مشرق والوں کی تباہی ہے۔“

(المعین نعیم بن حماد رقم الحدیث 862 رقم المصنف 295 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

اہل مشرق اور سفیانی لشکر:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”سفیانی اپنے گھوڑوں اور لشکریوں کو بھیجے گا جو مشرق کے اکثر لوگوں جن میں سے اکثر کا تعلق خراسان اور فارس سے ہوگا سے جنگ کریں گے اور وہ اہل مشرق بھی ان سے جنگ کریں گے۔ ان دونوں کے درمیان کئی مقامات پر معرکے ہوں گے۔ جب اہل مشرق کو سفیانی سے جنگ کرتے ہوئے لباعرصہ گزر جائے گا تو وہ بنو ہاشم کے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور وہ شخص اُن دنوں مشرق کے آخری علاقوں میں ہوگا۔ اس کے بعد وہ ہاشمی اہل خراسان کا لشکر لے کر نکلے گا جس کے ہراول دستہ کا سردار بنو تمیم کا ایک غلام ہوگا، پہلی رنگت اور کم داڑھی والا۔ اس تمیم کو جب ہاشمی کے خروج کی اطلاع ملے گی تو وہ اس کے پاس آئے گا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے پچاس ہزار سپاہیوں کے ساتھ اس ہاشمی کے لشکر میں شامل ہو جائے گا۔ پھر وہ ہاشمی اس تمیمی شخص کو اپنے ہراول دستہ کا سردار بنادے گا۔ اب ان کا لشکر اتنا طاقتور ہو جائے گا کہ ان کی راہ میں اگر کوئی مضبوط پہاڑ بھی آیا تو یہ اسے پاش پاش کر دیں گے۔ پھر ان کی سفیانی سے جنگ ہوگی، اس جنگ میں سفیانی کو شکست ہوگی اور اس کے بے شمار آدمی مارے جائیں گے۔ ہاشمی کا لشکر سفیانی کے لشکر کو شکست دیتے ہوئے انہیں ایک شہر سے دوسرے شہر میں دھکیلتا جائے گا حتیٰ کہ انہیں عراق تک دھکیل دے گا۔ اس کے بعد ایک معرکہ میں سفیانی غالب ہو جائے گا اور یہ ہاشمی شکست کے بعد جان بچاتے ہوئے بھاگ جائے گا۔ اس دوران شعیب بن صالح خفیہ طور پر بیت المقدس جائے گا جہاں وہ لوگوں کو امام مہدی کی حمایت پر ابھارے گا کیونکہ اسے معلوم ہو چکا ہوگا کہ امام مہدی ظہور فرما کر ملک شام جا چکے ہیں۔“

ولید نے بیان کیا:

”یہ ہاشمی امام مہدی کا علاقائی بھائی ہوگا اور بعض نے کہا یہ ان کا چچا زاد بھائی ہوگا۔“

ولید کہتے ہیں:

”بعض مشائخ نے یہ بتایا کہ ہاشمی اس معرکہ میں شہید نہیں ہوگا بلکہ وہ شکست کھانے کے

بعد مکہ معظمہ جائے گا اور جب امام مہدی ظہور فرمائیں گے تو یہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔“

(۴۵) (الفن نعیم بن حماد رقم الحدیث 915 رقم الصلحہ 321 الجزء الاول 'مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ) مشرق کے آخری علاقے سے مراد افغانستان ہے۔

انسانی گوشت کڑاہیوں میں:

حضرت ارطاة فرماتے ہیں:

”سفیانی ہر اس شخص کو جو اس کا کہنا نہیں مانے گا قتل کرادے گا، آری سے کٹوادے گا، کڑاہیوں میں پکوادے گا اور اس کا یہ فتنہ چھ ماہ تک رہے گا۔“

(الفن نعیم بن حماد رقم الحدیث 223 رقم الصلحہ ۹۳ الجزء الاول 'مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

سیاہ اور ذرد جھنڈے والے:

1: ابو جعفر سے روایت ہے کہ کالے جھنڈے والے جو خراسان سے نکلیں گے چلتے چلتے کوفہ پہنچیں گے۔ پھر جیسے ہی مکہ مکرمہ میں امام مہدی کا ظہور ہوگا یہ ان کی بیعت کر لیں گے۔

(الفن نعیم بن حماد رقم الحدیث 909 رقم الصلحہ 314 الجزء الاول 'مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

2: عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے والے مشرق سے، زرد جھنڈے والے مغرب سے آجائیں اور دمشق میں ان کا آنا سامنا ہو تو یہ بہت ہی مصیبت وابتلا کا وقت ہوگا۔

(الفن نعیم بن حماد رقم الحدیث 783 رقم الصلحہ 272 الجزء الاول 'مکتبہ التوحید القاہرہ)

3: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم بنو عباس کی ہلاکت دیکھو اور کالے جھنڈے والوں کا اپنے گھوڑے شام کے زیتونوں سے باندھنا دیکھو۔ اللہ ان کے لئے اہلب کو ہلاک کر دے گا اور ان کے ہاتھوں پر اکثر اہل بیت ہلاک ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی اموی باقی نہیں رہے گا مگر وہ نقصان پہنچانے والے گروہوں (بنو جعفر و بنو عباس) سے بھاگنے والا اور چھپ جانے والا۔ جگروں کو کھانے والی کا بیٹا دمشق کے منبر پر بیٹھے گا اور ہر قبیلہ اپنے لشکر شام لے آئے گا تو یہی مہدی کے نکلنے کی علامت ہے۔

(الفن نعیم بن حماد رقم الحدیث 910 رقم الصلحہ 314 الجزء الاول 'مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

سفیانی کے خروج سے پہلے:

جناب زہری سے روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے والوں کے درمیان آپس کے کسی معاملہ پر اختلاف ہو جائے گا، ان پر زرد جھنڈے والے چڑھ دوڑیں گے اور ان کی ٹڈ بھڑا مل مصر کے ایک پل کے پاس ہوگی جہاں ان اہل مشرق و اہل مغرب کے درمیان سات جھڑپیں ہوں گی۔ بالآخر اہل مشرق شکست کھا کے رملہ چلے جائیں گے۔ پھر اہل شام اور اہل مغرب کے درمیان کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے گا اس موقع پر اہل مغرب شامیوں کی قلت کے باعث انہیں دھمکی آمیز الفاظ میں کہیں گے کہ ہم یہاں تمہاری مدد کے لئے آئے ہیں اور تم لوگ ہمارے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو؟ اگر ایسی بات ہے تو ہم درمیان سے ہٹ جاتے ہیں تم خود ہی ان مشرقیوں سے نمٹ لو۔ یہ وہ وقت ہوگا جب سفیانی ظاہر ہوگا۔ اہل شام اس کی پیروی کریں گے اور پھر یہ خود ہی مشرقیوں سے نمٹ لیں گے۔

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 772 رقم المصنف 270 الجزء الاول، مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

قبائل کی لڑائیاں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اکٹھے حج کریں گے اور اکٹھے ہی امام کے ساتھ عرفہ میں جمع ہوں گے پھر جب وہ منی پہنچیں گے تو اچانک ان لوگوں پر دیوانگی جیسی کیفیت طاری ہو جائے گی اور قبائل ایک دوسرے سے ناراض ہو کر آپس میں لڑ پڑیں گے یہاں تک کہ عقبہ سے خون بہہ اٹھے گا۔ اس وقت لوگ اپنے سب سے بہتر آدمی سے فریادری کے لئے اس کے پاس جائیں گے جبکہ وہ اپنے چہرے کو کعبہ سے لگائے رو رہا ہوگا۔ گویا کہ میں اسے اور اس کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ آگے بڑھیں ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہے گا: ”تمہارا ناس جائے کتنے وعدے تم لوگوں نے توڑے ہیں اور کتنا خون تم نے بہایا ہے؟“ (یہ سب باتیں ہوں گی مگر بعد ازاں) وہ ناگواری کے ساتھ بیعت کر لیں گے۔ لہذا اگر تم لوگ ان کو پالو تو ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کیونکہ وہی مہدی ہیں زمین میں اور وہی مہدی ہیں آسمان میں۔

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 987 رقم المصنف 341 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید)

القاهرة) (المسند رک علی التحسین، رقم الحدیث 8537 الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت) (السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث 560 رقم الصفحة 1044 الجزء الخامس، مطبوعة دارالعاصمة، الرياض)۔

ابن صالح:

محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ایک کالا جھنڈا بنی عباس کا لٹکے گا۔ پھر خراسان سے ایک دوسرا کالا جھنڈا لٹکے گا۔ ان لوگوں کی ٹوپیاں کالی ہوں گی اور ان کے کپڑے سفید ہوں گے۔ ان کے آگے ایک آدمی ہوگا جو شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کہلائے گا جو کہ بنی نعیم سے ہوگا یہ لوگ سفیانی کے ساتھیوں کو شکست دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص بیت المقدس آئے گا اور مہدی صاحب کو حکمران بنانے کی تیاری کرے گا۔ اس کے بعد مہدی کی مدد کے لئے ملک شام سے تین سو آدمی آئیں گے اس کے لٹکنے اور مہدی کو حکومت سپرد کیے جانے کے درمیان بہتر مہینے ہوں گے۔“

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 894 رقم الصفحة 310 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاهرة)

رومیوں سے چار بار صلح:

1: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمہارے اور رومیوں کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی، چوتھی صلح اہل ہرقل میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر ہوگی جو سات سال تک قائم رہے گی۔“

عبدالآف میں سے ایک آدمی جس کو مستورد بن خیلان کہا جاتا تھا نے کہا:

”یا رسول اللہ! اس دن لوگوں کا امام کون ہوگا؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میری اولاد میں سے چالیس سال کی عمر والا ایک شخص جس کا چہرہ گویا کہ چمکتا ہوا ستارہ ہے، جس کے دائیں رخسار پہ کالا تل ہوگا، دو لمبے قطوانی جیوں میں ملبوس ہوگا گویا کہ وہ بنی اسرائیل کا کوئی شخص ہے، بیس سال تک حکومت کرے گا، خزانوں کو نکالے گا اور شرک کے شہروں کو فتح کرے گا۔“

(مجمع الزوائد، رقم الصنف 318 الجزء السابع دارالكتاب العربی، بیروت۔ مسند الثامن، رقم الحديث 1600 رقم الصنف 410 الجزء الثاني، مطبوعة مؤسسة الرسالة، بیروت) (المعجم الكبير، رقم الحديث 7495 رقم الصنف 101 الجزء الثامن، مطبوعة مكتبة العلوم والحكم، الموصل) (لسان الميزان، رقم الحديث 1153 رقم الصنف 383 الجزء الرابع، مطبوعة مؤسسة الاعلی للمطبوعات، بیروت) (الاصابة، رقم الحديث 7933 رقم الصنف 89 الجزء السادس، مطبوعة دار الجبل، بیروت)

2: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے اور رومیوں کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح اہل ہرقل کے ایک آدمی کے ساتھ ہوگی جو سات سال قائم رہے گی۔“

عبدالآف کے ایک شخص نے جو مستور دین خیلان کہلاتا تھا نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! اس دن لوگوں کا امام (حاکم یا بادشاہ) کون ہوگا؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ایک چالیس سالہ شخص گویا کہ اس کا چہرہ ایک روشن ستارہ ہے جس کے دائیں رخسار پر کالا تیل ہوگا اور وہ روئی سے بنے ہوئے دو لمبے بچے (چوٹے) پہنے ہوئے ہوگا (دیکھنے میں وہ ایسا لگے گا) گویا کہ وہ بنی اسرائیل کا کوئی شخص ہے بیس سال حکومت کرے گا، خزانوں کو نکالے گا اور شرک کے شہروں کو فتح کرے گا۔“

(المعجم الكبير، رقم الحديث 7495 رقم الصنف 101 الجزء الثامن مطبوعة العلوم والحكم، الموصل، طبع دوم) (لسان الميزان، رقم الحديث 1153 رقم الصنف 383 الجزء الرابع مطبوعة مؤسسة الاعلی للمطبوعات، بیروت، طبع سوم) (الاصابة، رقم الحديث 7933 رقم الصنف 89 الجزء السادس مطبوعة دار الجبل، بیروت)

فاتح روم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”روم میرے ایک شہزادے کے خلاف لشکر کشی کرے گا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔ دونوں کے لشکر اعماق میں جنگ کریں گے، نتیجہ میں کم و بیش ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں

گے۔ دوسرے دن (یا کچھ عرصہ بعد دوبارہ) پھر ان کے درمیان جنگ ہوگئی اور اس موقع پر بھی کم و بیش اتنے ہی مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ تیسرے دن (یا کچھ عرصہ بعد تیسری دفعہ) ان کے درمیان پھر جنگ ہوگی لیکن اس دفعہ رومیوں کو شکست ہوگی۔ اس کے بعد مسلمانوں پر فتوحات کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ مسلمان قسطنطنیہ فتح کر لیں گے۔ پھر اس دوران کہ مسلمان ابھی آپس میں مال غنیمت تقسیم ہی کر رہے ہوں گے کہ کوئی پکارنے والا چیخ چیخ کر کہے گا کہ تمہاری غیر موجودگی میں دجال تمہارے گھروں میں نکل چکا ہے۔“

(الحادی للفتاویٰ رقم المصلحہ 67 الجزء الثانی، مطبوعہ دار الباز للشر والتوزیع، مکہ المکرمہ)

رومیوں کا عجیب بادشاہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں فتیاب ہوئے اور ایسی فتح ہوئی کہ اس سے پہلے ایسی فتح نہیں ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو اب جنگ ختم ہوگئی۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ابھی تو معاملہ بہت دور ہے۔ اے حذیفہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ابھی اس کے علاوہ چھ واقعات اور بھی ہیں جو وقوع پذیر ہوں گی۔ ان میں سے پہلا واقعہ میرا وصال ہے۔“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

”پھر بیت المقدس فتح ہوگا۔ پھر دو بڑے گروہ آپس میں لڑیں گے جس سے قتل و غارتگری بہت ہوگی اور ان دونوں گروہوں کا مقصد ایک ہی ہوگا (حکومت)۔ پھر تم پر موت مسلط ہوگی تو تم ایسے مروجے جیسے جانور مرتے ہیں۔ پھر مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی دوسرے کو (صدقہ کے) سودینار دینا چاہے گا تو وہ نہیں لے گا۔ پھر کچھ عرصہ بعد روم کا لڑکا ان کے بادشاہوں کی اولاد میں سے پیدا ہوگا، وہ ایک دن میں اتنا بڑھے گا جتنا ایک بچہ ایک ماہ میں بڑھتا ہے اور ایک ماہ میں اتنا بڑھے گا جتنا کہ بچہ ایک سال میں بڑھتا ہے۔ لوگ اس کو پسند کرنے لگیں گے اور اسے

کریں گے کہ (ہم اللہ کی راہ میں اتنا جہاد کریں گے) یا تو اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرمائے گا یا پھر ہم شہید ہو جائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ ایسا شدید جہاد کریں گے کہ ان کی تلواریں ٹوٹ جائیں گی۔ اختتام جنگ پر وہ لوگ لوٹ آئیں گے۔ رومی سردار کہے گا: ”یہ لوگ اس زمین کی خاطر کٹنے مرنے کے لئے بھی تیار ہیں یہ تو تم سے اس طرح لڑنے آئے ہیں جیسے یہ زندہ ہی نہیں رہنا چاہتے ہیں ان کو لکھتا ہوں کہ عجم کے جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں ہمارے حوالے کر دو تو ہم یہ علاقہ خالی کر دیں گے“ کیونکہ اب ہمیں ان سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ ہماری یہ بات مان لیں تو ٹھیک ورنہ ہم بھی اس وقت تک لڑیں گے جب اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ فرمادے۔“ یہ پیغام جب مسلمانوں کے سردار تک پہنچے گا تو وہ اپنے لشکر میں موجود عجمیوں کو اجازت دے گا کہ جو لوگ بھی رومی سردار کے پاس جانا چاہتے ہیں چلے جائیں۔ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا کہ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم اسلام کے بجائے کوئی اور دین اختیار کریں۔ لہذا وہ سب دوبارہ ویسی ہی بیعت کریں گے جیسی کہ پہلی مرتبہ کی تھی۔ اسکے بعد مسلمانوں اور عیسائیوں کا لشکر دوبارہ آمنے سامنے ہوگا اور اللہ کے دشمن مسلمانوں کو دیکھ کر اپنی بہادری دکھانے کے لئے خوب لڑائی کی تدبیریں کریں گے اور لڑنے کی بہت خواہش کریں گے۔ اب مسلمان بھی اپنے ہتھیار سونت لیں گے اور اپنی میانیں توڑ دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر غضب فرمائے گا مسلمان انہیں اتنا قتل کریں گے کہ ان کا خون ان کے گھوڑوں کی رانوں تک پہنچ جائے گا۔ ان کے باقی ماندہ لوگ بھاگ جائیں گے اور بھاگ کر ایسی کھلی فضا میں پہنچ جائیں گے جہاں وہ ایک دن ایک رات بڑے سکون سے گزاریں گے اور سمجھیں گے کہ ہم مسلمانوں کی پہنچ سے دور ہو گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پھر ان پر آندھی بھیجے گا جو انہیں لوٹا کر اسی جگہ لے آئے گی جہاں سے وہ بھاگے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہاجرین کے ہاتھوں ان کو قتل کرائے گا اور اتنا قتل کرائے گا کہ ان میں سے ایک سپاہی بھی نہیں بچے گا جو کم سے کم واپس جا کر کسی کو کچھ بتا سکے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ اے حذیفہ! جب کہیں جا کے یہ جنگ ختم ہوگی۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا لوگ آرام سے رہیں گے۔ کچھ عرصہ بعد ان کو معلوم ہوگا کہ دہال مشرق کی طرف سے نکل چکا ہے۔“

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1254 رقم الصحیح 422 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

اس ماہ میں اتنی کثرت سے قتال ہوگا کہ بس۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے پوچھا:

”یا رسول اللہ! یہ دھماکہ کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یہ ماہ رمضان میں جمعرات کی نصف شب میں ہوگا جس سے سونے والا جاگ اٹھے گا اور پردہ دار خواتین گھبراہٹ سے پردہ سے باہر آجائیں گی اس سال زلزلے بھی بہت آئے ہوں گے۔ جمعہ کی نماز فجر کے بعد اپنے اپنے گھروں میں جا کے دروازے اچھی طرح بند کر لینا، گھر کی تمام کھڑکیاں روشن دان اور ہر طرح کا سوراخ وغیرہ بھی بند کر لینا، اپنے آپ کو چھپا لینا اور اپنے کان بند کر لینا۔ پھر جب اس آواز کو محسوس کرو تو سجدے میں گر کر ”سبحان القدوس سبحان القدوس ربنا القدوس“ کہنا کیونکہ جو شخص یہ عمل کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو یہ عمل نہیں کرے گا وہ ہلاک ہوگا۔“

(الفتن لتیم بن حماد رقم الحدیث 638 رقم الصلحہ 228 مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

علاماتِ مہدی:

1: ابو جعفر سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں مہدی عشا کے وقت ظاہر ہوں گے اور ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار، کچھ علامات اور نور و بیان کی قوت ہوگی۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیں گے تو ہا آواز بلند کہیں گے: ”اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اپنے رب کے سامنے (حساب کے لئے) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں۔ بیشک اس نے حجت بتائی ہے اور انبیاء کو مبعوث فرمایا اور کتاب کو نازل کیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی اور اس کے رسول اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور یہ کہ تم زندہ چھوڑ دو جس کو قرآن نے زندہ رکھنا چاہا ہے اور اسے قتل کرو جسے قرآن نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہدایت پر (آپس میں) مددگار اور تقویٰ پر (باعث) تقویت بنو کیونکہ دنیا کی فنا اور زوال کا وقت قریب آچکا ہے اور اس کے رخصت ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس کی کتاب پر عمل کی طرف باطل کو ختم کرنے

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔“ پھر وہ اہل بدر کی تعداد کے موافق تین سو تیرہ آدمیوں میں خزاں کی سی کھڑکڑاہٹ پیدا کریں گے (شاید اپنی شعلہ بیانی اور جوشیلی تقریر سے) وہ رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہدی کو سرزمین حجاز پر فتیاب فرمائے گا اور وہاں کی جیلوں میں جو بنی ہاشم قید ہوں گے ان کو آزاد کرائیں گے۔ کوفہ میں کالے جھنڈے اتریں گے جو مہدی کی بیعت کرنے آئیں گے مہدی اپنی فوجوں کو ہر طرف بھیجیں گے ظالموں کو ماریں گے شہر ان کے لئے سیدھے ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر قسطنطنیہ کو فتح فرمائے گا۔

(الفتح لنعم بن حماد رقم الحدیث 999 رقم الصلحہ 345 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجارتیں اور راستے منقطع ہو جائیں گے اور فتنے بڑھ جائیں گے تو (اس موقع پر) سات قابل اور باصلاحیت اشخاص مختلف علاقوں سے نکلیں گے جن میں سے ہر شخص کے ہاتھ پر کم و بیش تین سو پندرہ آدنی بیعت کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ سب مکہ معظمہ میں جمع ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم یہاں کیسے آئے ہو؟ (تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟) وہ کہیں گے: ”ہم ایسے شخص کی تلاش میں آئے ہیں جن کے ہاتھ سے یہ فتنے ختم ہو جائیں اور ان کے ذریعہ قسطنطنیہ فتح کرایا جائے، ہمیں اُن کا اور ان کے والدین کا نام معلوم ہے، انہیں ہم ان کے حلیہ سے پہچان لیں گے۔“ جس کے بعد وہ ساتوں اشخاص اس بات پر متفق ہو جائیں گے اور انہیں تلاش کرنا شروع کریں گے۔ بالآخر وہ مکہ معظمہ میں ان تک پہنچ جائیں گے اور ان سے کہیں گے: ”آپ فلاں بن فلاں ہیں؟“ وہ کہیں گے: ”میں تو انصار کا ایک آدمی ہوں (وہ اپنے آپ کو چھپائیں گے)“ اور اس بہانے وہ ان سے بچ نکلیں گے لیکن وہ لوگ ان کے جان پہچان والوں اور دیگر لوگوں سے ان کے بارے میں معلومات کرتے رہیں گے۔ آخر انہیں بتایا جائے گا کہ ہاں وہ وہی ہیں جنہیں تم تلاش کر رہے ہو لیکن اس ڈھوڑا ڈھوڑی اور تلاش کے دوران وہ پھر مدینہ منورہ پہنچ چکے ہوں گے۔ لوگ انہیں مدینہ منورہ میں تلاش کریں گے لیکن وہ ان سے بچ کر دوسرے راستے سے دوبارہ مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ لوگ انہیں مکہ معظمہ میں تلاش کریں گے اور یہاں انہیں پالیں گے۔

عرض کریں گے: ”آپ فلاں بن فلاں ہیں، آپ کی والدہ فلاں بنت فلاں ہیں اور آپ میں فلاں فلاں علامات ہیں اور آپ پہلے بھی ایک دفعہ ہمیں غچہ دے کر نکل چکے ہیں، اب آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔“ وہ (بہانہ کرتے ہوئے) کہیں گے: ”میں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں، میں فلاں بن فلاں انصاری (غریبوں کی مدد کرنے والا) شخص ہوں، البتہ تم میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اس سے ملاتا ہوں جس کی تمہیں تلاش ہے۔“ یہاں تک کہ وہ دوبارہ ادھر ادھر ہو کر ان سے بچ نکلیں گے۔ اب لوگ انہیں مدینہ منورہ میں تلاش کریں گے لیکن وہ وہاں سے پھر مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ لوگ بھی ڈھونڈتے مکہ معظمہ پہنچیں گے اور انہیں مکہ معظمہ میں رکن کے پاس پالیں گے۔ اس دفعہ لوگ ان سے عرض کریں گے: ”اگر اب بھی آپ ہم سے بیعت نہ لیں گے تو ہمارا گناہ اور ہمارا خون سب آپ کی گردن پر ہوگا اور دیکھئے یہ سفیانی کا لشکر ہے جو ہماری تلاش میں ہے۔ اس پر ہر (قبیلہ) جرم کا ایک آدمی امیر ہے۔“ یہ سن کر امام مہدی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کشادہ جگہ میں بیٹھ کر اپنا ہاتھ پھیلائیں گے جہاں ان سے بیعت کی جائے گی، اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینوں میں ان کی محبت ڈال دے گا جس کی وجہ سے وہ ایک ایسی قوم کے ساتھ چلیں گے جو دن میں شیر اور رات میں راہب (عبادت گزار) ہوگی۔“

(المحقق نعیم بن حماد رقم الحدیث 1000 رقم المصنف 345 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

ایران، عراق، پاکستان، افغانستان اور ان کے علاوہ ان گنت اسلامی ممالک ہیں جن کے خلاف امریکہ و یورپ نے تجارتی و اقتصادی پابندیاں لگا رکھی ہیں جس کی وجہ سے وہ دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ آزادانہ تجارت نہیں کر سکتے۔ اس کے نتیجہ میں ان ممالک کی اقتصادی اور معاشی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہوتی جا رہی ہے اور آہستہ آہستہ اور زوال آتا دکھائی دیتا ہے۔

3: ابوصادق کہتے ہیں:

”مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک سفیانی مستقل فتنے نہ پھیلانے لگے۔“

من ڈیڑھ من اناج کے بدلے فروخت کر دی جایا کریں گی۔ اللہ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔

8: ابو شہاب سے روایت ہے کہ موسم حج میں آل ابوسفیان ثانی کا ایک شخص امیر مقرر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ایک وفد بھیجا جائے گا جب یہ لوگ موسم حج تک پہنچ جائیں گے تو ایک آسمانی آواز سنیں گے: ”خبردار تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔“ اس کے ساتھ ہی ایک آواز زمین سے سنائی دے گی کہ اس نے جھوٹ بولا۔ پھر ایک آواز آسمان سے آئے گی کہ اس نے سچ کہا۔ یہ سلسلہ لمبا ہو جائے گا اور لوگ سمجھ نہیں پائیں گے کہ دونوں میں سے کس کی بات مانیں (لیکن) بیشک آسمان والا اس آواز کی تصدیق کرے گا جو پہلی دفعہ آسمان سے لگائی گئی ہوگی۔ لہذا جب تم اس آواز کو سن لو تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بات سب سے بلند ہے اور شیطان کی بات سب سے نیچی ہے۔“

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 975 رقم المصحف 337 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)
9: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”محرم کے مہینہ میں آسمان سے ایک آواز سنی جائے گی کہ خبردار اللہ کا خالص دوست وہ ہے جس نے فلاں شخص کو خلیفۃ اللہ تسلیم کیا، لہذا تم لوگ فیصلے کرنے اور فتنوں اور جھگڑوں کو ختم کرنے کے سلسلہ میں ان کی بات سنو اور ان کی اتباع کرو۔“

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 980 رقم المصحف 338 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

10: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ خف (خمس جانے) کے بعد دن کے شروع میں آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی کہ حق آل محمد میں ہے۔ پھر ایک منادی دن کے آخر میں ندا کرے گا کہ حق عیسیٰ کی اولاد میں ہے لیکن یہ اور اس جیسی بات شیطان کی طرف سے ہوگی۔“

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 973 رقم المصحف 339 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

یہ دھڑی آواز شیطانی آواز ہوگی اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اے لوگو تم عیسائیوں کا ساتھ دو تمہاری کامیابی ان کا ساتھ دینے میں ہے کیونکہ روپیہ

پیسہ، دولت و ہتھیار سب کچھ تو ان کے پاس ہے۔

11: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی اللہ کے سامنے ایسے خاشع (عاجزی دکھانے والے) ہوں گے جیسے گدھ کا خشوع کہ وہ اپنے پروں کو پھیلا دیتا ہے۔
(الفتح لتیم بن حماد رقم الحدیث 1061 رقم المصنف 364 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید)

(القاهرة)

12: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مہدی کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوگی، وہ اہل بیت نبی میں سے ہوں گے، ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور ان کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام ایک جیسا ہوگا۔ ان کی جائے ہجرت بیت المقدس ہوگی۔ گھنی داڑھی اور سرگیں آنکھوں والے ہوں گے۔ سامنے اوپر کے دودانت چمکدار ہوں گے، چہرہ پر تل ہوگا، اونچی ناک اور روشن پیشانی والے ہوں گے اور ان کے کندھے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روئیں دارچادر (شاید مخمل) سے بنے ہوئے کالے جھنڈے کے ساتھ لٹکیں گے، ان کے پاس ایک چوکور صندوق ہوگا جس میں پتھر ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت سے لے کر ابھی تک اسے نہیں کھولا گیا اور نہ کھولا جائے گا یہاں تک کہ مہدی کا ظہور ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تین ہزار ملائکہ کے ذریعہ ان کی ہدف فرمائے گا جو ان کے مخالفین کے چہروں اور پیٹھوں پہ ماریں گے۔ مہدی تیس سال کی عمر میں ظاہر ہوں گے۔

(الفتح لتیم بن حماد رقم الحدیث 1073 رقم المصنف 366 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید)

(القاهرة)

13: حضرت طاؤس سے روایت ہے:

”مہدی کی علامت یہ ہے کہ وہ حاکموں پر سخت ہوں گے، مال خرچ کرنے میں بخی ہوں گے اور مساکین پر بہت رحم کرنے والے ہوں گے۔“

(الفتح لتیم بن حماد رقم الحدیث 1031 رقم المصنف 356 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید)

(القاهرة)

14: ابو قبیل فرماتے ہیں کہ ایک ہاشمی شخص اپنی حکومت میں بنو امیہ پہ اتنا ظلم ڈھائے گا کہ ان کے بچوں کے علاوہ سب کو قتل کر دے گا۔ پھر بنو امیہ کا ایک شخص ظاہر ہوگا جو اتنے لوگوں کو قتل کرے گا کہ سوائے عورتوں کے کوئی نہیں بچے گا۔ اس کے بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 821 رقم الصفحة 282 الجزء الاول، مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

15: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مقام بیداء پہ ایک لشکر کا دھنسا امام مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 950 رقم الصفحة 322 الجزء الاول، مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

16: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب سے کچھ جھنڈے آئیں گے جن کا سردار بکندہ نامی قبیلہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا، ان کا ظاہر ہونا امام مہدی کے ظہور کی علامتوں میں سے ہے۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 952 رقم الصفحة 322 الجزء الاول، مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

مغرب سے فوجیں آنا تو شروع ہو چکی ہیں اب ان میں کسی جنرل کو قتل کا لنگڑا ہونا امام مہدی کے ظہور کی علامت کے طور پر تو ممکن ہے ورنہ فوج میں لنگڑے لو لے آ دی کا کیا کام؟

17: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”جب ہر چھوٹا بڑا قتل کیا جانے لگے تو یہ وقت امام مہدی کے ظہور کا ہے۔“

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 967 رقم الصفحة 335 الجزء الاول، مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

یہ صورت بعینہ اس دور میں پیش آرہی ہے جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ آئے دن گلی کوچوں میں چھوٹے بڑے بے مقصد مارے جارہے ہیں اور یہ صورت حال کسی ایک شہر یا کسی ایک ملک کی نہیں ہے بلکہ تقریباً ساری دنیا کی یہی حالت ہے۔ بچوں کا اغوا ہوائے تاوان وغیرہ سب اسی زمرہ میں آجاتا ہے۔

18: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ

عنه نے سوال کرتے ہوئے کہا:

”کیا مہدی کا ظہور حق ہے؟“

انہوں نے فرمایا:

”حق ہے۔“

میں نے کہا:

”کس میں سے ہوں گے؟“

انہوں نے کہا:

”قریش میں سے۔“

میں نے کہا:

”کون سے قریش میں سے؟“

انہوں نے کہا:

”بنی ہاشم سے۔“

میں نے کہا:

”کون سے بنی ہاشم سے؟“

انہوں نے کہا:

”بنی عبدالمطلب سے۔“

میں نے کہا:

”کون سے بنی عبدالمطلب سے؟“

انہوں نے کہا:

”فاطمہ کی اولاد سے۔“

(الفن لتیم بن حماد رقم الحدیث 1082 رقم الصفحة 368 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد)

(القاهرة)

اہل مشرق و مغرب کی جنگیں:

ارطاة بن منذر سے روایت ہے کہ بربرائیں گے اور فلسطین واردن کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے ان کی طرف مشرق اور شام سے جماعتیں آئے گی جو جابیہ میں ٹھہریں گی، صحری کی اولاد میں سے ایک شخص ضعف کی حالت میں نکل کر مغرب کے لشکروں سے ثنیۃ البیان پر مقابلہ کر کے انہیں وہاں سے ہٹا دے گا، پھر دوسرے دن ان سے مقابلہ کر کے انہیں وہاں سے ہٹا دے گا، وہ اس کے پیچھے کی طرف ہٹ جائیں گے۔ پھر تیسرے دن ان سے دوبارہ مقابلہ کر کے انہیں عین الریح کی طرف دھکیل دے گا۔ پھر ان کو ان کے رئیس کے مرنے کی خبر پہنچے گی، اس موقع پر وہ تین فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک فرقہ بزدلی دکھا کر واپس چلا جائے گا، ایک فرقہ حجاز چلا جائے گا اور ایک فرقہ صحری کے ساتھ ہو جائے گا۔ صحری کی اولاد میں سے وہ شخص باقی گروہوں کے پاس روانہ ہو جائے گا یہاں تک کہ ثنیۃ فتن میں پہنچے گا جہاں دوبارہ ان کا آئنا سامنا ہو جائے گا، اس موقع پر صحری کو ان پر فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ مشرق اور مغرب کی جماعتوں کی طرف متوجہ ہو کر ان سے مقابلہ کرے گا اور جابیہ اور خربہ کے درمیان ان پر فتح حاصل کر لے گا یہاں تک کہ گھوڑے خون میں نہا جائیں گے۔ اہل شام اپنے پیس کو قتل کر کے صحری سے جا ملیں گے، وہ دمشق میں قتل و غارت کرے گا۔ مشرق سے کچھ کالے جھنڈے نکل کر کوفہ میں ٹھہریں گے، ان کا رئیس وہاں چھپ جائے گا اور اس کے چھپنے کی جگہ معلوم نہیں ہوگی، لشکر انتظار کرے گا۔ پھر ایک شخص جو طین وادی میں چھپا ہوا ہوگا نکل کر اس لشکر کی قیادت سنبھالے گا اور وہ اصل میں اس غصہ کی وجہ سے نکلے گا جو اسے صحری پر ہوگا کیونکہ صحری نے اس کے خاندان پر بہت ظلم ڈھائے ہوں گے۔ مشرق کی افواج کو ملک شام کی طرف لے جائے گا، صحری کو اس کی روانگی کی خبر پہنچے گی تو وہ اہل مغرب کی فوجوں کے ساتھ اس کا پیچھا کرے گا اور حمص (ملک شام کے ایک شہر) کے پہاڑ پر دونوں فوجیں مل جائیں گی، اس لڑائی میں ایک بڑی مخلوق ہلاک ہو جائے گی۔ مشرقی لوٹ جائے گا۔ صحری اس کا پیچھا کر کے قر قیسیا اور پھر مجمع البحرین پر اس کو جالے گا جہاں دونوں کا آئنا سامنا ہوگا۔ اس وقت مشرقی لشکر کو صبر دیا جائے گا اور مشرقی کی فوجوں کے ہر دس آدمیوں میں سے سات آدمی قتل ہو جائیں گے۔ پھر صحری کی فوجیں کوفہ میں داخل ہو جائیں گی اور کوفہ

والوں کو وہ ذلیل کر دے گا۔ وہ ایک مغربی لشکر کو ایک مشرقی لشکر کے مقابلے کے لئے بھیجے گا جو ان کے قیدیوں کو لے آئیں گے ابھی یہی حال ہوگا کہ اچانک مکہ معظمہ میں امام مہدی کے ظاہر ہونے کی خبر آ جائے گی (یہ خبر سن کر) وہ کوفہ سے امام مہدی کے مقابلہ کے لئے ایک فوج (مکہ معظمہ) بھیجے گا جو (راستے ہی میں) دھنسا دی جائے گی۔ اہل مغرب اور اہل مشرق کے درمیان فسطاط کے پل پر سات دن تک جنگ ہوگی۔ پھر وہ عریش پر مقابلہ کریں گے تو شکست اہل مشرق کی ہوگی یہاں تک کہ وہ اردن پہنچ جائیں گے پھر اس کے بعد ان پر سفیانی خروج کرے گا اور وہ رومی جو حصہ میں ہوں گے وہ اس کے بارے میں بربر قوم سے ڈریں گے (یا ڈرائیں گے) اور کہیں گے تو ہلاک ہو۔“

(الفتن نسیم بن حماد رقم الحدیث 796 رقم الصفحہ 275 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

اہل تورات و اہل انجیل:

1: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ساتھی بہترین لوگ ہوں گے ان کے مددگار اور ان سے بیعت کرنے والے کوفہ و بصرہ اور یمن و شام کے ابدال ہوں گے اگلے حصہ پر حضرت جبرائیل ہوں گے اور پچھلے حصے پر حضرت میکائیل علیہما السلام۔ حضرت میکائیل بعد میں واپس چلے جائیں گے۔ وہ مہدی مخلوق میں محبوب ہوں گے ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اندھے فتنوں کو بھادے گا اور زمین پر امن ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرے گی جن کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز سے نہ ڈریں گی۔ زمین اپنی پیداوار کو اور آسمان اپنی برکت کو ظاہر کر دے گا۔

(الفتن نسیم بن حماد رقم الحدیث 1030 رقم الصفحہ 356 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

(القاہرہ)

2: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”امام مہدی رومیوں کے قتال کے لئے لشکر لے جائیں گے اور ان کو دس آدمیوں کی عقل و فراست دی جائے گی۔ وہ اٹلا کیہ (یہ اٹلی کا ایک شہر ہے جو موجودہ عیسائیت کا مرکز ہے) میں ایک غار سے تابوت سیکنہ کو نکال لیں گے جس میں وہ تورات ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ

علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی اور وہ انجیل بھی ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی۔ وہ اہل تورات (یہودیوں) کے درمیان ان کی تورات سے اور اہل انجیل (عیسائیوں) کے درمیان ان کی انجیل سے فیصلے کریں گے۔

(الفن لنیم بن حماد رقم الحدیث 1022 رقم النصف 355 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحید

القاهرة)

تابوت سیکنہ:

سلیمان بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ مہدی کے ہاتھوں بحیرہ طبریہ سے تابوت سیکنہ ظاہر ہوگا، جسے وہاں سے لا کر بیت المقدس میں ان کے سامنے رکھا جائے گا، جب یہود اس کو دیکھیں گے تو سوائے چند ایک یہودیوں کے سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے اس کے بعد مہدی کی وفات ہوگی۔

(الفن لنیم بن حماد رقم الحدیث 1050 رقم النصف 360 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحید

القاهرة)

☆: بحیرہ طبریہ کا نقشہ محل وقوع کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 9 میں ملاحظہ فرمائیں۔

مہدی کا معنی:

1: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کو مہدی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ تورات کے بعض اجزاء کی طرف رہنمائی کریں گے اور انہیں شام کے پہاڑوں سے نکالیں گے یہودیوں کو اس اصل توریت کی پیروی کی دعوت دیں گے جن میں سے بہت سے لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ پھر انہوں نے تقریباً تیس ہزار کا ذکر کیا (یعنی تیس ہزار یہودی مسلمان ہو جائیں گے)۔

(الفن لنیم بن حماد رقم الحدیث 1035 رقم النصف 357 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحید

القاهرة)

2: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ ان پر ایک ایسی پوشیدہ چیز ظاہر کی گئی ہے جو چھپ گئی ہے۔ وہ تورات اور انجیل کو انطاکیہ نامی ایک

علاقہ سے نکالیں گے۔

(الفنن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1023 رقم الصفحة 355 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد

القاهرة)

امام مہدی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا:

نوف بکالی سے روایت ہے کہ حضرت امام مہدی کے جھنڈے پر لکھا ہوگا کہ بیعت اللہ کے

لئے ہے۔

(الفنن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1026 رقم الصفحة 356 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد

القاهرة۔ السنن الواردة في الفنن رقم الحدیث 583 رقم الصفحة 1062 الجزء الخامس مطبوعة دار العاصمة

الرياض)

حلیہ امام مہدی:

1: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

”مہدی روشن پیشانی والے اور اونچی ناک والے ہوں گے۔“

(الفنن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1063 رقم الصفحة 364 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد

القاهرة)

2: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی (وفات کے وقت) اکیاون یا

باون سال کے ہوں گے۔

(الفنن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1066 رقم الصفحة 365 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد

القاهرة)

3: عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ مہدی جس وقت ظاہر ہوں گے اس وقت ان

کی عمر چالیس سال ہوگی۔ وہ اپنے حلیہ سے بنی اسرائیل کے ایک شخص لگیں گے۔

(الفنن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1067 رقم الصفحة 365 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

4: ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کی

صفات بتانا شروع کیں تو ان کی زبان میں لکنت کا بھی ذکر فرمایا اور یہ کہ جب گفتگو میں سستی آجائے گی (جب دیر ہو جائے گی اور لفظ منہ سے ادا نہیں ہوگا) تو وہ اپنی بائیں ران پر اپنا سیدھا ہاتھ ماریں گے۔ ان کا نام میرے نام جیسا ہوگا، ان کے اور میرے والد کا نام بھی ایک ہی ہوگا۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1069 رقم الصفحة 365 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

5: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا:

”وہ (مہدی) گندمی رنگ والے ایک قریشی نوجوان ہیں جو ایک مضبوط اور طاقتور مرد ہیں۔“

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1074 رقم الصفحة 366 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

5: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا:

”پھر مہدی نکلیں گے جن کے سر پر ایک فرشتہ ہوگا جو پکار کر کہے گا کہ یہ مہدی ہیں لہذا تم ان کی اتباع کرو۔“

(مسند الشامین، رقم الحدیث 937 رقم الصفحة 171 الجزء الثاني، مطبوعة مؤسسة الرسالة، بیروت) (الفردوس

بماثور الخطاب، رقم الحدیث 8920 رقم الصفحة 510 الجزء الخامس مطبوعة دار الكتب العلمية، بیروت)

میزان الاعتدال فی نقد الرجال، رقم الحدیث 198، رقم الصفحة 188 الجزء الاول مطبوعة دار الكتب العلمية،

بیروت)

فرشتہ ہوا میں معلق ہوگا اور اُس سے امام مہدی صاحب کے خلیفہ برحق ہونے کو ثابت کرنا مقصود ہوگا۔ یہ بات ان کی کرامت کے طور پر سب لوگ دیکھیں گے۔



باب نمبر 2:

دجال ملعون

عظیم فتنہ دجال لعین

دجال کا ابتدائی تعارف:

دجال بروزن قوال، مبالغہ کا صیغہ ہے جو کہ دجل سے بنا ہے جس کے معنی جھوٹ، فریب، طمع سازی اور حق و باطل کا آپس میں غلط ملط کرنا ہے۔ چونکہ دجال میں یہ سارے عیب ہونگے اس لئے اسے دجال کہتے ہیں یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور بہت زیادہ فریب دینے والا۔ یہ دجال موٹا اور بڑے ڈول والا ہوگا، جوان ہوگا، شکل و صورت سے شریف اور خوبصورت لگے گا، اس کا رنگ گندی اور صاف ہوگا، قد پستہ یعنی ٹھکنا ہوگا، اس کا سر سانپ کی طرح ہوگا، سر کے بال گھنگریالے ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے جو موٹے اور سخت ہوں گے جیسے درختوں کی شاخیں۔ سر اور دھڑ اتنا ملا ہوا ہوگا گویا کہ اس کی گدی ہی نہیں ہوگی، اس کی ٹانگیں ٹیڑھی یعنی قوسین کی طرح ہوں گی، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، آنکھ کی جگہ بالکل سپاٹ ہوگی، آنکھ سبز اور کچے کی طرح چمکدار ہوگی۔ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا جو کہ دیکھنے میں بد شکل لگے گی۔ آنکھ پر سخت ناخن ہوگا، ذہنی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح اور کھڑی آنکھ ہوگی، اس کی دونوں کلائیوں پر بال بہت زیادہ ہوں گے اور انگلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔

دجال کا ظہور قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ (دیگر فتنوں سمیت) عیسائیوں کے فتنہ کو مٹا کر فارغ ہوئے ہی ہوں گے کہ اس دجال کا ظہور ہو جائے گا جس کے خاتمہ کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

دجال کے بیان کی اہمیت امت کے اندر کتنی رہی ہے اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں مائیں جہاں اپنے بچوں کو دیگر اسلامی عقائد اور بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرتی ہیں انہی میں سے ایک دجال کا ذکر بھی ہے۔ آپ جب چھوٹے ہوئے تو بچپن ہی

سے اپنی ماؤں کی زبانی دجال کا خوف ناک کردار آپ کے لاشعور میں بٹھادیا گیا ہوگا۔ یہ درحقیقت امت مسلمہ کی ماؤں کی وہ تربیت تھی جو بچے کو اسلامی عقائد سے ہٹنے نہیں دیتی لیکن اب شاید صورت حال تبدیل ہو رہی ہے اور ”جاہلی تہذیب“ نے آج کی ماؤں کو اہم ذمہ داری سے کافی حد تک غافل کر دیا ہے۔ نیز یہ خروج دجال کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس وقت لوگ دجال کے ذکر کو بھول جائیں گے لہذا اگر آپ فتنہ دجال سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اپنے گھروں میں دجال کے تذکروں کو عام کیا جائے، تاکہ انکے آغوش میں تربیت پانے والی نسل کو اپنے سب سے بڑے دشمن سے بچپن ہی سے آگاہی حاصل ہو۔

فتنہ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔ فتنہ دجال میں وہ کونسی چیز تھی جس نے صحابہ کو ڈرا دیا؟ خوفناک جنگ یا موت کا خوف؟ ان چیزوں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کبھی ڈرنے والے نہ تھے۔ صحابہ جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا کہ صورت حال سمجھ میں نہیں آئے گی۔ گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہوگی۔ پھر یہ پیکیٹڈہ کا یہ عالم ہوگا کہ لہجوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے گا۔ انسانیت کے دشمنوں کو نجات دہندہ اور ہمدردوں کو دہشت گرد ثابت کیا جائیگا۔

یہی وجہ تھی آپ نے فتنہ دجال کو کھول کر بیان فرمایا۔ اس کا ہیبت ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کا مقام تک بیان فرمایا لیکن کیا کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام خواص نے بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمایا:

”بار بار تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو بھول نہ جاؤ، اس کو سمجھو، اس میں غور کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔“

دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ:

1: دجال کے متعلق احادیث بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے بارے میں یہودیوں کے نظریات اور انکی (موجودہ تحریف شدہ) کتابوں میں بیان شدہ پیش گوئیاں بیان کی جائیں تاکہ اس وقت جو کچھ امریکہ اور دیگر کفار، یہودیوں کے اشاروں پر کر رہے ہیں اسکا پس منظر اور اصل مقصد سمجھ میں آ سکے۔ دجال کے بارے میں یہودیوں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا، وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کرے گا، ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کرے گا، دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لئے باقی نہیں رہے گا، تمام دہشت گردوں (تمام یہودی مخالف قوتوں) کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف امن و امان اور انصاف کا دور دورہ ہوگا۔

2: انکی کتاب ایزاخیل میں لکھا ہے:

”اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ! اے یروشلمیم کی بیٹی مسرت سے چیخو! دیکھو! تمہارا بادشاہ آرہا ہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے۔ نچریا گدھا کے بچے پر۔ میں یوفرمیم سے گاڑی کو اور یروشلمیم سے گھوڑے کو علیحدہ کروں گا۔ جنگ کے پرتوڑ دیجاؤ گے، اسکی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہوگی۔ (زکریا: 10: 9-10)

3: ”اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کروں گا، چاہے وہ جہاں کہیں بھی جا بے ہوں اور انہیں انکی اپنی سرزمین میں جمع کروں گا، میں انہیں سرزمین میں ایک ہی قوم کی شکل دیدوں گا۔ اسرائیل کی پہاڑی پر جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کریگا۔“

(ایزاخیل: 22: 21-37)

4: سابق امریکی صدر ریگن نے 1983 میں امریکن اسرائیل پبلک افیرز کمیٹی (AIPAC) کے ٹام ڈائن سے بات کرتے ہوئے کہا:

”آپکو علم ہے کہ میں آپکے قدیم پیغمبروں سے رجوع کرتا ہوں، جنکا حوالہ قدیم صحیفے میں موجود ہے اور آرمیگڈن کے سلسلے میں پیش گوئیاں اور علامتیں بھی موجود ہیں اور میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیا ہم ہی وہ نسل ہیں جو آئندہ حالات کو دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ یقین

کیجئے (یہ پیش گوئیاں) یقینی طور پر اس زمانے کو بیان کر رہی ہیں جس سے ہم گزر رہے ہیں۔“

5: صدر ریگن نے مبشر چرچ کے جم پیکر سے 1981 میں بات چیت کرتے ہوئے کہا:

”ذرا سوچئے کم سے کم بیس کروڑ سپاہی بلاد مشرق سے ہونگے اور کروڑوں مغرب سے۔“

سلطنتِ روما کی تجدید نو کے بعد (مغربی یورپ) پھر مسیح (دجال) ان پر حملہ کریں گے جنہوں نے ان کے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔ اسکے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کریں گے جو میگڈون یا آرمیگڈون کی وادی میں اکٹھی ہونگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم تک اتنا خون بہے گا کہ دو گھوڑوں کی باگ کے برابر ہوگا۔ یہ ساری وادی جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں اور خون سے بھر جائے گی۔“

آرمیگڈون لفظ میگڈو سے نکلا ہے یہ جگہ تل ادیب سے 55 میل شمال میں ہے اور بحیرہ طبریہ اور بحر متوسط کے درمیان واقع ہے۔

☆: دیکھئے نقشہ اسرائیل۔ کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 10۔

6: پال فنڈ لے کہتا ہے:

”انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دیدیگا کہ اپنے آپکو پوری طرح ظاہر کر دے۔ دنیا کے سارے شہر لندن، پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلس، شکاگو سب صفحہ ہتی سے مٹ جائیں گے۔ تقدیرِ عالم کے بارے میں مسیح دجال کا اعلان ایک عالم گیر پریس کانفرنس سے نشر ہوگا جسے سیٹلائٹ کے ذریعے ٹی وی پر دکھایا جائے گا۔“

(ٹی وی پراپوینجیل قیصر ہلٹن ہسٹن)

7: ”مقدس سرزمین پر یہودیوں کی واپسی کو میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ مسیح (دجال)

کے دور کی آمد کی نشانی ہے جس میں پوری انسانیت ایک مثالی معاشرہ کے فیض سے لطف اندوز ہوگی۔“

(سابق سینٹر مارک ہیٹ فیلڈ)

8: Forcing god s hand کی مصنفہ گریس ہال سیل کہتی ہیں:

”ہمارے گائڈ نے قبۃ الصخر (Tomb Stone) اور مسجد اقصیٰ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا تیسرا ہیکل وہاں بنائیں گے۔ اسکی تعمیر کا ہمارا منصوبہ تیار ہے، تعمیراتی سامان تک آ گیا ہے، اسے ایک خفیہ جگہ رکھا گیا ہے۔ بہت سی دکانیں بھی جس میں اسرائیلی کام کر رہے ہیں۔ وہ ہیکل کے لئے نادر اشیاء تیار کر رہے ہیں۔ ایک اسرائیلی، خالص ریشم کا تار بن رہا ہے جس سے علماء یہود کے لباس تیار کئے جائیں گے۔ (ممکن ہے یہ وہی تیجان یا سجان والی چادریں ہوں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے) ہمارا گائڈ کہتا ہے: ہاں تو ٹھیک ہے ہم آخری وقت کے قریب آ پہنچے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کٹر یہودی مسجد کو بم سے اڑا دیں گے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی۔ یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جگہ ہوگی یہ بات مسیح (دجال) کو مجبور کرے گی کہ وہ درمیان میں آ کر مداخلت کریں۔“

☆: مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کے لیے دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 3۔

9: ۱۹۹۸ کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبرنامہ کی ویب سائٹ پر کہا گیا کہ اسکا مقصد مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اور ان کی جگہ ہیکل کی تعمیر ہے۔ خبرنامہ میں لکھا ہے کہ اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت مناسب وقت آ گیا ہے۔ خبرنامہ میں اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ ملحدانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔ کیونکہ تیسرے ہیکل کی تعمیر بہت قریب ہے۔

(بحوالہ Forcing god s hand ترجمہ: خوفناک جدید صلیبی جنگ)

10: ”میں نے لینڈ اور براؤن (یہودی) کے گھر (اسرائیل) میں قیام کیا۔ ایک دن شام کو دوران گفتگو میں نے کہا کہ تعمیر کے لئے مسجد اقصیٰ کو تباہ کر دینے سے ایک ہولناک جنگ شروع ہو سکتی ہے تو اس یہودی نے فوراً کہا: ”ٹھیک بالکل یہی بات ہے ایسی ہی جنگ ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس میں جیتیں گے پھر ہم تمام عربوں کو اسرائیل کی سرزمین سے نکال دیں گے

اور تب ہم اپنی عبادت گاہ کو از سر نو تعمیر کریں گے۔ (خوفناک جدید صلیبی جنگ) دریائے فرات خشک ہو جائے گا: (book of revelation) الہام کی کتاب کے سولویں انکشاف میں ہے کہ دریائے فرات خشک ہو جائیگا اور اس طرح مشرق کے بادشاہوں کو اجازت مل جائے گی کہ اسے پار کر کے اسرائیل پہنچ جائیں۔“

11: امریکی صدر نکسن نے اپنی کتاب وکٹری وڈ آؤٹ وار (Victory without

war) میں لکھا ہے:

”۱۹۹۹ تک امریکی پوی دنیا کے حکمران ہونگے اور یہ فتح انھیں بلا جنگ حاصل ہوگی اور پھر امور مملکت مسیح (دجال) سنبھال لینگے۔“

گویا مذکورہ سال تک مسیح کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں اور امریکیوں کی ذمہ داری ان انتظامات کو مکمل کرنے تک تھی، اسکے بعد نظام مملکت دجال چلا رہا ہے۔“

12: لاکھوں بنیاد پرست (Fundamentalist) عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ

خدا اور ابلیس کے درمیان آخری معرکہ انکی زندگی میں ہی شروع ہوگا اور اگرچہ ان میں سے بیشتر کو امید ہے کہ انہیں جنگ کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا کر بہشت میں پہنچا دیا جائیگا پھر بھی وہ اس امکان سے خوش نہیں کہ عیسائی ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں غیر مسلح کر دیئے جائیں گے جو دشمنوں کے ہاتھوں میں بھی جاسکتی ہے۔ اس انداز فکر سے ظاہر ہے کہ بنیاد پرست فوجی تیاریوں کی اتنی پر جوش حمایت کیوں کرتے ہیں وہ اپنے نقطہ نظر سے دو مقاصد پورے کرتے ہیں۔ ایک تو امریکیوں کو انکی تاریخی بنیادوں ساتھ جوڑتے ہیں اور دوسرے انکو اس جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں جو آئندہ ہوگی اور جسکی پوین گئی کی گئی ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بائبل پر یقین رکھنے والے لاکھوں کرچن اپنے آپ کو اتنی پختگی کے ساتھ داؤدی (Davidians) یعنی ٹیکساس کے قدیم باشندوں کے ساتھ کیوں جوڑتے ہیں۔

13: ڈیمن تھامس کی تصنیف The end of time: feath and fear

with shadows of milenium “پچنگز لکھتا ہے:

”دجال کے واقعہ میں یہ ساری احادیث جن کو امام مسلم وغیرہ نے ذکر کیا ہے دجال کے وجود کے صحیح ہونے پر دلیل ہیں اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ دجال ایک شخص معین ہوگا۔“

دجال کا ذکر قرآن مجید میں:

1: دجال کا فتنہ اتنا زیادہ اہم ہے کہ قرآن مجید میں بھی اس فتنے کا تذکرہ ہے۔ بخاری کی شرح فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”دجال کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے:

”یوم یاتی بعض ایات ربك لا ینفع نفسا ایمانها“

”جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔“

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گے تو ایسے شخص کا ایمان لانا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا، اس کو فائدہ نہ دے گا (وہ تین چیزیں یہ ہیں) دجال، دابة الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔“

یہ صحیح درجہ کی حدیث ہے۔ لہذا اس آیت میں دجال کا بھی ذکر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مذکورہ آیت قرآنیہ کی تفسیر ہے۔

(فتح الباری شرح بخاری، جلد نمبر: 13، صفحہ نمبر: 92)

2: ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ہے:

”اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ”لیندر باسا شدیداً“ (تا کہ ان کو سختی سے عذاب سے ڈرائے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ باس کو شدت کے ساتھ اور اپنی جانب سے فرار دیا ہے۔ لہذا اس کے رب ہونے کا دعویٰ کرنے اور اس کے فتنے اور قوت کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہے کہ اس آیت سے مراد دجال ہو۔“

رجال کے خروج سے پہلے:

1: حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا بیان فرمایا۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس سے پہلے تین سال ہوں گے۔ (جن کی تفصیل یہ ہے کہ) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین میں اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی۔ لہذا گھر والے اور باہر والے مویشی سب مرجائیں گے۔“

(المعجم الکبیر: حدیث نمبر ۴۰۶)

مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی۔ مسند الحق ابن راہویہ کی روایت میں ہے:

”تَرَى السَّمَاءَ تُمْطِرُ وَهِيَ لَا تُمْطِرُ وَتَرَى الْأَرْضَ تَنْبِتُ وَهِيَ لَا تَنْبِتُ“

”تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بارش نہیں برسا رہا ہوگا اور تم زمین کو پیداوار اُگاتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اُگا رہی ہوگی۔“

اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بارش بھی برسے اور زمین پیداوار بھی اُگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں۔ جدید دور میں اس کی بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں، عالم زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیسیاں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اس کے اثرات اب ہمارے ملک تک پہنچ چکے ہیں۔

2: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”خروج دجال سے پہلے چند سال بڑے دھوکے والے ہوں گے، اُس میں سچا آدمی جھوٹ بولے گا اور جھوٹا آدمی سچ بولے گا، خائن امین ہو جائے گا امین خائن اور گھر میں رکھے ہوئے جوتے کا تسمہ لوگوں سے بات کرے گا۔“

(الفن النعیم بن حماد رقم الحدیث 1470 رقم المصنف 523 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

3: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے بارے میں

گفتگو فرمائی۔ حتیٰ کہ اجلاس (ٹاٹ) کے فتنہ کا ذکر فرمایا۔ کسی کہنے والے نے عرض کیا:

”فتنہ اجلاس“ کیا ہے؟“

آپ نے فرمایا:

”وہ بھکڑ اور جنگ ہے۔ اس کے بعد ”سراء“ ہوگا۔ جس کا فساد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ سمجھے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں میرے دوست تو صرف متقی ہیں (اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ ”سید“ کون ہوگا) پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کر لیں گے جو پسلی پر گوشت کی طرح ہوگا۔ پھر کالا فتنہ ہوگا جو کسی کو تھپڑ مارے بغیر نہ رہے گا۔ پھر جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ اور پھیلے گا۔ اس میں آدمی صبح کو مومن شام کو کافر ہوگا۔ لوگ دو خیموں کی طرف لوٹ جائیں گے، ایک خیمہ ایمان کا جس میں نفاق نہیں، دوسرا خیمہ نفاق کا جس میں ایمان نہیں تو جب یہ ہو جائے تو اس دن یا اس کے اگلے دن دجال کے خروج کا انتظار کرو۔“

(المستدرک علی المحسن، رقم الحدیث 8440 رقم الصنف 513 الجزء الرابع، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (سنن ابی داؤد باب ذکر الفتن ودلائل کھارقم الحدیث 4240 رقم الصنف 194 الجزء الرابع، مطبوعہ دارالفکر بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث 6166 رقم الصنف 133 الجزء الثانی، مطبوعہ موسۃ قرطبہ، مصر) (حلیۃ الاولیاء رقم الصنف 158 الجزء الخامس، مطبوعہ دارالکتب العربیۃ بیروت) (تہذیب الکمال، رقم الحدیث 4579 رقم الصنف 1526 الجزء 22 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (موضع ادھام الجمع والطریق، رقم الصنف 1400 الجزء الثانی، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

4: ”عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِي الْحَظِيمِ مَعَ حُدَيْفَةَ فَلَمَّا كَرَّ حَدِيثًا ثَلَاثًا قَالَ لَتُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً وَلَيَكُونَنَّ أَيْمَتُهُ مُظْلَمُونَ وَلَيَخْرُجَنَّ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الدَّجَالُ الثَّلَاثَةُ فَلَسْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَدْ سَمِعْتُ هَذَا الَّذِي تَقُولُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودِيَّةٍ أَصْبَهَانَ“

(مستدرک، ج: ۴، ص: ۵۷۳)

”حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”میں حطیم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے حدیث ذکر کی پھر فرمایا: ”اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہوں گے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا: ”اے ابو عبداللہ (حذیفہ) آپ یہ جو کہہ رہے ہیں؟ کیا آپ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”جی ہاں! میں نے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نامی بستی سے ظاہر ہوگا۔“

یہ روایت کافی طویل ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے: ”تین چغیں ہونگی جس کو اہل مشرق و اہل مغرب سنیں گے۔ (اے عبداللہ!) جب تم دجال کی خبر سنو تو بھاگ جانا۔“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا: ”اپنے پیچھے والوں (اہل و عیال) کی حفاظت کس طرح کروں گا؟“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ان کو حکم کرنا کہ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں۔“ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”میں نے پوچھا کہ اگر وہ (گھروالے) یہ سب کچھ چھوڑ کر نہ جاسکیں؟“ فرمایا: ”ان کو حکم کرنا کہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہیں۔“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”میں نے کہا کہ اگر وہ یہ (بھی) نہ کر سکیں تو پھر؟“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے ابن عمر! وہ خوف، فتنہ، فساد اور لوٹ مار کا زمانہ ہے۔“ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”میں نے پوچھا کہ اے عبداللہ (حذیفہ) کیا اس فتنہ و فساد سے کوئی نجات ہے؟“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیوں نہیں، کوئی ایسا فتنہ و فساد نہیں جس سے نجات نہ ہو۔“

5: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔“

ہو۔ کتنے ہی کج ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کی ”انصاف پسند“ میڈیا نے اپنی لفاظی اور فریب کی اتنی تھیں جمادی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی کوئی اس کو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کر سکتا۔

مذکورہ حدیث میں خداعہ کا لفظ ہے، اس کے معنی کم بارش کے بھی ہیں۔ چنانچہ شرح ابن ماجہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے:

”ان سالوں میں بارشیں بہت ہوں گی لیکن پیداوار کم ہوگی۔ تو یہی ان سالوں میں دھوکہ ہے۔“

8: حضرت عمیر ابن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا صَارَ النَّاسُ فِي فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطُ أَيْمَانٍ لَا يَفَاقُ فِيهِ فُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَالَ مِنْ يَوْمِهِ
(ابوداؤد، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۹۴) (متدرک، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۵۱۳)

”جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک اہل ایمان کا خیمہ ہوگا جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا کاخیمہ جن میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں (اہل ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔“

9: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”زوراء میں جنگ ہوگی۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا:

”یا رسول اللہ! زوراء کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مشرق کی جانب ایک شہر ہے جو نہروں کے درمیان ہے۔ وہاں عذاب مسلط کیا جائے گا اسلحہ کا (مراد جنگیں ہیں) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ جب سوڈان والے

لکھیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئے گا یہاں تک کہ وہ دمشق آئے گا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ میں بیعت نہ کریں۔ سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جس کے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کئے جائیں گے۔ اس کے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اس کو لوٹائیں گے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جس کو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا۔ چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑالے گا اور سفیانی کی فوج کو قتل کرے گا۔ سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا۔ اس کے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا: ”اے جبرائیل! ان کو عذاب دو۔“ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا سوائے دو آدمیوں کے، ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں۔ اس کے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو۔ وہ (رومی سردار) ان کو سفیانی کے پاس بھیج دے گا لہذا سفیانی ان کو دمشق کے دروازے پر پھانسی دے دے گا۔ جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اس کی ران کے پاس آئے گی اور اس پر بیٹھ جائے گی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا: ”تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔“ اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دے گا اور ہر اس شخص کو قتل کر دے گا جو اس بات میں اس سے اختلاف کرے گا۔ (یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوں گے۔) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور ان کے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کر دیا ہے اور تمہارے اوپر محمد کی امت کے بہترین شخص کو امیر

مقرر کیا ہے۔ لہذا مکہ پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبد اللہ ہے۔“

اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

”یا رسول اللہ! ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا، اسکے جسم پر دو قبطوانی چادریں ہوں گی اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا، اس کے داہنے گال پر کالاتل ہوگا اور وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے) اور مشرق سے قبائل آئیں گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر شام کی طرف کوچ کریں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ہر اول دستہ پر مامور ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہوں گے۔ زمین و آسمان والے چہند و پرند اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائے گی، نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دگنی کر دے گی اور خزانے نکال دے گی۔ چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں۔ (اس کے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کریں گے۔ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا خواہ اونٹ کی ٹکیل ہی کیوں نہ ملے۔“

میں نے دریافت کیا:

”یا رسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

”اے حذیفہ! اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہوں گے۔ ان کا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہوں گے اور دمشق پہنچیں گے۔ پھر اللہ ان کی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا۔ یہ

ہرقل (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا۔ اس کا نام ”طبارہ“ ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا، سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دیں گے۔) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے۔ اس کے بعد تم سرسبز سرسبز مروجہ میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا: ”صلیب غالب آئی ہے۔ (یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)“ (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اور کہے گا: ”اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔“ اس وقت رومی دھوکہ کریں گے اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائے گی ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی 80 جھنڈوں کا ذکر ہے) دونوں روایات میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہوں گے۔ (ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ اٹھا کیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے۔ حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: ”سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔“ اب تمہارے امام مسلمانوں کو لے کر دمشق سے کوچ کریں گے اور اٹھا کیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جس کے ستر امیر (کمانڈر) ہیں ان کی روشنی آسمان تک جاتی ہے۔ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہوں گے۔ لوہالوہے سے ٹکرائے گا یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی سیخ سے مارے گا اور اس کو پھاڑ دے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔ تم ان کا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے مارے گا اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب

لگائے گا اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائے گا۔ چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس دن سخت جنگ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا۔ چنانچہ ان (کافروں) میں سے نو لاکھ نناوے ہزار قتل ہو جائیں گے اور باقی کمان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا: ”اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں۔“ اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے اور وہ فخر ہوں گے جن پر روانہ ہوں گے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر اپنی بندگواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے: ”ہم اللہ کے سچے بندے ہیں۔ نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں“ (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں)۔“ یہاں تک کہ عقیقہ اٹھا کیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا)۔ اور وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے۔ چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ تم قدم بقدیم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوں گے اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزر دو گے اور تکبیر کہو گے تو اس کی دیوار گر جائے گی۔ چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جس کے نتیجے میں اس کی دیوار گر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور جہاں کرے گا پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے اور تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے تم دارالبلاط (White House) میں قیام کرو گے۔“ (حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں امریکہ بھی مسلمانوں کے قبضے

میں آجائے گا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ وائٹ ہاؤس میں قیام فرمائیں گے۔
پوچھا گیا:

”یا رسول اللہ! یہ دارالبلاط کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بادشاہ کا محل۔“ اس کے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جس کو ”قد مار یہ“ کہا جاتا ہے تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے لہذا تم واپس آؤ گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے پھر تم ایک شہر جس کا نام ”عکا“ Akko (یہ حیفاء کے قریب اسرائیل کا ساحلی شہر ہے۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 10) ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے (اس کے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہوں گی۔ اس دن تمہارے چار لشکر ہوں گے ایک مشرق والوں کا، دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا، تیسرا شام والوں کا اور چوتھا اہل حجاز کا۔ (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کے کینہ اور بغض و عداوت کو ختم کر دیگا۔ چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ”عکا“ سے ”روم“ کی طرف چلو گے۔ ہوا تمہارے اس طرح تالچ کر دی جائے گی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی۔ (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالباً یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا) تمہارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: ”تمہارا امیر کہاں ہے؟“ اسکو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ وہ راہب ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت و جہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائے گا۔ (امیر المومنین کے جواب میں کر) وہ راہب کہے گا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا مسلمانوں کا دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ اللہ اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔“ وہ

(راہب مرید) سوال کرے گا: ”کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟“ وہ (امیر المومنین) جواب دیں گے: ”ہاں۔“ یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائے گا۔ اسکے بعد کہے گا: ”اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اور یہی موسیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا۔ نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہے کہ وہ نبی سرخ اونٹنی والے ہوں گے اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو۔ سو مجھے اجازت دو کہ میں ان اپنے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو اسلام کی دعوت دوں اس لئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔“ چنانچہ یہ راہب جائے گا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زوردار آواز لگائے گا: ”اے روم والو! تمہارے پاس اسمعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جن کا ذکر توریت و انجیل میں موجود ہے ان کا نبی سرخ اونٹنی والا تھا لہذا ان کی دعوت پر لبیک کہو اور ان کی اطاعت کرلو۔“ (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔ اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائے گی پھر امیر المومنین کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: ”لوگو! راہب کو شہید کر دیا گیا ہے۔“ وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دے گا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائے گی اور باقی اس کو شہید کر دیں گے پھر امیر المومنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے جس کے نتیجہ میں شہر کی دیوار گر جائے گی۔ اس شہر کا نام روم اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا اتار ہوتا ہے (جب دیوار گر جائے گی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے۔ اس تابوت میں سیکنہ (the Covenant Ark of) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا، موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی، سلیمان علیہ السلام ایک منبر ہوگا اور ”من“ کی دو بوریاں ہوں گے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلوئی کے ساتھ اترتا تھا) اور یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔“

میں نے دریافت کیا:

”یا رسول اللہ! یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور

فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور ان کو بخت نصر

سے نجات دلائے۔ چنانچہ اس نے ان کو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لا کر آباد کیا۔ اس طرح وہ

بیت المقدس میں چالیس سال تک اس کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے۔ اس کے بعد وہ

دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وان عدتم عدنا“ ”اے بنی

اسرائیل! اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔“ سو انہوں نے

دوبارہ گناہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ ٹیٹس (Titus) کو مسلط کر دیا جس نے ان کو

قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے

گیا۔ اس طرح مسلمان وہی خزانے نکال لیں گے اور اس کو بیت المقدس میں واپس لے آئیں

گے۔ اس کے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور ”قاطع“ نامی شہر پہنچیں گے۔ یہ شہر اس سمندر کے

کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔“

کسی نے پوچھا:

”یا رسول اللہ! اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے اور یہ جو سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے ان کو

انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ سمندروں میں گہرائیاں اور موجیں ہوتی ہیں

چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں۔“

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

”اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، تو ریت میں اس شہر کی تفصیل یہ

ہے اس کی لمبائی ہزار میل اور انجیل میں اس کا نام ”فرع“ یا ”قرع“ ہے اور اس کی لمبائی (انجیل

کے مطابق) ہزار میل اور چڑاکی پانچ سو میل ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس کے تین سو ساٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے، مسلمان وہاں چار بجیریں لگائیں گے تو اس کی دیوار گر جائے گی، اس طرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنالیں گے۔ پھر تم وہاں سات سال رہو گے، پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہے ہی نہیں (جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دی گی ہو) وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اس کی جانب سے تین زوردار جینیں ہوں گی جس کو مشرق مغرب والے سب سنیں گے۔ وہ دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آ جائیں گے۔ ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہوں گے جن کے جسموں پر تھانی چادریں ہوں گی (تھانی بھی طیلان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہوں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے جسم پر دو کپڑے ہوں گے، ان کے بال اتنے چمک دار ہوں گے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ اگر میں ان کے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے ملوں گا؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے ابو ہریرہ ان کی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دیں گے۔ اب امیر المؤمنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھیے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے تو وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھائیے)

اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ امت کا میاب ہوگئی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔“
پھر فرمایا:

”دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ برس تو وہ برس پڑے گا زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس ٹرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہو سکتا ہے) ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔ جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی تالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی ہے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: ”کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھا دوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟“ وہ (دیہاتی) کہے گا: ”کیوں نہیں۔“ اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا: ”اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کر دو۔“ چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: ”اے بیٹے! اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔“ وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔“
(السنن الوارود فی المغن، جلد نمبر: 5، صفحہ نمبر: 110)

☆: پہلے لد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے۔ نقشہ کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس حدیث میں زوراء میں جنگ ہونے کا بیان ہے لغت میں زوراء بغداد کو کہا گیا ہے یہ نہروں (دجلہ و فرات) کے درمیان واقع ہے۔ تاریخی اعتبار سے دو شہروں کے درمیان کا علاقہ وہ تمام علاقہ ہے جو اس وقت ترکی سے لے کر شام ہوتا ہے مصر تک جاتا ہے یعنی فرات اور دجلہ کے درمیان کا مکمل علاقہ جس کو انگلش میں میسوپوٹامیا (Mesopotamia) کہتے ہیں۔ دریائے دجلہ و فرات کا زیادہ حصہ عراق سے ہی گزرتا ہے۔

حضرت مہدی کو جنگ اعماق کے موقع پر تین جنگوں سے مدد آئے گی۔ شام سے، مشرق سے، خراسان اور یمن سے، حالانکہ ان کے علاوہ بھی کتنے مسلم ممالک ہیں لیکن آپ غور کریں حضرت مہدی کو مدد انہی جگہوں سے آرہی ہے جہاں اس وقت بھی مجاہدین اللہ کے راستے میں جہاد میں مصروف ہیں۔

اس روایت میں رومیوں سے صلح ٹوٹنے کے بعد عقی میں جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اعماق ہی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کافروں پر ان خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائے گا جو ساحل فرات پر ہوں گی آپ اگر نقشے میں دیکھیں تو اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل بھی بحیرہ اسد بنتا ہے اور یہاں سے اعماق کا فاصلہ کمبھر 75 کلومیٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خراسان سے آنے والی کمانوں سے مراد توپ یا مارٹر ہو سکتی ہے اور یہ وہی خراسان کا لشکر ہوگا جس کے بارے میں فرات کے کنارے جنگ کرنے کا ذکر ہے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فتح روم کے لئے بحری جہاد بھی کیا جائے گا۔

دجال کی آمد کا انکار:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

”إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَكْذِبُونَ بِالرَّجْمِ وَيَكْذِبُونَ بِالْجَالِ وَيَكْذِبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَيَكْذِبُونَ بِالشَّفَاعَةِ وَيَكْذِبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ“

(فتح الباری علی البخاری، جلد نمبر ۱۱، صفحہ نمبر ۶۲۳)

”اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو رجم (سنگسار) کا انکار کریں گے، دجال (کی آمد) کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کریں گے اور لوگوں (گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔“

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
”دجال وہیں سے نکلے گا۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37499، رقم المصنف 494، الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشیدیہ ریاض)

عراق سے مراد سرزمین فارس ہے جس میں آج عراق، ایران، آذربائیجان اور بلوچستان کے بعض علاقے مثلاً مکران وغیرہ شامل تھے۔ اُس وقت کا خراسان آج کے افغانستان و ایران اور بلوچستان کے بعض حصوں پر مشتمل ہے۔

3: حضرت یثیم بن اسود فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس وقت وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کیا تم اس علاقہ کو پہنچاتے ہو جو تمہاری طرف ہے؟ وہ بہت تمکین اور دلدلی زمین ہے جس پر کائی کی طرح کی کوئی چیز جمی ہوئی ہے اس علاقے کا نام کوئی ہے؟ میں نے کہا: ”ہاں پہچانتا ہوں۔“ انہوں نے فرمایا: ”دجال وہیں سے نکلے گا۔“

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1504، رقم المصنف 532، الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

4: ”عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
يَتَّبِعُ الدَّجَالُ يَسْبَحُونَ أَلْفًا مِنْ يَهُودٍ أَصْبَهَانَ عَلَيْهِمُ الطَّلِبُ السَّيِّئُ“

(صحیح مسلم، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۲۲۶۶)

”حضرت اسحاق ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس ابن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہو گئے، جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہو گئے۔“

5: حضرت عمرو بن حیث حضرت ابو بکر صدیق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصہ سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہو گئے اور ان (میں سے ایک گروہ

کے) لوگوں کے چہرے تہہ بہ تہہ پھولی ہوئی ڈھال کو مانند ہونگے۔“

(السنن الترمذی، جلد نمبر ۲) (مسند احمد، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر: ۷) (ابن ماجہ، جلد نمبر: ۲، صفحہ نمبر: ۱۳۵۳)

(مسند ابی یعلیٰ، جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۳۸)

دجال کے ساتھ ایک گروہ ایسا ہوگا جن کے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے۔ کیا واقع ان کے چہرے ایسے ہونگے یا پھر انھوں نے اپنے چہروں پر کوئی ایسی چیز پہن رکھی ہوگی جس سے وہ اس طرح نظر آ رہے ہونگے؟

اس حدیث میں خراسان کو دجال کے نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے، دجال کا خروج پہلی روایت میں اصفہان اور اس روایت میں خراسان سے بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اصفہان اور ایران ایک صوبہ ہے اور ایران بھی پہلے خراسان میں شامل تھا۔

خراسان کے بارے میں اس لشکر کا بیان گزر چکا ہے جو امام مہدی کی حمایت کے لئے آئے گا۔ لہذا حضرت مہدی کے لشکر کے آثار اگر ہم پورے خراسان میں تلاش کریں تو وہ افغانستان کے اس خطہ میں نظر آتے ہیں جہاں اس وقت پختون آبادی زیادہ ہے۔ یہاں دجال کے نکلنے کا مقام اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ بتایا گیا ہے۔ تخت نصر نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہو گئے تھے، چنانچہ اس علاقہ کا نام یہودیہ پڑ گیا۔ یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ ان کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگا یا جاسکتا ہے جس میں ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار اصفہانی یہودی ہونگے۔ پرنس کریم آغا خان فیملی کا تعلق بھی اصفہان سے ہے اور اس خاندان نے برصغیر میں جو خدمات اپنی قوم کے لئے انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ اس پائے کی ہیں کہ اگر اس دور میں دجال آجائے تو یہ خاندان دجال کے بہت قریبی لوگوں میں شامل ہوگا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اصفہانی یہودی ہیں اور اس وقت عالم اسلام کے معاملات میں بہت اثر و رسوخ رکھتی ہیں۔

آنکھ سے کانٹا:

1: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک روز لوگوں میں دجال کا ذکر کیا اور فرمایا:

”اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال کانا ہوگا۔ اس کی دائیں طرف کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔“

(صحیح بخاری، باب ذکر الدجال رقم الحدیث 6709، رقم الصفحة 2606 الجزء السادس مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامة بیروت) (صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وما معہ، رقم الحدیث 169، رقم الصفحة 2247 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (مسند ابی حوانہ، رقم الصفحة 148 الجزء الاول مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37456، رقم الصفحة 488 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشید، ریاض) (مسند احمد، رقم الحدیث 4948، رقم الصفحة 37 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ قرطبیہ مصر) (السنۃ لعبد اللہ بن احمد، رقم الحدیث 1000، رقم الصفحة 446 الجزء الثانی مطبوعہ دار ابن القیم، الدمام)

2: ”دجال کی آنکھیں سبز اور کچے کی طرح چمکدار ہوں گی۔“

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6795، رقم الصفحة 206 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (الاحادیث المختارۃ، رقم الحدیث 1203، رقم الصفحة 406 الجزء الثالث، مطبوعہ مکتبۃ النصحۃ الحدیث، مکۃ المکرمۃ) (مسند احمد، رقم الحدیث 21184، رقم الصفحة 124 الجزء الخامس مطبوعہ موسۃ قرطبیہ مصر) (الفردوس بما ثور الخطاب، رقم الحدیث 3135، رقم الصفحة 237 الجزء الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (التاریخ الکبیر، رقم الحدیث 1615، رقم الصفحة 39 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر بیروت) (طبقات المحمّدین، رقم الحدیث 45، رقم الصفحة 374 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت)

3: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔“

(صحیح بخاری، باب ذکر الدجال، رقم الحدیث 6712، رقم الصفحة 2608، مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامة بیروت) (صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفۃ وما معہ، رقم الحدیث 2933، رقم الصفحة 2248، مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامة بیروت)

4 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

4: حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

”میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی ڈھیر ساری باتیں بتائی ہیں کہ تمہاری عقل میں نہ سامنے کا خدشہ لاحق ہونے لگا ہے۔ بیشک: جال پستہ قد، ٹیڑھی ٹانگوں والا، گھنگھریالے بالوں والا، کانا اور برابر آنکھوں والا ہوگا۔ نہ اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں گی اور نہ اندر دھنسی ہوئی ہوں گی۔ اگر تمہیں ان باتوں میں شک رہے تو خوب یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔“

(سنن ابوداؤد باب خروج الدجال رقم الحدیث 4320 رقم الصفحة 115 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر بیروت) (الاحادیث الثمانيہ رقم الحدیث 320 رقم الصفحة 264 الجزء الثاني مطبوعہ مکتبۃ المنہجۃ الحدیثۃ مکتبۃ المکرمۃ) (مجمع الزوائد رقم الصفحة 348 الجزء السابع مطبوعہ دار الریال للتراث قاہرہ) (مسند الزائر رقم الحدیث 2681 رقم الصفحة 129 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ) (مسند احمد رقم الحدیث 22816 رقم الصفحة 324 الجزء الخامس مطبوعہ موسۃ قرطبہ مصر) (السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث 428 رقم الصفحة 186 الجزء الاول مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1454 رقم الصفحة 519 الجزء الثاني مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ) (حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث 157 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت) (السنن الکبریٰ رقم الحدیث 7764 رقم الصفحة 419 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)۔

5: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرًا مَعَهَا لَا عَوْرَ الْكَذِبِ إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَانُ رَبِّكُمْ لَيْسَ

بِعَوْرٍ وَأَنْ يَنْ عَمَلِهِ مَكْرُوبٌ كَفَرٌ“ (بخاری شریف: ۶۵۹۸)

”کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا گیا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ

ڈرایا ہو۔ سنو! بیشک وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے اور اس کی

دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔“

(مسند اسحاق ابن راہویہ، جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۱۶۹)

6: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”اعورُ العینِ الیمنیٰ کأنہا عینتہ طافیتہ“

(اصح البخاری: حدیث نمبر: ۶۵۹۰)

”(دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی گویا
 پچکا ہوا انگور۔“

7: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”الدجالُ اعورُ العینِ الیسریٰ جُفالُ الشعرِ معہُ جنتٌ و نارٌ فَنارُہُ جنتہُ
 وَجنتہُ ناراً“

(اصح المسلم: صفحہ نمبر: ۲۲۸)

”دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے اور بکھرے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور
 آگ ہوگی، بس اس کی آگ (درحقیقت) جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔“
 دجال کے بالوں کے بارے میں فتح الباری میں ہے:
 ”کان راسہ اغصان شجرة“

”بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی
 درخت کی شاخیں ہوں۔“

8: مسلم کی دوسری روایت ہے کہ دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی (جیسے کسی چیز پر
 ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانہ ہوگا (پھلی ہوگی) اس کی آنکھوں
 کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ ہر مومن خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھا اس کو پڑھ لے گا۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، جلد سوئم، حدیث نمبر: ۵۲۳۷)

9: حضرت ابوالقاسم بابلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
 خطبہ دیا اور اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب سے اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو پیدا کیا ہے اس وقت سے اب تک دجال کے فتنے
 سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے خوف

دلاتے رہے ہیں۔ اب میں چونکہ تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو اس لئے دجال تم ہی لوگوں میں نکلے گا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا لیکن وہ میرے بعد ظاہر ہوگا اس لئے ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے۔ اللہ تعالیٰ میری جانب سے اس کا محافظ ہو۔ سنو! دجال شام و عراق کے درمیان خلیہ نامی جگہ سے نکلے گا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلانے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی وہ حالت بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بیان کی پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) کہے گا میں خدا ہوں (نعوذ باللہ) حالانکہ تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے (تو پھر دجال کیسے خدا ہوا؟) اس کے علاوہ وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب کانا بھی نہیں، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن خواہ عالم ہو یا جاہل پڑھ سکے گا۔ اس کے ساتھ دوزخ اور جنت بھی ہوگی لیکن حقیقت میں جنت دوزخ ہوگی اور دوزخ جنت ہوگی تو جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے اسے چاہئے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے (اس کی برکت سے) وہ دوزخ اس کے لئے ایسا ہی باغ ہو جائے گی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا: ”اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تو مجھے خدا“؟“ وہ کہے گا: ”ہاں۔“ تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں نمودار ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ ایک شخص کو قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا ”دیکھو میں اس شخص کو اب دوبارہ زندہ کرتا ہوں کیا کوئی پھر بھی میرے علاوہ کسی اور کو رب مانے گا؟“ خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا: ”تیرا رب کون ہے؟“ وہ کہے گا ”میرا رب اللہ ہے اور تو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو تیرے دجال ہونے کا مجھے کامل یقین ہو گیا۔ دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسوانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوئیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا“ سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے نگلی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ

پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔“

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! اس روزِ عرب جو بہادری اور شوقِ شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔ ایک روز ان کا امام (امام مہدی) لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے یہ حق تمہارا ہی ہے اس لیے کہ تمہارے لیے ہی تکبیر کہی گئی ہے لہذا تم ہی نماز پڑھاؤ۔ وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے: ”دروازہ کھول دو۔“ اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کیے ہوگا۔ ہر یہودی کے پاس ایک تلواریں مع ساز و سامان اور ایک چادر ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی نمک میں پگھلتا ہے اور آپ کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں گے: ”تجھے میرے ہی ہاتھ سے چوٹ کھا کر مرنا ہے تو پھر اب بھاگ کر کہاں جائے گا۔؟“ آخر کار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جس کے پیچھے یہودی چھپے اور وہ مسلمانوں کو اس کے بارے میں نہ بتائے۔ چاہے وہ شجر ہو یا حجر یا کوئی جانور ہر شے کہے گی: ”اے اللہ کے بندے! اے مسلم! یہ دیکھ یہ رہا یہودی یہ میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آکر قتل کر۔“ سوائے غرقہ درخت کے کہ وہ انہی میں سے ہے اس لئے وہ نہیں بتائے گا۔“

☆: غرقہ کی مختلف اقسام کی تصاویر کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 6۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”دجال چالیس برس تک رہے گا۔ جس میں سے ایک برس چھ ماہ کے برابر، ایک برس ایک مہینہ کے برابر، ایک برس ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ایسے گزر جائیں گے جیسے ہوا میں چنکاڑی اڑ جاتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص مدینہ منورہ کے ایک دروازہ پر ہوگا تو اسے دوسرے دروازے پر پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔“

لوگوں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس طرح بڑے دنوں میں حساب کر کے پڑھتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی

حساب کر کے پڑھنا۔“

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت ایک حاکم عادل کی طرح احکام جاری فرمائیں گے۔

صلیب (عیسائیوں کا مذہبی نشان) توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، صدقہ لینا معاف کر دیں گے۔ اس دور میں نہ بکری پر زکوٰۃ ہوگی نہ اونٹ پر۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ و حسد اور بغض بالکل اٹھ جائے گا۔ ہر قسم کے زہریلے جانوروں کا زہر جاتا رہے گا حتیٰ کہ اگر بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی، بکریوں میں بھیڑ یا اس طرح رہے گا جس طرح محافظ کتا بکریوں میں رہتا ہے۔ تمام زمین صلح اور انصاف سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ تمام لوگوں کا ایک کلمہ ہوگا، دنیا سے لڑائی اٹھ جائے گی، قریش کی سلطنت جاتی رہے گی، زمین چاندی کی ایک طشتی کی طرح ہوگی اور اپنے میوے ایسے اگائے گی جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں اگایا کرتی تھی۔ اگر انگور کے ایک خوشے پر ایک جماعت جمع ہو جائے گی تو سب شکم سیر ہو جائیں گے، ایک انار بہت

سے آدمی پیٹ بھر کر کھالیں گے، بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند درہموں میں ملیں گے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کیوں ستے ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”چونکہ جنگ وغیرہ ہوگی نہیں اس لیے گھوڑے کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔“

انہوں نے عرض کیا:

”بیل کیوں مہنگا ہوگا؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمام زمین میں کھیتی ہوگی کہیں بنجر زمین میں نہ ہوگی۔ دجال کے ظہور سے پہلے تین سال

تک قحط ہوگا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو تھائی بارش روکنے اور دو تھائی پیداوار روکنے کا حکم دے گا

، تیسرے سال اسے حکم ہوگا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ برسائے نہ زمین کچھ اُگائے، پھر

ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ تمام چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔“

صحابہ نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! پھر لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مومنین کے لئے تسبیح و تہلیل اور تکبیر ہی غذا کا کام دے گی۔ کسی مومن کو کھانے کی ضرورت

نہ ہوگی۔“

(سنن ابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یاجوج و ماجوج، رقم الحدیث 4077 رقم

الصفیہ 1359 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر بیروت) (مسند رویانی رقم الحدیث 1239 رقم الصفیہ

295 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ قرطبہ قاہرہ) (مسند الشامیہ رقم الحدیث 861 رقم الصفیہ 28 الجزء الثانی

مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (الاحاد والثنائی، رقم الحدیث 1249 رقم الصفیہ 447 الجزء الثانی

مطبوعہ دار الریاء ریاض) (المجموع الکبیر، رقم الحدیث 7644 رقم الصفیہ 146 الجزء الثامن مطبوعہ مکتبۃ

العلوم والحکم موصل) (السنۃ لابن ابی عاصم، رقم الحدیث 391 رقم الصفیہ 171 الجزء الاول مطبوعہ المکتب

الاسلامی بیروت) (فضائل بیت المقدس، باب مقام المسلمین بیت المقدس وقت خروج الدجال وحصارہ
لہم بها، رقم الحدیث 37 رقم الصفحة 164 الجزء الاول مطبوعة دار الفکر، سوریه)

10: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے، اس کے ساتھ
جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔“

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفته ومامعہ، رقم الحدیث 2934 رقم الصفحة 2248 الجزء الرابع
مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج
یا جوج وما جوج، رقم الحدیث 4071 رقم الصفحة 1353 الجزء الثاني مطبوعة دار الفکر، بیروت) (مسند احمد، رقم
الحدیث 23298 رقم الصفحة 383 الجزء الخامس مطبوعة موسسة قرطبة، مصر) (الایمان لابن مندہ، رقم
الحدیث 1038 رقم الصفحة 942 الجزء الثاني مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (الفتن لتیم بن حماد، رقم
الحدیث 1532 رقم الصفحة 547 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة)

11: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے، اس کے ساتھ
جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔“

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفته ومامعہ، رقم الحدیث 2934 رقم الصفحة 2248 الجزء الرابع
مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج
یا جوج وما جوج، رقم الحدیث 4071 رقم الصفحة 1353 الجزء الثاني مطبوعة دار الفکر، بیروت) (مسند احمد، رقم
الحدیث 23298 رقم الصفحة 383 الجزء الخامس مطبوعة موسسة قرطبة، مصر) (الایمان لابن مندہ، رقم
الحدیث 1038 رقم الصفحة 942 الجزء الثاني مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (الفتن لتیم بن حماد، رقم
الحدیث 1532 رقم الصفحة 547 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة)

12: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ کانا ہے، شریف اور خوبصورت لگتا ہوگا، صاف رنگ والا
ہوگا، اس کا سر گویا کہ سانپ کی طرح ہوگا، شکل و صورت میں عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت رکھتا

ہوگا۔ مگر تم لوگ یاد رکھو! بیشک تمہارا رب کا نا نہیں ہے۔“

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6796، رقم الصفحہ 207، الجزء الخامس عشر، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت)
(مجمع الزوائد باب ما جاء فی الدجال، رقم الصفحہ 337، الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث، القاہرہ)
(موارد النظم، رقم الحدیث 1900، رقم الصفحہ 468، الجزء الاول، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)
(مسند احمد، رقم الحدیث 2148، رقم الصفحہ 240، الجزء الاول مطبوعہ موسۃ قرطبیۃ، مصر) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 11711، رقم الصفحہ 273، الجزء الاحادی عشر، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل) (النسۃ لعبد اللہ بن احمد، رقم الحدیث 1003، رقم الصفحہ 447، الجزء الثانی، مطبوعہ دار ابن القیم، الدمام)

13: ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دجال کو شریفوں جیسے حلیہ میں دیکھا ہے۔ موٹا اور بڑے ڈول والا گویا کہ اس کے بال درخت کی شاخیں ہیں، کانا ہے گویا اس کی آنکھیں صبح کا ستارہ ہے۔ عبدالعزیٰ بن قطن جو کہ خزاعہ کے ایک شخص ہیں سے مشابہ ہے۔

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6796، رقم الصفحہ 207، الجزء الخامس عشر، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت)
(مجمع الزوائد باب ما جاء فی الدجال، رقم الصفحہ 337، الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث، القاہرہ)
(موارد النظم، رقم الحدیث 1900، رقم الصفحہ 468، الجزء الاول، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)
(مسند احمد، رقم الحدیث 2148، رقم الصفحہ 240، الجزء الاول مطبوعہ موسۃ قرطبیۃ، مصر) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 11711، رقم الصفحہ 273، الجزء الاحادی عشر، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل) (النسۃ لعبد اللہ بن احمد، رقم الحدیث 1003، رقم الصفحہ 447، الجزء الثانی، مطبوعہ دار ابن القیم، الدمام)

14: دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ اس بارے میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں۔ بائیں آنکھ ممسوح اور بے نور بجھی ہوئی اور دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرماتے ہیں:

”دجال کی دائیں آنکھ باہر کو نکلی ہوئی ہوگی۔“

(فتح الباری، جلد نمبر: ۱۳، صفحہ نمبر: ۳۲۵)

15: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الدجال عینہ خضعاء کالز جاجۃ“

(مسند احمد: حدیث نمبر: 21184) (صحیح ابن حبان: حدیث نمبر: 6795)

”دجال کی آنکھ شیشے کے مانند سبز ہوگی۔“

☆: موجودہ دور میں مختلف بڑی کمپنیوں کے نشانات (Logos) میں آپ کو ایک آنکھ کا رنگ سبز دکھایا جاتا ہے، جیسے سبز شیشہ۔ کیا یہ محض اتفاق ہے کہ یہ کمپنیاں ایک عیب دار آنکھ کو اپنی کمپنی کا نشان بناتی ہیں یا ابھی سے دنیا والوں کو اس عیب دار آنکھ سے مانوس کیا جا رہا ہے۔ نیز سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے کا محاورہ بھی تقریباً ہر زبان میں موجود ہے، جو کہ سب کو برابر حقوق دینے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مشہور ترین ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ایک آنکھ والے نشانات (Logos) کتاب کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ ان کو دیکھئے اور اندازہ لگائیے کہ ایک عیب دار آنکھ سے مانوس کرنے کی کتنی کوشش کی جا رہی ہے۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 11۔

16: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا تو میں نے کہا:

”یا رسول اللہ! دجال یاد آ گیا تھا۔!“

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا تو پھر بھی تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ وہ اصفہان کے ایک مقام یہودیہ سے نکلے گا۔“

(مسند امام احمد، جلد نمبر: ۶، صفحہ نمبر: ۱۷۵)

پیشانی پر کافر:

1: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”دجال کی دونوں کلائیوں پر بہت زیادہ بال ہوں گے، اس کی انگلیاں چھوٹی ہوں گی، اس کی گدی اور ایک آنکھ نہ ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔“

(الفتن لنعم بن حماد خروج الدجال وسيرته وما يجري على يده من الفساد رقم الحديث 1519 رقم
الصحیح 1539 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

2: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”دجال کے پاس جو کچھ ہوگا میں اس کو دجال سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس دو بہتی
ہوئی نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ، لہذا
اگر کوئی شخص اس کو پالے تو وہ اس نہر کے پاس جائے جو آگ نظر آرہی ہو اور آنکھیں بند کر لے
، پھر سر کو نیچے کر کے اس سے پی لے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ بیشک دجال کی آنکھ کی جگہ سیاہ ہے جس
پر ناخن کی طرح سخت چیز ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا
اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔“

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفته ومامعہ رقم الحديث 2934 رقم الصحیح 2249 الجزء الرابع
مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت)

3: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
”دجال کی پیشانی پر ”ک ف ز“ لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ جاہل ہو یا پڑھا لکھا دونوں
پڑھ سکیں گے۔“

4: حدیث میں ہے کہ دجال کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ یہاں اس کے حقیقی معنی مراد ہیں، لہذا یہ خیال درست
نہیں کہ اس سے مراد کسی کہنی، ادارے یا قوت کا نام یا کسی ملک کا نشان ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”الصحيح الذي عليه المحققون أن الكتابة المدكورة حقيقة
جعلها الله علامة قاطعة بكذب الدجال“

(شرح مسلم نووی)

”(اس بحث میں) درست بات جس پر محققین کا اتفاق ہے، وہ یہ ہے کہ

(دجال کی پیشانی پر) مذکورہ (لفظ کافر) لکھا ہوا حقیقت میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ

اس کو دجال کے جھوٹ کی ناقابل تردید علامت بنایا ہے۔“

اس لکھے ہوئے لفظ کافر کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ پھر سوال یہ ہے کہ جب ہر ایک پڑھ لے گا

تو اس کے فتنے میں کوئی کس طرح مبتلا ہو سکتا ہے؟ اس کا ایک جواب تو حدیث ہے کہ بہت سے لوگ اس کو پہچاننے کے باوجود بھی اپنے گھر بار اور مالی فائدہ کے لئے اس کے ساتھ ہونگے۔ دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ پڑھنے اور اس کو سمجھ کر عمل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ آج کتنے ہی مسلمان ہیں جو قرآن کے احکامات کو پڑھتے تو ہیں لیکن عمل سے اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ سودی نظام اللہ سے کھلی جنگ ہے لیکن عملاً اس میں ملوث ہیں۔

دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنے ایمان ڈالرا اور دنیاوی حسن کے بدلے بیچ چکے ہونگے، جنہوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کر لیا ہوگا، جنہوں نے اللہ کے نام پر کٹنے کے بجائے دجال کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہوگا تو وہ اس کا کفر نہیں پڑھ پائیں گے۔ بلکہ اس کو وقت کا مسیحا اور انسانیت کا نجات دہندہ ثابت کر رہے ہوں گے اور اس کے لئے دلائل ڈھونڈ کر لا رہے ہوں گے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو گمراہ کہا جا رہا ہوگا۔ پھر بھی ان کا اپنے بارے میں یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب اس لئے ہوگا کہ ان کی بد اعمالیوں اور شقاوت قلبی کے باعث ان کی ایمانی بصیرت ختم ہو چکی ہوگی۔ چنانچہ شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں:

”فیطهر الله المومن عليها ويخفيها على من اراد شقاوته“

”اللہ تعالیٰ مومن کو اس (لفظ کافر) پر مطلع کر دے گا اور جو شقاوت چاہتا ہو اس پر اس کو مخفی

رکھے گا۔“

جنگ عظیم اور خروج دجال:

1: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینوں میں ہوگا۔“

(سنن الترمذی باب ماجاء فی علامات خروج الدجال علیہ السلام الحدیث 2238 رقم الصلحہ 509 الجزء

الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (المستدرک علی التحسین رقم الحدیث 8313 رقم الصلحہ

473 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (سنن ابی داؤد باب فی تواتر الملاحم رقم

الحديث 613 رقم الصفحة 1131 الجزء السادس مطبوعة دار العاصمة (رياض) (التاريخ الكبير رقم الحديث 3604 رقم الصفحة 431 الجزء 8 مطبوعة دار الفكر بيروت)

4: حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

”بیت المقدس کی آبادی میں یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جھگڑوں کا پیدا ہونا ہے اور جھگڑوں کے پیدا ہونے میں قسطنطینیہ کی فتح ہے اور قسطنطینیہ کی فتح میں ہمال کا ٹکنا ہے۔“

پھر اپنا دست مبارک روایت کرنے والے کی ران یا کندھے پہ مار کر فرمایا:

”یہ (سب کچھ) اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم یہاں بیٹھے ہو۔“

(سنن ابوداؤد کتاب الملاحم باب فی امارات الملاحم رقم الحديث 4294 رقم الصفحة 110 الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر بيروت) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث 37477 رقم الصفحة 491 الجزء

السابع مطبوعة مكتبة الرشد رياض) (مختصر المختصر رقم الصفحة 249 الجزء الاول مطبوعة مكتبة الخامس القاهرة) (مسند احمد رقم الحديث 22076 رقم الصفحة 232 الجزء الخامس مطبوعة موسسة قرطبة مصر)

مسند الشافعی رقم الحديث 190 رقم الصفحة 122 الجزء الاول مطبوعة موسسة الرسالة بيروت) (مسند ابن الجعد رقم الحديث 3405 رقم الصفحة 489 رقم الصفحة 108 الجزء الاول مطبوعة موسسة نادر بيروت) (الاجم

الكبير رقم الحديث 214 رقم الصفحة 108 الجزء 20 مطبوعة مكتبة العلوم والحكم مومل) (السنن الواردة فی الفتن رقم الحديث 489 رقم الصفحة 930 الجزء الرابع مطبوعة دار العاصمة رياض) (میزان الاعتدال فی

نقد الرجال رقم الصفحة 265 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت) (تاریخ بغداد رقم الصفحة 223 الجزء 10 مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت) (فضائل بیت المقدس باب فی ذکر عمران بیت

المقدس رقم الحديث 43 رقم الصفحة 71 الجزء الاول مطبوعة دار الفكر سورية۔ الفردوس بماثور الخطاب رقم الحديث 4127 رقم الصفحة 50 الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت) (التاريخ الكبير رقم

الحديث 613 رقم الصفحة 193 الجزء الخامس مطبوعة دار الفكر بيروت) (المستدرک علی المحسن رقم الحديث 8297 رقم الصفحة 467 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت)

5: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا لکنا یہ تینوں سات مہینے کے اندر اندر ہو جائیں گے۔“

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی علامات خروج الدجال، رقم الحدیث 2238 رقم الصفیہ 509 الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابوداؤد، باب فی تواتر الملاحم، رقم الحدیث 4295 رقم الصفیہ 110 الجزء الرابع، مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب الملاحم، رقم الحدیث 4092 رقم الصفیہ 1370 الجزء الثانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 22098 رقم الصفیہ 234 الجزء الخامس، مطبوعہ موسۃ قرطبیہ، مصر) (مسند الشافعی، رقم الحدیث 691 رقم الصفیہ 398 الجزء الاول، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (المستدرک علی المحسنین، کتاب الفتن والملاحم، رقم الحدیث 8313 رقم الصفیہ 473 الجزء الرابع، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 173 رقم الصفیہ 91 الجزء العشر، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحک، الموصل) (السنن الوردۃ فی الفتن، بما جاء فی الملاحم، رقم الحدیث 590 رقم الصفیہ 930 الجزء الرابع، مطبوعہ دار العاصمۃ، الریاض) (الفتن لنعیم بن حماد، العلامات قبل خروج الدجال، رقم الحدیث 1474 رقم الصفیہ 524 الجزء الثانی، مطبوعہ مکتبۃ التوحید، القاہرۃ) (الفردوس بما ثور الخطاب، رقم الحدیث 6692 رقم الصفیہ 231 الجزء الرابع، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

6: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے اور ساتویں سال دجال ملعون نکلے گا۔“

(سنن ابوداؤد، باب فی تواتر الملاحم، رقم الحدیث 4296 رقم الصفیہ 110 الجزء الرابع، مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (مسند الشافعی، رقم الحدیث 1179 رقم الصفیہ 196 الجزء الثانی، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت)

7: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ میں جب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملنے ان کے گھر گیا تو وہاں لوگوں کی دو قطاریں لگی ہوئی تھیں جو سب کے سب ان سے ملنے کے مشتاق تھے اور ان کے فراش (بستر) پر کوئی نہیں تھا۔ میں جا کے ان کے بستر کے پائنتی بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد ایک سرخ اور بڑے پیٹ والے آدمی آئے، انہوں نے کہا:

”یہ آدمی کون ہے؟“

میں نے کہا:

”عبدالرحمن بن ابوبکرؓ“

انہوں نے کہا:

”ابوبکرؓ کون ہے؟“

لوگوں نے کہا:

”آپ کو وہ آدمی یاد نہیں جو طائف کی چار دیواری (قلعہ) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف کودا تھا؟“

انہوں نے کہا:

”کیوں نہیں؟“

پھر ہم سے باتیں کرنے لگے۔ انہوں نے دوران گفتگو فرمایا:

”قریب ہے کہ ”حمل الضان“ کا بیٹا نکلے۔“

میں نے کہا:

”حمل الضان کیا ہے؟“

انہوں نے کہا:

”ایک شخص جس کے ماں باپ میں سے ایک شیطان ہے۔ روم پر حکومت کرے گا اور دس

لاکھ آدمیوں میں آئے گا۔ پانچ لاکھ خشکی میں اور پانچ لاکھ سمندر میں۔ پھر وہ ایک سرزمین پر اتریں

گے جس کو عمیق کہا جاتا ہے۔ وہ اس کے باشندوں سے کہے گا کہ تمہاری کشتیوں میں میرے کچھ

افراد ہیں۔ پھر انہیں آگ سے جلادے گا اور کہے گا کہ آج اگر تم میں سے کوئی بھاگنا چاہے تو اس

کے لئے جائے فرار نہ روم ہے اور نہ قسطنطنیہ۔ مسلمان ایک دوسرے سے مدد چاہیں گے یہاں تک کہ اہل عدن ان کو مدد دیں گے۔ مسلمان ان سے کہیں گے کہ ان سے مل کر متحد ہو جاؤ۔ اس کے بعد ایک مہینہ تک جنگ کریں گے یہاں تک کہ اس کے اطراف میں خون ہی خون پھیل جائے گا۔ اس دن مومن کے لئے دُگنا اجر ہوگا سوائے صحابہ کرام کے۔ پھر جب مہینہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں اپنی تلوار سونتوں گا، اپنے دین کی مدد کروں گا اور اپنے دشمن سے انتقام لوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح یاب فرمائے گا اور ان کو شکست دے گا یہاں تک کہ قسطنطنیہ بھی فتح ہو جائے گا۔ ان کا امیر کہے گا آج کوئی دھوکہ نہیں ہے۔ ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے یعنی سونا چاندی وغیرہ تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک آواز آئے گی کہ تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے شہروں میں دجال آ گیا ہے۔ چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے چھوڑ دیں گے (اور دجال سے جنگ کی تیاری کریں گے)۔

(مجمع الزوائد رقم الصنف 319 الجزء السابع دار الکتاب العربی بیروت) (مسند المز ار 4-9 رقم

الحديث 2486 رقم الصنف 447 الجزء السادس مطبوعة مکتبة العلوم والحکم المدینہ)

8: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے بعد قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا وابق میں اتریں گے اور اہل مدینہ کی طرف سے ایک لشکر آئے گا (جس کے مجاہدین) اس دن اہل زمین میں سب سے بہتر ہوں گے۔ پھر جب دونوں طرف صف بندی ہو جائے گی تو رومی گے: ”ہمارے اور ان کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو قید کر لیا ہے تاکہ ہم ان سے جنگ کریں اور اپنے لوگوں کو چھڑالیں۔“ مسلمان کہیں گے: ”نہیں خدا کی قسم! ہم تمہیں اپنے بھائیوں کے خلاف راستہ نہیں دیں گے۔“ تب وہ ان سے جنگ کریں گے جس سے ایک تہائی شکست کھا جائے گی، ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ پھر ان کا ایک تہائی قتل کیا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہداء ہوں گے اور تہائی لشکر فתיاب ہوگا۔ پھر وہ لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ وہ لوگ اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک ان میں شیطان چیخ کر کہے گا: ”لوگو! مسیح دجال تمہاری غیر

موجودگی میں تمہارے گھر والوں پر حملہ آور ہو چکا ہے۔ جب مسلمان وہاں پہنچیں گے تو پتہ چلے گا کہ خبر جھوٹی تھی۔ بعد ازاں وہ لوگ وہاں سے ملک شام آجائیں گے اس کے بعد دجال نکلے گا۔ پھر وہ لوگ (دجال سے) جنگ کی تیاری میں مصروف ہو جائیں گے۔ (اس دوران نماز کا وقت ہو جائے گا) وہ صفیں درست کر رہے ہوں گے اور جماعت کھڑی ہو چکی ہوگی (عین اسی وقت) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن ان کو دیکھے گا تو ایسا گھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس کے حال پر ویسے ہی چھوڑ دیں تب بھی وہ پکھل پکھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے اس کو قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔“

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6813، رقم الصنفہ 224 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (صحیح

مسلم شریف، باب فی فتح قسطنطنیہ و خروج الدجال و نزول عیسیٰ بن مریم، رقم الحدیث 2897، رقم

الصنفہ 2221 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مذکورہ حدیث میں اعماق سے مراد مدینہ منورہ سے متصل ایک میدان ہے اور دابق مدینہ منورہ کا ایک بازار ہے اور حلب کے قریب ایک بستی کا نام بھی دابق ہے۔ یہاں اعماق سے مراد دمشق کے علاقہ کی ایک بستی اور دابق سے مراد حلب کے پاس کی بستی ہے۔

اس جنگ میں مسلمانوں کے تین حصے ہو جائیں گے، ایک حصہ تو بزدل ہو کر بھاگ جائے گا، دوسرا حصہ جنگ میں شہید ہو جائے گا، تیسرا حصہ غازی اور فاتح ہوگا۔ بھاگنے والے اول درجہ کے بد نصیب ہوں گے، شہید ہونے والے اول درجہ کے شہید ہوں گے اور فاتحین اول درجہ کے غازی۔ غرض کہ ہر جماعت اول درجہ کی ہوگی، کوئی بد نصیبی میں اول کوئی خوش نصیبی میں اول۔

9: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم (مسلمان) بہت جلد اہل عرب سے جنگ کرو گے جس میں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت

فرمائے گا۔ پھر (وہ وقت بھی آئے گا کہ) تم رومیوں (عیسائیوں) سے جنگ کرو گے اس پر بھی اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر دجال سے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس جنگ میں بھی تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب تک روم فتح نہ ہوگا تب تک دجال کا ظہور نہ ہوگا۔“

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعات ہفتہ پندرہ روز میں واقع نہیں ہوں گے بلکہ یہ دو تین ادوار پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح دوسری احادیث کو پڑھتے وقت بھی قاری یہ بات ذہن میں رکھے کہ اگر ایک حدیث میں چند باتوں کا ذکر ہے تو ان واقعات کے ظہور پذیر ہونے میں مختلف عرصہ لگ سکتا ہے۔

(صحیح مسلم، باب با یكون منقوحات المسلمين قبل الدجال رقم الحدیث 2900 رقم الصفحة 2225 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب الملاحم رقم الحدیث 4091 رقم الصفحة 1370 الجزء الثاني، مطبوعة دار الفکر بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37504 رقم الصفحة 1494 الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشد، ریاض) (مختصر المختصر رقم الصفحة 249 الجزء الاول مطبوعة مکتبة الممتنی، القاہرہ) (مسند احمد رقم الحدیث 1540 رقم الصفحة 178 الجزء الاول مطبوعة موسسة قرطبة مصر) (الاحاد والمثنائی، رقم الحدیث 642 رقم الصفحة 462 الجزء الاول مطبوعة دار الریة، ریاض) (تہذیب الکمال، رقم الحدیث 6365 رقم الصفحة 284 الجزء 290 مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6672 رقم الصفحة 162 الجزء 15 مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (مستدرک علی المعجم، رقم الحدیث 5822 رقم الصفحة 487 الجزء الثالث مطبوعة دار الکتب العلمیة، بیروت) (المعجم الاوسط رقم الحدیث 3691 رقم الصفحة 93 الجزء الرابع مطبوعة دار الحرمین، القاہرہ) (التاریخ الکبیر، رقم الحدیث 2254 رقم الصفحة 81 الجزء الثامن مطبوعة دار الفکر، بیروت) (حلیۃ الاولیاء رقم الصفحة 256 الجزء الثامن مطبوعة دار الکتب العربی، بیروت) (معجم الصحابة رقم الحدیث 1111 رقم الصفحة 139 الجزء الثالث مطبوعة معبہ الغرباء، الارنہ، منورة) (دلائل النبوة للاصفہانی، رقم

الحديث 323 رقم الصفحة 226 الجزء الاول مطبوعة دار طيبة الرياض

10: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”ملاحم الناس خمس فشتان فدمضتا وثلاث في هذا لامته
ملحمته اترك وملحمته الروم وملحمته الدجال ملحمته“

(الفتن نعیم ابن حماد، ج: ۲، ص ۸۴۵، السنن الواروتہ فی الفتن)

”دنیا کی ابتداء سے آخر دنیا تک کل پانچ جنگِ عظیم ہیں جن میں سے دو
تو (اس امت سے پہلے) گزر چکیں اور تین اس امت میں ہوں گی۔ ترک کی
جنگِ عظیم، رومیوں سے جنگِ عظیم اور دجال سے جنگِ عظیم۔ دجال والی
جنگِ عظیم کے بعد کوئی جنگِ عظیم نہ ہوگی۔“

اگرچہ مسلمان اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں
کر رہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس انتظار میں ہے کہ
حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ آنے کے بعد جنگِ عظیم کا اعلان کریں گے تو ایسا شخص بس انتظار ہی کرتا رہ
جائے گا کیونکہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا خروج ایک ایسے وقت میں ہوگا جب جنگ چھڑ چکی
ہوگی۔

11: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”زوراء میں جنگ ہوگی۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا:

”یا رسول اللہ! زوراء کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مشرق کی جانب ایک شہر ہے جو نہروں کے درمیان ہے۔ وہاں عذاب مسلط کیا جائے گا

اسلحہ کا (مراد جنگیں ہیں) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ جب سوڈان والے
لکھیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس
یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئے گا

یہاں تک کہ وہ دمشق آئے گا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اس کے ہاتھ میں بیعت نہ کریں۔ سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جس کے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کئے جائیں گے۔ اس کے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اس کو لوٹائیں گے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جس کو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا۔ چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑالے گا اور سفیانی کی فوج کو قتل کرے گا۔ سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا۔ اس کے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا: ”اے جبرائیل! ان کو عذاب دو۔“ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکرا لیں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا سوائے دو آدمیوں کے، ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں۔ اس کے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو۔ وہ (رومی سردار) ان کو سفیانی کے پاس بھیج دے گا لہذا سفیانی ان کو دمشق کے دروازے پر پھانسی دے دے گا۔ جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اس کی ران کے پاس آئے گی اور اس پر بیٹھ جائے گی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا: ”تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔“ اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دے گا اور ہر اس شخص کو قتل کر دے گا جو اس بات میں اس سے اختلاف کرے گا۔ (یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوں گے۔) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور ان کے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کر دیا ہے اور تمہارے اوپر محمد کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔ لہذا مکہ پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبد اللہ ہے۔“

اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

”یا رسول اللہ! ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا، اسکے جسم پر دو قطنوانی چادریں ہوں گی اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا، اس کے داہنے گال پر کالاتل ہوگا اور وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے) اور مشرق سے قبائل آئیں گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر شام کی طرف کوچ کریں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہوں گے۔ زمین و آسمان والے چہند و پرند اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائے گی نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دگنی کر دے گی اور خزانے نکال دے گی۔ چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں۔ (اس کے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کریں گے۔ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے۔“

میں نے دریافت کیا:

”یا رسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

”اے حذیفہ! اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہوں گے۔ ان کا گمان یہ ہوگا کہ شراب

حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ

ہوں گے اور دمشق پہنچیں گے۔ پھر اللہ ان کی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا۔ یہ

ہرقل (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا۔ اس کا

نام ”طبارہ“ ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا، سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح

پہلے ہی توڑ دیں گے۔) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے۔ اس کے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا: ”صلیب غالب آئی ہے۔ (یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)“ (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اور کہے گا: ”اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔“ اس وقت رومی دھوکہ کرینگے اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائے گی ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی 80 جھنڈوں کا ذکر ہے) دونوں روایات میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہوں گے۔ ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے۔ حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: ”سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔“ اب تمہارے امام مسلمانوں کو لے کر دمشق سے کوچ کریں گے اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جس کے ستر امیر (کمانڈر) ہیں ان کی روشنی آسمان تک جاتی ہے۔ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہوں گے۔ لوہالوہے سے ٹکرائے گا یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی سیخ سے مارے گا اور اس کو پھاڑ دے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔ تم ان کا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے مارے گا اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگائے گا اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائے گا۔ چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس دن سخت جنگ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے

گا۔ چنانچہ ان (کافروں) میں سے نولاکھ نناوے ہزار قتل ہو جائیں گے اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا: ”اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں۔“ اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے اور وہ نچر ہوں گے جن پر روانہ ہوں گے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر اپنی بند تلواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے: ”ہم اللہ کے سچے بندے ہیں۔ نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں“ (بلکہ صرف اسلام کی سر بلندی کے لئے آئے ہیں)۔“ یہاں تک کہ عمق اٹھا کیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا)۔ اور وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے۔ چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ تم قدم بدم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوں گے اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے اور تکبیر کہو گے تو اس کی دیوار گر جائے گی۔ چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جس کے نتیجے میں اس کی دیوار گر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کرے گا پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے اور تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ لٹکائو گے تم دارالبلاط (White House) میں قیام کرو گے۔“

پوچھا گیا:

”یا رسول اللہ! یہ دارالبلاط کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بادشاہ کا محل۔“ اس کے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جس کو ”قد دماسیہ“ کہا جاتا ہے تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے لہذا تم واپس آؤ گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے پھر تم ایک شہر جس کا نام ”عکا“ Akko ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے (اس کے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہوں گی۔ اس دن تمہارے چار لشکر ہوں گے ایک مشرق والوں کا، دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا، تیسرا شام والوں کا اور چوتھا اہل حجاز کا۔ (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کے کینہ اور بغض و عداوت کو ختم کر دیگا۔ چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ”عکا“ سے ”روم“ کی طرف چلو گے۔ ہوا تمہارے اس طرح تالیع کر دی جائے گی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی۔ (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالباً یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا) تمہارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: ”تمہارا امیر کہاں ہے؟“ اسکو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ وہ راہب ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت و جہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائے گا۔ (امیر المومنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا مسلمانوں کا دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ اللہ اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔“ وہ (راہب مزید) سوال کرے گا: ”کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟“ وہ (امیر المومنین) جواب دیں گے: ”ہاں۔“ یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائے گا۔ اسکے بعد کہے گا: ”اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اور یہی موسیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا۔ نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہے کہ وہ نبی سرخ اونٹنی

والے ہوں گے اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو۔ سو مجھے اجازت دو کہ میں ان اپنے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو اسلام کی دعوت دوں اس لئے کہ (نہ ما۔ نہ کی صورت میں) عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔“ چنانچہ یہ راہب جائے گا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زوردار آواز لگائے گا: ”اے روم والو! تمہارے پاس اسمعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جن کا ذکر توریت و انجیل میں موجود ہے ان کا نبی سرخ اونٹنی والا تھا لہذا ان کی دعوت پر لبیک کہو اور ان کی اطاعت کرلو۔“ (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔ اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائے گی پھر امیر المومنین کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: ”لوگو! راہب کو شہید کر دیا گیا ہے۔“ وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دے گا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائے گی اور باقی اسکو شہید کر دیں گے پھر امیر المومنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے جس کے نتیجہ میں شہر کی دیوار گر جائے گی۔ اس شہر کا نام روم اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے (جب دیوار گر جائے گی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے۔ اس تابوت میں سیکنہ (the Covenant Ark of) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا، موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی، سلیمان علیہ السلام ایک منبر ہوگا اور ”من“ کی دو بوریاں ہوں گے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلوئی کے ساتھ اترتا تھا) اور یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔“

میں نے دریافت کیا:

”یا رسول اللہ! یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور

فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور ان کو بخت نصر سے نجات دلائے۔ چنانچہ اس نے ان کو چمٹرایا اور بیت المقدس میں واپس لا کر آباد کیا۔ اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اس کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وان عدتم عدنا“ اے بنی اسرائیل! اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔“ سوانہوں نے دوبارہ گناہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ ٹیٹس (Titus) کو مسلط کر دیا جس نے ان کو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا۔ اس طرح مسلمان وہی خزانے نکال لیں گے اور اس کو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اس کے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور ”قاطع“ نامی شہر پہنچیں گے۔ یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔“

کسی نے پوچھا:

”یا رسول اللہ! اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے ان کو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ سمندروں میں گہرائیاں اور موجیں ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں۔“

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

”اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، تو ریت میں اس شہر کی تفصیل یہ ہے اس کی لمبائی ہزار میل اور انجیل میں اس کا نام ”فرع“ یا ”قرع“ ہے اور اس کی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس کے تین سو ساٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے، مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائیں گے تو اس کی دیوار گر جائے گی، اس طرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب

غنیمت بنالیں گے۔ پھر تم وہاں سات سال رہو گے پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہے ہی نہیں (جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دی گی ہو) وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اس کی جانب سے تین زوردار چیخیں ہوں گی جس کو مشرق مغرب والے سب سنیں گے۔ وہ دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائیں گے۔ ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہوں گے جن کے جسموں پر تيجانی چادریں ہوں گی (تيجانی بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہوں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے جسم پر دو کپڑے ہوں گے، ان کے بال اتنے چمک دار ہوں گے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! اگر میں ان کے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے ملوں گا؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے ابو ہریرہ! ان کی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے

بلکہ تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دیں گے۔ اب امیر المؤمنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھیے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے تو وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھائیے) اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ امت کامیاب ہوگئی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔“

پھر فرمایا:

”دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ

برس تو وہ برس پڑے گا زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس شریک کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہو سکتا ہے) ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔ جس میں گھی کا چشمہ ہو گا یا بڑی ٹالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی ہے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: ”کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھا دوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟“ وہ (دیہاتی) کہے گا: ”کیوں نہیں۔“ اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا: ”اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کر دو۔“ چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: ”اے بیٹے! اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔“ وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (پہلے لد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے)۔

(السنن الواردة فی الفتن، جلد نمبر: 5، صفحہ نمبر: 110)

12: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہو جائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہو جائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہو جائے۔“

(مستدرک حاکم، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۹۰۵)

عرب کا پانی اور دجال:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دجال سب سے پہلے عرب کے جس پانی پر (جنگ کے ذریعے) قبضہ کرے گا وہ بصرہ کے آس پاس کے ایک اونچے پہاڑ کا پانی ہے جسے ”سنام“ کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسی پہاڑ کی دوسری جانب اُس پانی پر قبضہ کرے گا جس میں

توانائیاں لگا دیں گی۔

مستقبل میں دنیا میں پانی پر جنگوں کی افواہیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔ اسرائیل کا اردن، فلسطین، لبنان اور شام کے ساتھ۔ ترکی کا عراق کے ساتھ اور بھارت کا پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ پانی کے بارے میں تنازع زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہود و ہندو دونوں کی ہی یہ فطرت ہے کہ وہ صرف خود جینے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ پڑوسی کو مٹا کر جینے کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت کی طرح اسرائیل نے بھی پہلے ہی بحیرہ طبریہ کا رخ مکمل اپنی طرف کر لیا ہے اور مسلمانوں کو پانی سے محروم کر کے اپنے صحرا میں اس کو گراتا ہے۔

عالمِ اسلام میں بہنے والے دریاؤں پر اگر دجال قوتیں ڈیم بنادیں اور ان ڈیموں پر ان قوتوں کا کنٹرول ہو جائے تو دریاؤں کا پانی بند کر کے پورے کے پورے ملک کو صحراء میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ جب دریا بند ہو جائیں گے تو زیر زمین پانی بہت نیچے چلا جائے گا اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا اور وہ قطرے قطرے کے محتاج ہو جائیں گے۔ شام، اردن اور فلسطین کے پانی کی صورت حال ہم آگے بیان کریں گے۔ یہاں ہم عراق، مصر اور پاکستان کا ذکر کرتے ہیں:

1: عراق: عراق میں دو بڑے دریا دریائے دجلہ (Tigris) اور دریائے فرات بہتے ہیں اور دونوں ہی ترکی سے آتے ہیں۔ دریائے فرات پر ترکی نے اُتا ترک ڈیم بنایا ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔ جس کے پانی ذخیرہ کرے۔ (Reservoir) 816 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کو بھرنے کے لئے دریائے فرات کو برسات کے موسم میں ایک مہینے تک مکمل اس میں گرانا ہوگا یعنی ترکی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مہینے تک فرات کے پانی کو عراق نہیں جانے دے گا۔ اسلامی حوالے سے ترکی حکومت کی صورت حال سب کے سامنے ہے اور حالات یہ بتا رہے ہیں کہ مستقبل میں ان کا مزید جھکاؤ عالمی دجالی اتحاد کی طرف ہوگا۔

2: مصر: مصر کا سب سے بڑا دریا دریائے نیل (Nile) ہے لیکن یہ بھی وکٹوریہ جھیل (ویکٹوریہ سینٹرل افریقہ) سے آتا ہے۔ دریائے روائٹ اور دریائے نیل کے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

3: **پاکستان:** پاکستان کے اکثر بڑے دریا بھارت سے آتے ہیں اور بھارت ان پر ڈیم بنا رہا ہے۔ دریائے چناب پر بنگلہ ڈیم بھارت مکمل کر چکا ہے۔ اسی طرح دریائے نیلم پر بھی کشن گنگا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح بھارت پاکستان کا پانی روک کر ہماری زمینوں کو صحراء میں تبدیل کرنا اور ہمیں پیاس کی مار مارنا چاہتا ہے۔

چشموں کا میٹھا پانی یا نیسلے منزل و اثر؟: اب رہا یہ سوال کہ دجال پہاڑی علاقوں کے بے شمار چشموں اور تالوں کو کس طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے؟ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دجال کا فتنہ پہاڑوں میں کم ہوگا اور جو پہاڑ جدید جاہلی تہذیب سے بالکل پاک ہوں گے وہاں اس کا فتنہ نہیں ہوگا۔ لہذا پہاڑی علاقوں کے لوگ پانی کے حوالے سے کم پریشان ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان قوتوں کی جانب سے پہاڑی علاقوں میں کچھ محنت نہیں ہو رہی، بلکہ اس وقت ان کا سارا زور پہاڑی علاقوں کے پانی کو کنٹرول کرنے پر ہے۔ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہوگا بلکہ صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا بھی ہوگا کہ آپ کو آبادیاں ان جگہوں پر نظر آئیں گی جہاں پانی کے قدرتی ذخائر مثلاً: دریا چشمے یا برفانی تالے بہتے تھے۔

پہلے لوگ سڑک اور بازار کو دیکھ کر کسی جگہ آباد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان جگہوں پر آباد ہوتے تھے جہاں پانی موجود ہو۔ خواہ اس کے لئے انھیں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہی کیوں نہ آباد ہونا پڑتا ہو لیکن آج پہاڑی علاقوں میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ ان جگہوں پر آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انسانوں کی بھیڑ بھاڑ زیادہ ہو۔ اب گھر بنانے کے حوالے سے ان کی پہلی ترجیح قدرتی پانی کے ذخیرے نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار پانی کی ان ٹینکوں پر ہوتا ہے جو مختلف ممالک کے فنڈ سے ان علاقوں میں بنائے جا رہے ہیں۔

یہی وہ سوچ کی تبدیلی ہے جو عالمی یہودی ادارے پہاڑی لوگوں میں لانا چاہتے ہیں تاکہ یہ لوگ ان قدرتی پانی کے ذخیروں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں جس پر کسی کا قبضہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ سوچوں کے اس انقلاب کے لئے پہاڑی علاقوں میں مغرب کے فنڈ سے چلنے والی این جی اوز کی جانب سے جو محنت ہو رہی ہے اس کا مشاہدہ آپ کو پہاڑی علاقوں میں جا کر ہو سکتا ہے۔

یہود چاہتے ہیں کہ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں جدید جاہلی تہذیب کے اثرات پہنچا دیئے جائیں۔ اس کے لئے غلامی یہودی اداروں کا خصوصی فنڈ ہے جو سیاحت و فلاحی کاموں، تعلیم نسواں اور علاقائی ثقافت کے فروغ کے نام پر دیا جاتا ہے۔ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں سڑک اور بجلی کی فراہمی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی خصوصی ہدایات کا حصہ ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں موجود چشموں کے پانی کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا جا چکا ہے کہ اس پانی کو پینے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اس طرح وہ پہاڑوں میں رہنے والوں کو جڑی بوٹیوں سے بھرپور پانی سے محروم کر کے نیسلے (Nestle) کی بوتلوں میں بند پرانے پانی کا عادی بنانا چاہتے ہیں، جو مکمل یہودیوں کا ہے۔

سال 2003 کو تازہ پانی کا عالمی سال قرار دیا گیا تھا۔ (اور ان کے ہاں تازہ پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو کثیر القومی کمپنیوں کے ذرائع سے حاصل کیا جائے) اس کے تحت انتہائی زور و شور سے اس بات کا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ دنیا سے پینے کا پانی ختم ہونا چاہئے۔ نیسلے منرل واٹر کا بڑھتا ہوا استعمال اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے۔ تعجب ہے کہ ان پڑھے لکھے لوگوں کی عقلوں پر جو پہاڑی علاقوں میں صاف شفاف چشموں کا پانی چھوڑ کر وہاں بھی بوتلوں میں بند پرانا پانی استعمال کرتے ہیں حالانکہ چشموں کا پانی صرف پانی ہی نہیں بلکہ اس میں پیٹ کے امراض سے شفاء بھی ہے۔ اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چشموں کا پانی نقصان دہ ہے۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ کون سے ڈاکٹر؟ تو کہتے ہیں عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کے ڈاکٹر۔ اب مجھ جیسے کم علم کو پتہ نہیں کہ W.H.O کس چیز کا مخفف (Abbreviation) ہے؟

یہ مخفف ہے ”World Hebrew Organization“ (عالمی یہودی تنظیم) یا پھر ”world Health Organization“ (عالمی ادارہ صحت) کا۔ کاش یہ لوگ ان کے بارے میں ذرا بھی غور کر لیتے کہ یہ W.H.O کے ڈاکٹر ہر اس چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہیں جو یہودی سرمایہ داروں کے مفاد میں ہو۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے دنیا کے میٹھے پانی کے ذخائر پر کنٹرول کرنے کے لئے اس وقت

عالمی مالیاتی ادارے اور این جی اوز مستقل لگے ہوئے ہیں اور مختلف حیلے بہانوں سے ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دجال کی پیش رو:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”دجال کے ساتھ طیبہ نامی ایک عورت ہوگی جو اس کے کسی جگہ جانے سے پہلے وہاں پہنچے گی اور وہاں کے لوگوں کو دجال سے ڈرائے گی (تاکہ لوگ ڈر جائیں، اس کی باتوں میں آکر دجال کے جال میں پھنس جائیں اور اپنا ایمان گنوا بیٹھیں)۔“

رائٹن لنیم بن حماد رقم الحدیث 1457 رقم الصفحہ 520 الجزء الثانی، مطبوعہ مکتبۃ التوحید

(القاهرة)

دجال کا نمائندہ بش:

طیبہ نامی عورت کی طرح بش بھی دجال کا نمائندہ ہے اور اسکی ہدایات پر عمل کر رہا ہے۔ یہاں ایمان والوں کی خدمت میں ہم اللہ کے دشمنوں کے عزائم بیان کر رہے ہیں تاکہ انکی سمجھ میں آجائے کہ وہ جس جنگ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہے اور جسکو خطوں یا سیاست کا نام دیکر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے، عالم کفر اس جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ سابقہ امریکی صدر بش نے عراق پر حملے سے پہلے کہا تھا کہ اس جنگ کے بعد انکا مسیح موعود (دجال) آنے والا ہے۔ اسکے بعد بش نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ ماسکو ٹائمز کے مطابق اس دورے کے دوران ایک مجلس میں سابق فلسطینی وزیراعظم محمود عباس اور حماس کے لیڈر بھی شریک تھے۔

بقول محمود عباس بش نے دعوے کئے کہ:

1: ”میں نے (اپنے حالیہ اقدامات کے لئے) براہِ راست خدا (دجال) سے قوت

حاصل کی ہے۔“

2: ”خدا (دجال) نے مجھے حکم دیا کہ القاعدہ پر ضرب لگاؤ۔ اسلئے میں نے اس پر ضرب

لگائی اور مجھے ہدایت کی کہ میں صدام پر ضرب لگاؤں جو میں نے لگائی اور اب میرا پختہ ارادہ ہے

کہ میں مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو حل کروں۔ اگر تم لوگ (یہودی) میری مدد کرو گے تو میں اقدام کروں گا ورنہ میں آنے والے الیکشن پر توجہ دوں گا۔“

بش کا یہ بیان ہر ایمان والے کی آنکھوں کھول دینے کے لئے کافی ہے، جو دنیا میں جاری جہادی تحریکوں کو مختلف نام دیکر بدنام کر رہے ہیں یا ان سے خود کو لا تعلق رکھے ہوئے ہیں۔
بش اپنی نبوت کا دعویٰ اکثر کرتا رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے:

“I am messenger”

”میں خدا کا پیغمبر ہوں۔“

بش کا خدا ابلیس یا دجال ہے جو اس کو براہِ راست حکم دیتا ہوگا۔ قرآن کریم نے اس طرف اس طرح اشارہ فرمایا ہے:

”ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ہم“

”بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو حکم دیتے ہیں۔“

فری تھاٹ ٹوڈے کے مدیر کا خیال ہے:

”صدر بش جیسا مذہبی صدر ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ایک مذہبی مشن

پر ہیں اور آپ مذہب کو ان کے عسکرت (Militarism) سے علیحدہ

نہیں کر سکتے۔“

جب بش کے ناقدین نے اس پر تنقید کی کہ آپ اس جنگ میں خدا کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہے ہیں تو بش نے کہا:

God is not neutral in thi war on terrorism

”خدا دہشت گردی کی اس جنگ میں غیر جانبدار نہیں ہے۔“

ڈیوڈ فرم اپنی کتاب ”دی رائٹ مین“ (The right man) میں لکھتا ہے:

”اس جنگ نے اس (بش) کو پکا کروسیڈ (صلیبی جنگجو) بنا دیا ہے۔“

بش کا یہ حال گیارہ ستمبر کا رد عمل نہیں بلکہ یہ ابتداء ہی سے ایک مذہبی جنونی ہے۔ جس وقت

وہ فیکس اس کا گورنر تھا اس وقت اس نے کہا تھا:

”میں اگر تقدیر کے لکھے پر جو تمام انسانی منصوبوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے یقین نہ رکھتا تو میں کبھی بھی گورنر نہیں بن سکتا تھا۔“

بش پر لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان (بش) کے ہر بیان اور ہر انٹرویو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک میسینک مشن (دجالی مشن) پر ہیں۔ واضح رہے کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں جبکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام (jesus) کے بجائے مسیحا (Messiah) دجال کا انتظار کرتے ہیں۔ لہذا بش بھی یہودیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے خود کو عیسوی مشن (Jesus/Christ Mission) پر کہنے کے بجائے مسیحی مشن (Messianic Mission) پر کہتا ہے اور الفاظ کا یہ پھیر کر کے وہ تمام عیسائی برادری کو دھوکہ دے رہا ہے۔

دجال کے اول دستے کی طاقت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”دجال کا ہر اول دستہ ستر ہزار فوجیوں پر مشتمل ہوگا جو چیتے سے زیادہ تیز و پھرتیلے اور بہادر ہوں گے۔“

ایک شخص نے پوچھا:

”ان سے کون مقابلہ کر سکے گا۔؟“

انہوں نے فرمایا:

”اللہ کے سوا کوئی نہیں۔“

(الفتن لنعیم بن حماد، خروج الدجال و سیرتہ و ما یجری علی یدہ من الفساد رقم الحدیث 1521 رقم الصلحہ

1539 الجزء الثانی، مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

دجال کا پہلا حملہ:

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ دجال سب سے پہلے کوفہ پر حملہ آور ہوگا۔

(الفتن لنعیم بن حماد، خروج الدجال و سیرتہ و ما یجری علی یدہ من الفساد رقم الحدیث 1513 رقم

الصفحة 534 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة) (المعجم الكبير رقم الحديث 8509 رقم الصفحة
 93 الجزء 13 مطبوعة مكتبة العلوم والحكم موصل) (مجمع الزوائد رقم الصفحة 351 الجزء السابع مطبوعة
 دار الريان للتراث القاهرة)

پہاڑ کا چلنا:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”دجال جب اردن آئے گا تو کوہ طور و کوہ ثابور اور کوہ جودی نامی پہاڑوں کو بلائے گا تو وہ
 آپس میں ایسے لڑیں گے جیسے مینڈھے اور نیل سینگوں سے لڑتے ہیں اور یہ سب کچھ لوگ اپنی
 آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر وہ انہیں واپس جانے کو بھی کہے گا۔“

(الفتن لعنیم بن حماد خروج الدجال وسیرتہ وما یجری علی یدہ من الفساد رقم الحديث 1517 رقم
 الصفحة 537 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

شیاطین دجال کے ساتھی:

1: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا:

”اللہ کا دشمن دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ یہودیوں کا ایک لشکر اور بہت سے لوگ ہوں
 گے۔ اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی۔ وہ بہت سوں کو مارے گا اور بہت سوں کو
 زندہ کر کے دکھائے گا۔ اس کے ساتھ ثرید (ایک قسم کے کھانے) کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر
 ہوگی۔ میں تمہیں اس کی مزید نشانیاں بتاتا ہوں کہ اس کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے اس کی پیشانی پر
 کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور جاہل پڑھ سکے گا۔ اس کی جنت درحقیقت دوزخ ہوگی اور دوزخ
 درحقیقت جنت ہوگی اس کا لقب مسیح کذاب ہے۔ ہزار یہودی عورتیں اس کی پیروی کریں گی۔
 اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس کی عقل اسے دجال کذاب کی پیروی کرنے سے
 بچائے۔ اس دن اس کے خلاف صرف قرآن کریم ہی ایک بڑی طاقت ثابت ہوگا کیونکہ اس کا
 فتنہ بہت سخت ہے (جس کا مقابلہ کرنے کی ہر ایک شخص میں طاقت نہیں) اس کے پاس مشرق
 و مغرب کے شیاطین آجائیں گے اور کہیں گے کہ ہم سے جس طرح چاہو کام لو۔ وہ ان سے کہے گا

اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پارنکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ”میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟“ چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ”تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟“ تو لوگ کہیں گے: ”ہاں۔“ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ”یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔“ چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ”اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔“ چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ”اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔“ دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ”یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ”میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔“ تو لوگ اس کو کہیں گے: ”تو جھوٹا ہے۔“ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ”لوگوں نے سچ کہا۔“ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔“ تو وہ (بڑی ہستی) جواب

دیں گے: ”میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔“ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟“ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ”میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔“ اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعاہد ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ”دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔“ تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ”تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔“ قاصد کہے گا: ”نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔“ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ”(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔“ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ”اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟“ لوگ کہیں گے: ”ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔“ (لہذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ”کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہذا میں تیرا رب ہوں۔“ اس

پروہ (قاصد) کہے گا: ”اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔“ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ”اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔“ اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنادے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ”اے لوگو! تمہارے پاس مدد آنی چکی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام)“ (الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

افیق (Afia) ایک پہاڑی راستہ کا نام ہے جہاں دریائے اردن (Jordan River) بحرہ طبریہ میں سے نکلتا ہے۔ اس علاقے پر اسرائیل نے 1967 کی جنگ میں قبضہ کر لیا تھا۔ افیق کا دوسرا نام اینٹی پٹریس (Anti Patris) بھی ہے۔

خود غرض دجالی:

- 1: حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کچھ لوگ دجال کا ساتھ دیں گے اور کہیں گے کہ ہم جانتے ہیں یہ کافر ہے مگر ہم صرف کھانے پینے اور دوسرے فائدے حاصل کرنے کی غرض سے اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ ان پر بھی غضبناک ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سب کو بھی ہلاک کریں گے۔“

مستقبل کی یہ صورت حال آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اسلامی ممالک کے حکمران اپنی حکومت اور روٹی کپڑا مکان ہی بچانے کی خاطر تو دجال کے ساتھی امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ دشمنان خدا اور رسول ہمیں معاشی و اقتصادی پابندیوں ہی کی تو دھمکی دیتے اور لگاتے ہیں یہ حکمران انہی پابندیوں کی ڈر کی وجہ سے غلامی کی دلدل میں پھنستے جا رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ قوم پر احسان کر رہے ہیں۔ لہذا اس حدیث کی روشنی میں ان حکمرانوں کو اپنا انجام بھی جان لینا چاہئے۔

2: حضرت عبید بن عیسر اللیشی فرماتے ہیں:

”يُخْرِجُ الدَّجَالَ فَيَتَّبِعُهُ نَاسٌ يَقُولُونَ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّهُ كَافِرٌ وَالْمَا تَتَّبِعُهُ

لَنَا كُلٌّ مِنْ طَعَامِهِ وَنَرَعِي مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضِبَ اللَّهُ نَزْلَ عَلَيْهِمْ

جميعاً“ (والفتن نعیم بن حماد، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 546)

”دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہوں گے:

ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔ بس ہم تو اس کے اتحادی اس لئے بنے ہیں کہ اس کے کھانے میں سے کھائیں اور اس کے درختوں (باغات) میں اپنے مویشی چرائیں۔“ چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔“

آج مسلمان ان حدیثوں میں غور نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو ساری صورت حال واضح

ہو جائے گی۔ کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں اس کی حمایت کر رہے ہیں یا پھر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

ایرانی بکے دجالی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”پھر اصفہان کی فوج کے ستر ہزار آدمی دجال کے پیروکار بن جائیں گے جن پر ہری

دھاری دار چادریں (طیالہ) ہوں گی۔“

(صحیح مسلم باب فہ بقیۃ من احادیث الدجال رقم الحدیث 2944 رقم الصفحہ 2266 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6798 رقم الصفحہ 208 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت)

اس زمانہ میں شہر اصفہان میں یہودی کثرت سے ہوں گے۔ اصفہان ایران کا مشہور شہر ہے۔ یہاں دجال کا زور بہت زیادہ ہوگا یعنی یہاں اس کے پیروکار زیادہ ہوں گے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ ایران عراق کی دس بارہ سالہ طویل جنگ کے دوران ایران کو اسلحہ اور گولہ بارود اسرائیل سے ملتا رہا تھا۔ یہ بات اُس وقت کے اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ اس خبر سے اس حدیث کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ دجال یہودیوں کا سربراہ ہوگا اور ان ایرانیوں کے یہودیوں سے تعلقات استوار ہیں۔ لہذا جب وہ ظاہر ہوگا تب یہ لوگ اس کی اتباع کر لیں گے۔

دجالی فوج؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال کے پاس ستر ہزار فوجیوں کا (خاص الخاص) دستہ ہوگا جن کے اوپر سبز چادریں ہوں گی۔“

(تذکرۃ الحفاظ رقم الصفحہ 903 رقم الصفحہ 1960 الجزء الثالث مطبوعۃ دار الصمعی ریاض) (الفردوس بما ثور الخطاب رقم الحدیث 8921 رقم الصفحہ 1510 الجزء الخامس مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دنیا کا خطرناک سے خطرناک ہتھیار اس وقت یہودیوں کے پاس موجود ہے اور اس میدان میں مزید تجربات جاری ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک جراثیمی ہتھیار Biological Weapons) ہیں جن کی تیاری میں ”بڈس (Biological Integrated (BIDS) Detection System نامی مشین استعمال ہوتی ہے۔ ان کی کوشش ایک ایسا جراثیمی ہتھیار بنانے کی ہے جو خاص افراد پر اثر کرے یعنی اگر وہ اپنی کسی مخالف قوم قبیلے یا نسل کو ختم کرنا چاہیں جبکہ اس علاقے میں ان کے ایجنٹ بھی رہتے ہوں تو یہ ہتھیار صرف ان کے دشمنوں پر ہی اثر کریں اور ان کے دوست بچ جائیں۔

دوسری جانب یہودیوں کی مکمل کوشش یہ ہے کہ ہر اس قوت کو غیر مسلح (Disarmed) کر دیا جائے جہاں سے ذرا بھی دجال کی مخالفت کا امکان موجود ہو۔ افغانستان اور عراق کا یہی جرم تھا۔

دجال اور خواتین:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر اس دلدلی نمکین زمین میں دجال پڑاؤ ڈالے گا جو ایک نہر کی گزرگاہ کے پاس ہے۔ اس (دجال) کے پاس آنے والوں میں اکثریت عورتوں کی ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی اور بہن کو اس ڈر سے کہہیں اس کے پاس نہ چلی جائے رسی سے باندھ کر رکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو طاقت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اس کو اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے یہاں تک کہ کوئی یہودی کسی درخت یا پتھر کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت مسلمان سے کہے گا: ”اے مسلمان! یہ دیکھ یہ رہا یہودی فوجی جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔“ (مجمع الزوائد رقم الصنف 347 الجزء السابع مطبوعۃ دارالریان للتراث قاہرہ)

فرشتے اور دجال..... آزمائش ہی آزمائش:

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ دجال کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور ان کے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف۔ یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا: ”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کر سکتا؟ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟“ تو ایک فرشتہ کہے گا: ”تو جھوٹا ہے۔“ فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہیں سن سکے گا۔ دوسرا فرشتہ پہلے والے سے کہے گا: ”تو نے سچ کہا۔“ اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی آزمائش ہوگی۔“ (مسند احمد، جلد نمبر: ۵، صفحہ نمبر: ۲۲۱)

دجال کے سخت مخالف..... بنی تمیم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں سن لینے کے بعد اب میں بنی تمیم سے محبت کرنے لگا ہوں۔ (پہلی بات یہ ہے کہ) ان میں سے چند قیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کیے گئے جن میں سے بعض نے بنی اسماعیل کا تعویذ پہنا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے آزاد کرو کیونکہ یہ اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہے۔“

(دوسری بات یہ ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی تمیم کے صدقات لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔“

(تیسری بات یہ کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے خلاف میری امت میں یہ لوگ شدید ترین لوگوں میں سے ہوں گے۔“

(صحیح البخاری، باب وفد بنی تمیم، رقم الحدیث 4108، رقم الصفحة 1587، الجزء الرابع، مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامة بیروت) (صحیح مسلم، باب من فضائل غفار واسلم وحمیہ واثبع ومزیہ ودوس وطی، رقم الحدیث 2525، رقم الصفحة 1957، الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6808، رقم الصفحة 219، الجزء 15، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (المسنن لابن الجارود، رقم الحدیث 974، رقم الصفحة 245، الجزء الاول، مطبوعہ موسۃ الکتاب الثقافیۃ، بیروت) (سنن البیہقی، الکبریٰ، رقم الحدیث 12925، رقم الصفحة 11، الجزء السابع، مطبوعہ مکتبہ دارالباز، مکہ المکرمۃ) (مسند اسحاق بن راہویہ 1-3، رقم الحدیث 171، رقم الصفحة 215، الجزء الاول، مطبوعہ مکتبہ الایمان، الجزء الثانی، المدینۃ المنورۃ) (الأحاد والثنائی، رقم الحدیث 1145، رقم الصفحة 269، الجزء الثانی، مطبوعہ دار الریۃ، الریاض) (نیل الاوطار، باب جواز استرقاق العرب، رقم الصفحة 148، الجزء الثامن، مطبوعہ دار الجبل، بیروت)

امت محمدیہ کا دجال سے جہاد:

1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الجهاد ماضٍ مُنذُ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتَلَ آخِرُ أُمَّتِي الدِّجَالُ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ“

(ابوداؤد، جلد نمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۸۱) (کتاب السنن، جلد نمبر: ۲، صفحہ نمبر: ۶۷۱) (مسند ابی یعلیٰ، حدیث نمبر: ۱۱۳۳)

”اللہ تعالیٰ نے جب سے مجھے بھیجا اس وقت سے جہاد جاری ہے اور (اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ) میری امت کی آخری جماعت دجال کے ساتھ قتال کرے گی۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم ختم کر سکے گا اور نہ کسی انصاف کرنے والے کا انصاف۔“

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر ہوا رہ کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ”میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟“ چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ”تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟“ تو لوگ کہیں گے: ”ہاں۔“ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ”یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔“ چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ

آئیں گے اور کہیں گے: ”اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔“ چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مر کر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ”اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔“ دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ”یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرارہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ”میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔“ تو لوگ اس کو کہیں گے: ”تو جھوٹا ہے۔“ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ”لوگوں نے سچ کہا۔“ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔“ تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ”میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔“ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟“ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ”میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔“ اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے

گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ”دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔“ تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ”تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔“ قاصد کہے گا: ”نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔“ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ”(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔“ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ”اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟“ لوگ کہیں گے: ”ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔“ (لہذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ”کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہذا میں تیرا رب ہوں۔“ اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ”اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔“ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ”اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔“ اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنادے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس

کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانون کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھڑک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ”اے لوگو! تمہارے پاس مدد آنی چلی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام)“

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

3: حضرت نہیک بن مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لتقاتلن المشرکین حتی تغالبن بقیتکم علی نہر الاردن الدجال انتم شرقیہ وہم غربیہ“

(الاصابة، جلد نمبر: 6، صفحہ نمبر: 476)

”تم ضرور مشرکین سے قتال کرو گے یہاں تک کہ تم میں سے (اس جنگ میں) بچ جانے والے دریائے اردن پر دجال سے قتال کریں گے۔ (اس جنگ میں) تم مشرقی جانب ہو گے اور وہ (دجال اور اس کے لوگ) مغربی جانب۔“

مشرکین سے مراد اگر یہاں ہندو ہیں تو یہ وہی جنگ ہے: مس مجاہدین ہندوستان پر چڑھائی کریں گے اور واپس آئیں گے تو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو پائیں گے۔

دجال اور ملک شام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسیح دجال مشرق کی طرف آئے گا وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا حتیٰ کہ اُحد پہاڑ کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا۔ فرشتے وہیں سے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے جس سے وہ وہیں (ملک شام میں) ہلاک ہو جائے گا۔“

(مسلم شریف باب صیۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال النہا، رقم الحدیث 1380 رقم الصفحہ 1005 الجزء الثانی مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی بیروت) (تحفۃ الاحودی باب ماجاء من ابن یخرج المہدی صفحہ 411 الجزء السادس، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

☆: اُحد پہاڑ کا محل وقوع دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 2 میں۔

ابن صیاد اور دجال..... صحابہ کی کشمکش:

دجال کے باب میں ابن صیاد کا مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ابن صیاد ایک یہودی تھا جو مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔ اس کا اصل نام ”صاف“ تھا۔ وہ جادو اور شعبدہ بازی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ ابن صیاد کے اندر وہ نشانیاں بہت حد تک پائی جاتی تھیں جو دجال کے اندر ہوں گی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ابن صیاد کے بارے میں بہت فکر مند رہتے تھے اور اس کی حقیقت جاننے کے لئے کئی مرتبہ چھپ کر بھی اس کی گفتگو سننے کی کوشش کی۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر تک اس بارے میں کوئی واضح بات بیان نہیں فرمائی کہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا نہیں؟ اس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی کچھ اکابر صحابہ ابن صیاد ہی کو دجال کہتے تھے۔ یہاں چند احادیث اس حوالے سے نقل کی جاتی ہیں۔

1: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے۔ اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اس کی پیٹھ پر مارا، پھر اس سے کہا:

”کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟“

اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا:

”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔“

ابن صیاد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

”کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔“

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

”تیرے پاس کیا آتا ہے؟“

ابن صیاد نے کہا:

”ایک سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتے ہیں۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔“

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں نے تیرے لئے ایک بات چھپائی ہے۔“

اور آپ نے دل میں (یوم یاتی السماء بدخان مبین) کی آیت سوچی تھی۔

ابن صیاد نے کہا:

”وہ بات (دخ) ہے۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تو پست ہو! تو اپنی حد سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر یہ حقیقی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے

لئے کوئی بھلائی نہیں۔“

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 2790، رقم الصفحة 1112 الجزء الثالث، مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامة،

بیروت) (صحیح مسلم باب ذکر ابن صیاد رقم الحدیث 2930، رقم الصفحة 2245 الجزء الرابع، مطبوعہ

دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن الترمذی، باب ما جاء فی ذکر ابن صیاد رقم الحدیث 2249، رقم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا:
 ”تیرا سارا معاملہ گڈ مڈ ہو گیا۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔“

جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل میں چھپائی تھی وہ یہ آیت ”یوم تاتی السماء بدخان مبین“ تھی۔ اس نے جواب دیا:

”وہ پوشیدہ بات (جو تمہارے دل میں ہے) درخ ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا:

”دور ہٹ! تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔“

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (صورت حال دیکھ کر) عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ابن صیاد اگر وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانے میں نکلنے کی اطلاع دی گئی ہے) تو

پھر تم اس کو نہیں مار سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کو مارنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔“

3: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک راستہ میں حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صیاد سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روک لیا۔ وہ

یہودی لڑکا تھا اور اس کے سر پر بالوں کی چوٹی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت

ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟“

اس نے کہا:

”کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

”تو کیا دیکھتا ہے؟“

وہ کہنے لگا:

”میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تو دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے۔“

پھر پوچھا:

”اور کیا دیکھتا ہے۔؟“

وہ کہنے لگا:

”ایک سپا اور دو جھوٹے یادو سچے ایک جھوٹا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے الگ ہو گئے۔

(سنن الترمذی باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد رقم الحدیث 2247 رقم النص 517 الجزء الرابع)

(مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی بیروت)

4: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج یا عمرہ کے سفر میں ابن صیاد میرے ساتھ ہولیا۔ ایک موقع پر جب سب لوگ (اپنے اپنے کاموں سے ادھر ادھر) چلے گئے اور ہم دونوں اکیلے رہ گئے تو مجھے کچھ خوف محسوس ہوا کیونکہ اس کے بارے میں کچھ ایسی ہی عجیب و غریب باتیں مشہور تھیں۔ جب ہم ایک جگہ پڑاؤ کے لئے رُکے تو میں نے (اپنے اور اس کے درمیان فاصلہ رکھنے کے لئے) ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے اس سے کہا:

”تم اپنا سامان وہاں رکھ لو۔“

اس کے بعد میری نظر ایک بکری پر پڑی (وہ سمجھ گیا کہ میں دودھ پینا چاہتا ہوں) چنانچہ وہ ایک پیالہ لے کر گیا اور اس کا دودھ دودھ کر لے آیا اور مجھے دے کر کہا:

”اے ابوسعید لو پیو۔“

لیکن اس کے بارے میں جو باتیں مشہور تھیں ان کی وجہ سے میں نے اس کے ہاتھ کا دودھ پینا پسند نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے بہانہ بنایا کہ آج گرمی بہت ہے اس لئے دودھ پینے کا جی نہیں چاہ رہا۔ اس نے کہا:

”ابوسعید لوگ میرے بارے میں جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ درخت سے رسی باندھوں اور لٹک کر اپنے آپ کو پھانسی لگا لوں۔“

پھر کہنے لگا:

”اے انصاریو! دوسرے لوگ تو مجھے نہیں جانتے لیکن تم لوگ تو مجھے اچھی طرح جانتے ہو کیونکہ تم اپنے نبی کی احادیث کو زیادہ جانتے ہو۔ کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی کوئی اولاد نہیں ہوگی جبکہ مدینہ میں میرا ایک لڑکا ہے؟ کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ کیا میں اہل مدینہ سے نہیں ہوں؟ اور کیا اس وقت میں تمہارے ساتھ مکہ مکرمہ نہیں جا رہا ہوں؟“

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”خدا کی قسم! وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عوام میں اس کے بارے میں جو باتیں مشہور ہیں وہ شاید جھوٹی ہیں۔“

پھر اس نے کہا:

”اے ابوسعید! خدا کی قسم میں تمہیں ضرور سچی خبر بتاؤں گا اور خدا کی قسم! میں اسے (دجال کو) جانتا ہوں، اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اس وقت وہ (دجال) کہاں ہے؟“

میں نے کہا:

”تجھ پر سارے دن کی ہلاکت ہو (یعنی اتنی اچھی اچھی باتیں کرنے کے بعد تو نے اپنے بارے میں مجھے پھر مشکوک کر دیا)۔“

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی ذکر ابن صیاذ رقم الحدیث 2246 رقم الصلحہ 516 الجزء الرابع)

مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

5: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ کر کھجور کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے تاکہ ابن صیاد کو پتہ چلنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ باتیں سن لیں۔ اس وقت ابن صیاد چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا اور اندر سے کچھ گنگنانے کی آواز آرہی تھی۔ اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا اور کہا:

”ارے صاف! یہ محمد آئے ہیں۔“

ابن صیاد نے (یہ سن کر) گنگنا بنا بند کر دیا (یہ دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر اس کی ماں اس کو نہ ٹوکتی (گنگنا نہ دیتی) تو (آج) وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا۔“

6: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کی جس کے وہ لائق ہے پھر دجال کا بیان کیا اور فرمایا:

”میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے لیکن میں دجال کے بارے میں ایک ایسی بات تم کو بتاتا ہوں جو اس سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی۔ سو تم جان لو دجال کا نا ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔“

(اصح البخاری، جلد نمبر: 3، صفحہ نمبر: 1112) (اصح المسلم، جلد نمبر: 4، صفحہ نمبر: 2244)

7: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن راستے میں میری ملاقات ابن صیاد سے ہو گئی۔ اس وقت اس کی آنکھ سو جی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا:

”تیری آنکھ میں یہ ورم کب سے ہے؟“

اس نے کہا:

”مجھے نہیں معلوم۔“

میں نے کہا:

”آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے ہی معلوم نہیں؟“

اس نے کہا:

”اگر خدا چاہے تو اس آنکھ کو تیری لاشی میں پیدا کر دے۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”اس کے بعد ابن صیاد نے اپنی ناک سے اتنی زور سے آواز نکالی جو گدھے کی آواز کی مانند تھی۔ (اصح المسلم)

8: حضرت محمد ابن منکدر تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا:

”آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔“

انہوں نے کہا:

”میں نے حضرت عمر فاروق کو دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار نہیں فرمایا۔“

(صحیح البخاری: حدیث نمبر: 6922) (صحیح المسلم: حدیث نمبر: 2929)

9: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے:

”خدا کی قسم! مجھ کو اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔“

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال کے والدین تیس سال اس حالت میں گزاریں گے کہ ان کے ہاں لڑکا نہیں ہوگا پھر

ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بڑے دانتوں والا ہوگا۔ (بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ دانتوں

والا پیدا ہوگا)۔ وہ بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہوگا۔ جس طرح اور لڑکے گھر کے کام کاج میں

فائدہ پہنچاتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اس کی دونوں آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل

بہیں سوئے گا۔“

حال بیان کیا جو لوگوں سے اس کو پہنچی تھی۔ وہ کہنے لگا: ”لوگ مجھ کو دجال کہتے ہیں۔ ابوسعید! کیا نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہیں ہوگی، جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا سور نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا یہ آپ کا ارشاد نہیں ہے کہ ال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں۔“

حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی: ”یاد رکھو خدا کی قسم! میں دجال کی پیدائش کا وقت جانتا ہوں اور اس کا مکان جانتا ہوں (وہ ماں پیدا ہوگا) اور یہ بھی جانتا ہوں وہ (اس وقت) کہاں ہے اور اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں۔“

حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت موجود لوگوں میں سے کسی نے ابن صیاد سے کہا:

”کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ تو خود ہی دجال ہو۔“

ابن صیاد نے کہا:

”ہاں! اگر (لوگوں کو گمراہ کرنے، فریب میں ڈالنے اور شعبدہ بازی وغیرہ کی) وہ تمام چیزیں مجھے دیدی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برانہ سمجھوں۔“

(اصح المسلم: حدیث نمبر: 2927)

11: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”ابن صیاد واقعہ حرہ کے موقع پر غائب ہو گیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا۔“

(سنن ابی داؤد)

جیسا کہ بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حتمی بات نہیں بیان فرمائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح بعد کے علماء میں بھی اس بارے میں اختلاف ہی رہا۔

اکابر صحابہ میں حضرت عمر فاروق، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور کئی اکابر صحابہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے قائل تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابن صیاد کے بارے میں ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے

اور انہوں نے تمیم داری والے واقعہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی حدیث کو نہیں لیا۔
 (فتح الباری شرح بخاری، جلد نمبر 13، صفحہ نمبر 328)

البتہ جو حضرات ابن صیاد کو دجال نہیں مانتے ان کی دلیل حضرت تیم داری والی حدیث ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں یہ ساری بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”تمیم داری والی حدیث اور ابن صیاد کے دجال ہونے والی احادیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ جس کو تمیم داری نے بندھا ہوا دیکھا وہ دجال ہی تھا اور ابن صیاد شیطان تھا جو اس تمام عرصہ میں دجال کی شکل و صورت میں اصفہان چلے جانا (غائب ہونے) تک موجود رہا چنانچہ وہاں جا کر اپنے دوست کے ساتھ اس وقت تک کے لئے روپوش ہو گیا جب تک اللہ تعالیٰ اس کو نکلنے کی طاقت نہیں دیتا۔“

(فتح الباری شرح بخاری، جلد نمبر 13، صفحہ نمبر 328)

نیز ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی دلیل میں یہ روایت نقل کرتے ہیں:

”حسان بن عبد الرحمن نے اپنے والد سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے اصفہان فتح کیا تو ہمارے لشکر اور یہودیہ نامی بستی کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ تھا۔ چنانچہ ہم یہودیہ جاتے تھے اور وہاں سے راشن وغیرہ لاتے تھے۔ ایک دن میں وہاں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہودی ناچ رہے ہیں اور ڈھول بجا رہے ہیں۔ ان یہودیوں میں میرا ایک دوست تھا میں نے اس سے ان ناچنے گانے والوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا: ”ہمارا وہ بادشاہ جس کے ذریعے ہم عربوں پر فتح حاصل کریں گے آنے والا ہے۔“ اس کی یہ بات سن کر میں نے وہ رات اسی کے پاس ایک اونچی جگہ پر گزاری۔ چنانچہ جب سورج طلوع ہوا تو ہمارے لشکر کی جانب سے غبار اٹھا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر ریحان (ایک خوشبودار پودا) کی قباحتی اور یہودی لوگ ناچ گارہے تھے۔ جب میں نے اس مرد کو دیکھا تو وہ ابن صیاد ہی تھا۔ پھر وہ یہودیہ بستی میں داخل ہو گیا اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔“

(فتح الباری: جلد نمبر 13، صفحہ نمبر 337)

دجال مشرقی جزیرے میں:

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نماز کے لیے مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا:

”ہر شخص اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے۔“

پھر فرمایا:

”کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں کس لئے جمع کیا ہے؟“

لوگوں نے عرض کیا:

”اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آج میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لئے جمع نہیں کیا بلکہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تمہیں داری جو کہ نصرانی تھے وہ آئے، بیعت کی اور مسلمان ہوئے۔ پھر ایک ایسی بات بتائی کہ وہ ان باتوں سے مطابقت رکھتی ہے جو میں نے تمہیں دجال کے بارے میں بتائی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنی نجم اور بنی جذام کے تیس افراد کے ساتھ سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ بھٹک گئے۔ سمندر کی موجیں مہینہ بھر ان سے کھیلتی رہیں اور ایک دن سورج غروب ہونے کے وقت وہ ایک جزیرے سے جا لگے۔ وہ چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں سوئی دم اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا۔ لوگوں نے کہا: ”تیری خرابی ہو تو کون ہے؟“ اس نے کہا: ”میں جساہ ہوں۔ تم ایک آدمی کے پاس اس بت خانے میں جاؤ کیونکہ وہ بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا ہے۔“ جب اس نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس جانور سے رے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ اس لئے ہم جلدی جلدی اس بت خانے میں پہنچ گئے۔ وہاں دیکھا کہ ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ اس جیسی مخلوق ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ سختی سے جکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ اس نے بیسان کی کھجوروں، زغر کے نشے اور بنی امی کے متعلق ہم سے پوچھا اور بتایا کہ میں دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کے

اجازت مل جائے گی۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے۔“

دو مرتبہ نہیں نہیں کہا اور دو دفعہ دست اقدس سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(صحیح مسلم، باب قصۃ الجساسة رقم الحدیث 2942 رقم الصفحة 2261 الجزء الرابع، مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابوداؤد، بیانی خبر الجساسة رقم الحدیث 4326 رقم الصفحة 118 الجزء الرابع، مطبوعة دارالذکر بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عن وصف العلامین تطهران ثم خروج المسیح الدجال من وثاقه رقم الحدیث 6787 رقم الصفحة 194 الجزء 15 مطبوعة موسسة الرسالة بیروت) (السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث 626 رقم الصفحة 1148 الجزء السادس مطبوعة دار العاصمة ریاض) (السنن الکبریٰ رقم الحدیث 4258 رقم الصفحة 481 الجزء الثاني مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت) (المعجم الاوسط رقم الحدیث 4859 رقم الصفحة 125 الجزء الخامس مطبوعة دار الحرمین القاہرة) (مسند احمد حدیث فاطمة بنت قیس رقم الحدیث 27146 رقم الصفحة 374 الجزء السادس مطبوعة موسسة قرطبة مصر) (مسند الطباہی ماروت فاطمة بنت قیس رقم الحدیث 1646 رقم الصفحة 228 الجزء الاول مطبوعة دار المعرفة بیروت) (المعجم الکبیر رقم الحدیث 1270 رقم الصفحة 55 الجزء الثاني مطبوعة الصفحة 952 الجزء الثاني مطبوعة موسسة الرسالة بیروت) (دلائل النبوة للاحصانی، فصل فی قصۃ الجساسة رقم الحدیث 52 رقم الصفحة 167 الجزء الاول مطبوعة دار طہیة ریاض)

تمیم داری اور دجال:

1: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی، منبر پر تشریف لے گئے اور اس سے پہلے سوائے جمعہ کے کسی اور موقع پر منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے۔ لہذا یہ بات لوگوں پر گراں گزری (حیرانی و پریشانی کا سبب بنی) اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ لوگ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا:

”خدا کی قسم میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ میرے پاس تمیم داری آئے اور انہوں نے ایک ایسی خبر سنائی جس کی خوشی سے میں قیلولہ (دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کرنا)

نہ کر سکا۔ میں نے چاہا کہ اپنی اس مسرت میں تمہیں بھی شامل کروں۔ تمہیں نے بیان کیا ہے کہ ان کا جہاز سمندری طوفان کی وجہ سے ایک نامعلوم جزیرہ پہنچ گیا۔ یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر سوار ہو کر اس جزیرہ میں گئے۔ انہیں وہاں سیاہ رنگ کی ایک مخلوق نظر آئی جس کے جسم پر بہت زیادہ بال تھے۔ انہوں نے اس سے پوچھا: ”تو کون ہے؟“ اس نے کہا: ”میں جسامہ ہوں۔“ ہم نے اس سے کہا: ”ہمیں کچھ بتاؤ (کہ تم کون ہو؟)“ اس نے کہا: میں تمہیں کچھ بتاؤں گا نہ تم سے کچھ سنوں گا۔ تم ایسا کرو کہ اس بت خانے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بہت خواہشمند ہے، وہی تمہیں کچھ بتائے گا بھی اور وہی تم سے کچھ سنے گا۔“ یہ سن کر ہم لوگ اس بت خانہ میں گئے۔ وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہائے کر رہا تھا۔ اس نے ہم سے پوچھا: ”تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟“ ہم نے جواب دیا: ”شام سے۔“ اس نے پوچھا: ”عرب کا کیا حال ہے؟“ ہم نے جواب دیا: ”جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں اور ہمارا اچھا حال ہے۔“ اس نے کہا: ”اس شخص کو جو وہاں پیدا ہوا ہے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا کیا حال ہے؟“ ہم نے جواب دیا: ”وہ اچھے حال میں ہیں۔ شروع میں قریش نے ان کی مخالفت کی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرما دیا۔ اب سارے عرب ایک دین اور ایک ندا کو ماننے والے ہو گئے ہیں۔“ اس نے کہا: ”اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟“ ہم نے جواب دیا: ”وہ بھی اچھی حالت میں ہیں۔ لوگ اس کا (پانی پیتے ہیں اور اس سے اپنے کھیت وغیرہ کو بھی) پانی دیتے ہیں۔“ اس نے پوچھا: ”عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟“ ہم نے بتایا: ”اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں۔“ یہ سن کر اس شخص نے تین چغیں ماریں اور بولا: ”اگر میں اس قید سے چھوٹا تو زمین کے چپہ چپہ کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی حصہ نہیں چھوڑوں گا سوائے طیبہ کے کیونکہ مجھ میں وہاں جانے کی طاقت نہ ہوگی۔“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی چونکہ طیبہ یہی شہر ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مدینہ منورہ کی ہر گلی کوچہ سڑک میدان پہاڑ نرم اور سخت زمین الغرض ہر مقام پر فرشتہ نگی تلوار لئے پہرہ دیتا ہوگا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔“

2: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ مسکرائے اور فرمایا کہ تمہیں داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ قصہ تمہیں بھی سناؤں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ کچھ فلسطینی لوگ کشتی پر سوار ہوئے۔ طوفان نے انہیں ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا۔ انہوں نے پوچھا:

”تو کیا چیز ہے؟“

اس نے کہا:

”میں جسارتہ ”جاسوس“ ہوں۔“

وہ کہنے لگے:

”ہمیں اپنے بارے میں بتاؤ۔“

اس نے کہا:

”میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گا اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گا لیکن بستی کے اس کنارے جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا وہ تمہیں کچھ بتائے گا بھی اور کچھ پوچھے گا بھی۔“

وہ بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

اس نے کہا:

”مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ۔“

ہم نے کہا:

”بھرا ہوا ہے جوش مارتا ہے۔“

پھر کہا:

”بحیرہ و طبریہ کے بارے میں بتاؤ۔“

ہم نے کہا:

”وہ بھی بھرا ہوا ہے جوش مار رہا ہے۔“

پھر پوچھا:

”بیسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے؟“

ہم نے کہا:

”ہاں۔“

کہنے لگا:

”بتاؤ کہ نبی کی بعثت ہوگئی؟“

ہم نے کہا:

”ہاں؟“

اس نے پوچھا:

”ان کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟“

ہم نے کہا:

”لوگ تیزی سے ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں (اور اسلام قبول کر رہے ہیں)۔“

پھر وہ اتنی زور زور سے اچھلا جیسے کہ ابھی زنجیروں سے نکل جائے گا۔ ہم نے پوچھا:

”تو کون ہے؟“

وہ کہنے لگا:

”میں دجال ہوں۔“

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔“

(صحیح مسلم، باب قصۃ الجساسة، رقم الحدیث 2942، رقم الصنف 2263 الجزء الرابع، مطبوعہ دار

التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6787، رقم الصنف 194 الجزء 15 مطبوعہ

الرسالة بیروت) (سنن الترمذی، باب رقم الحدیث 2253، رقم الصنف 521 الجزء الرابع، مطبوعہ

حیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابی داؤد، باب فی خبر الجساسة، رقم الحدیث 4325، رقم الصنف

11 الجزء الرابع، مطبوعہ دار الفکر بیروت) (مسند اسحاق بن راہویہ، ما یروی عن فاطمة بنت قیس

الفہریہ وغیرہا عن النبی، رقم الحدیث 2 رقم الصلحہ 220 الجزء الاول، مطبوعہ مکتبۃ الایمان، المدینۃ المنورۃ) (مسند احمد حدیث فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا رقم الحدیث 27146 رقم الصلحہ 1373 الجزء السادس مطبوعہ موسۃ قرطبہ مصر) (معجم ابی یعلیٰ باب الکاف رقم الحدیث 287 رقم الصلحہ 235 الجزء الاول مطبوعہ ادارۃ العلوم الاسلامیہ، فیصل آباد پاکستان)

3: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا:

”الصلوۃ جامعۃ“

”نماز تیار ہے۔“

چنانچہ میں مسجد گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے بالکل پیچھے تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

”ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے۔“

پھر فرمایا:

”تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا۔؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

”اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب (Invoke) یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں) تمہیں داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو نحم اور بنو جذام کے 30 آدمیاں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک مہینے تک سمندری طوفان کی موجیں دھکیلتی رہیں، پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک

پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔ انھیں وہاں ایک عجیب سی مخلوق ملی جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی، بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا: ”تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟“ اس نے کہا: ”میں جساہ ہوں۔“ ہم نے کہا: ”جساہ کیا ہے؟“ اس نے کہا: ”تم لوگ گرجے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے۔“ جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی جلدی گرجے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا، ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا، وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ کندھوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے پوچھا: ”تو ہلاک ہو تو کون ہے؟“ اس نے کہا: ”جب تم نے مجھے پالیا ہے اور تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟“ ہم نے کہا: ”ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمہیں داری نے اپنے بحری سفر طوفان جزیرہ میں داخل ہونے اور جساہ ملنے کی تفصیل دہرائی) اس نے پوچھا: ”کیا پیمانہ کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟“ ہم نے کہا: ”ہاں۔“ اس نے کہا: ”زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔“ پھر اس نے پوچھا: ”بحیرہ طبریہ میں پانی ہے یا نہیں؟“ ہم نے کہا: ”ہاں۔“ پھر اس نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ یہ بھی بتایا کہ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اس نے کہا: ”ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔“ پھر اس نے کہا: ”اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں۔ میں مسیح ہوں، عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا، میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوا ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا، وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لئے ہوئے مجھے روکے گا، ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔“ (یہ واقعہ سننے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا: ”یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آگاہ

رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا کرتا تھا۔؟ ہوشیار ہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔“

(اصحاح المسلم: حدیث نمبر: ۵۲۳۵)

اس حدیث میں ہے کہ دجال نے لوگوں سے بیسان کی کھجوروں کے باغ، زُغَر کے چشے بحیرہ طبریہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا۔ ان سوالوں میں آپ غور کریں تو چار میں سے تین سوال پانی سے متعلق ہیں۔ نیز ان جگہوں سے دجال کا یقیناً کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے۔

بیسان (Baysan) کے باغات: بیسان پہلے فلسطین میں تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس کو حضرت شرجیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فتح کیا تھا۔ پھر بیسان 1948 سے پہلے اردن کا حصہ تھا۔ مئی 1948 میں اسرائیل نے بیسان شہر سمیت ضلع بیسان کے انتیس چھوٹے بڑے دیہاتوں پر قبضہ کر لیا اور اب یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔

جہاں تک بیسان میں کھجوروں کے باغات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مشہور ہے۔ ابو عبد اللہ یاقوت اپنی مشہور کتاب ”معجم البلد“ میں لکھتے ہیں:

”بیسان اپنی کھجوروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ میں وہاں کئی مرتبہ گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے ہی کھجوروں کے باغ نظر آئے۔“

اس وقت بھی بیسان کھجوروں کے لئے مشہور نہیں ہے بلکہ اس وقت مغربی کنارے کا شہر ”اریحہ“ (یریحہ) کھجوروں کے لئے مشہور ہے۔ اگرچہ بیسان کا کچھ علاقہ ابھی بھی اردن میں ہے جو کہ اردن کے غور (غمر) شہر کے علاقے میں ہے اور غور کے علاقے میں اس وقت گندم اور سبزیاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ نیز اردن کی زراعت کا مستقبل بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔

اردن کا انحصار دریائے یرموک کے پانی پر ہے۔ اردن دریائے یرموک کے پانی کو اپنے مشرق ”غور کینالاریکیشن پراجیکٹ“ کے لئے غور شہر کے قریب لایا ہے۔ اردن کی زمینوں کو غور کے اسی پراجیکٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔ جبکہ دریائے یرموک گولان کے پہاڑی سلسلے

میں آتا ہے۔

بُخیرَہ طبریہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت: دجال کا دوسرا سوال بحیرہ طبریہ سے متعلق تھا۔ بحیرہ طبریہ پر بھی اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اس کو انگلش میں Lake of Tiberias یا Sea of Galilee کہا جاتا ہے۔ عبرانی میں اسے ”یام کنرت“ (Yam Kinneret) کہتے ہیں۔

(انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا)

بحرہ طبریہ کے ارد گرد نو شہر آباد ہیں۔ جن میں ایک شہر طبریہ بھی ہے جو یہودیوں کے چار مقدس شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔ سن 70 عیسوی میں جب رومی بادشاہ ٹیٹس (Tituse) نے بیت المقدس کو برباد کیا تو یہودی مذہبی پیشوا جن کو ربی (Rabbi) کہا جاتا ہے، طبریہ میں آکر جمع ہوئے۔ یہاں یہودی مذہبی پیشواؤں کی ایک اعلیٰ سطحی عدالت بلائی گئی۔ آگے چل کر ان فیصلوں کی رو سے تیسری اور پانچویں صدی عیسوی کے دوران یہودیوں کی مذہبی اور شہری قوانین کی کتاب تالماد (Talmud) مرتب کی گئی۔ 1200 عیسوی میں یہودیوں کو (اپنے کالے کرتے توں کی وجہ سے) طبریہ سے بھاگنا پڑا۔ پھر دوبارہ 1800 میں یہاں آکر آباد ہوئے۔ اس وقت یہ شہر پر فضا سیاحتی مقام ہے۔

(انسائیکلو پیڈیا آف انکارٹا۔ 2005)

پہلی مرتبہ اس کو حضرت شریل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔ پھر اہل شہر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس کو حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔

معجم البلدان میں لکھا ہے کہ یہاں ایک بہت قدیم عمارت ہے جسے ہیکل سلیمانی کہا جاتا ہے۔ اس کے درمیان سے پانی نکلتا ہے۔ یہاں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بیسان اور غور کے درمیان ایک گرم پانی کا چشمہ ہے جو سلیمان علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے، اس چشمے کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ بحیرہ طبریہ کے درمیان میں ایک

کٹاؤ دار چٹان ہے جس کے اوپر ایک اور چٹان چڑھی ہوئی ہے جو دیکھنے والے کو دور سے نظر آتی ہے۔ اس علاقے والوں کا اس کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے۔

(معجم البلدان، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۱۸)

بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورت حال: بحیرہ طبریہ شمال مشرق اسرائیل میں اردن کی سرحد کے قریب ہے۔ اس وقت بھی اس میں میٹھا پانی موجود ہے۔ اس وقت اس کی لمبائی شمال سے جنوب 23 کلومیٹر ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی شمال کی جانب ہے جو 13 کلومیٹر ہے۔ اس کی انتہائی گہرائی 157 فٹ ہے۔ اس کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر (166sq km) ہے۔ اس وقت اس میں مختلف قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

☆: دیکھیں کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 9۔

اس وقت بحیرہ طبریہ اسرائیل کے لئے میٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جبکہ بحیرہ طبریہ کے پانی کا بڑا ذریعہ دریائے اردن ہے جو گولان کی پہاڑیوں کے سلسلے جبل الشیخ سے آتا ہے۔ اب اسرائیل نے یہ کیا ہے کہ بحیرہ طبریہ سے پہلے ہی دریائے اردن کا رخ موڑ کر اسرائیل کے اندر لے گیا ہے اور اس سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے جو پانی بچتا ہے اس کو اپنے صحرا میں گراتا ہے تاکہ مسلمانوں کو پانی سے محروم کیا جاسکے۔ نتیجے میں اردن کی زمینیں بنجر ہو جانے کا خطرہ ہے اس کی وجہ سے بحیرہ طبریہ کے بھی سوکھ جانے کا خطرہ ہے۔

زُغَرَ کا چشمہ: دجال کا تیسرا سوال زُغَرَ کے چشمے کے بارے میں تھا۔ حضرت

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم (Sodom) کی بستی سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے ساتھ اپنی دو صاحبزادیوں کو لے کر نکل گئے۔ ایک کا نام ”ربہ“ اور دوسری کا نام ”زُغَرَ“ تھا۔ بڑی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو اس کو ایک چشمے کے پاس دفن دیا۔ لہذا اس چشمے کا نام ”عین ربہ“ پڑ گیا۔ پھر دوسری بیٹی زُغَرَ کا انتقال ہوا تو اس کو بھی ایک چشمے کے قریب دفن کر دیا۔ اس طرح یہ

چشمہ ”عین زغر“ کے نام سے مشہور ہوا۔“

(معجم البلدان، جلد نمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۲۶)

ابو عبد اللہ حموی نے معجم البلدان میں عین زغر کو بحر مردار کے مشرق کی جانب بتایا ہے۔
بائبل کے مطابق قوم لوط پر عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السلام جس بستی میں گئے اس کو
”زور“ (Zoar) کہا گیا ہے۔ جو اس وقت بحر مردار کے مشرقی جانب اردن کے علاقے میں
الضانی کے نام سے ہے۔

گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت: 1967 کی جنگ میں
اسرائیل نے شام سے گولان کی پہاڑیاں چھین لی تھیں۔ جبل الشیخ (Mount
Hermon) گولان کے پہاڑی سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی ہے جہاں سے ایک طرف سے
بیت المقدس اور دوسری جانب دمشق بالکل اس کے نیچے نظر آتا ہے۔ اس کی اونچائی 9232 فٹ
ہے۔ جبل الشیخ پر اس وقت لبنان، شام اور اسرائیل کا قبضہ ہے۔ کچھ علاقہ اقوام متحدہ کا غیر فوجی
علاقہ ہے۔ پانی کے اعتبار سے جبل الشیخ کھلا علاقہ ہے اور اسی طرح جغرافیائی لحاظ سے بھی۔ پانی
کے لحاظ سے بھی یہ پہاڑی سلسلہ اس خطے کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

☆: گولان کی پہاڑوں کے محل وقوع کے لیے دیکھیں کتاب کے آخر میں دی گئی

تصویر نمبر 13۔

اب آپ دجال کی جانب سے بیسان بحیرہ طبریہ اور زغر کے متعلق پوچھے جانے والے
سوالوں کی حقیقت میں غور کریں تو ان سوالوں کا تعلق گولان کی پہاڑیوں سے ہے۔ نیز ان
احادیث کو بھی سامنے رکھیں جو دمشق، بحیرہ طبریہ، بیت المقدس اور ایفک کی گھاٹی سے متعلق ہیں تو
اس میں بھی گولان کی پہاڑیوں کی اہمیت صاف واضح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا جو آرمیگڈن (جنگ عظیم) کا نظریہ
ہے کہ یہ آرمیگڈن میگڈ کے میدان میں ہوگی، وہ میگڈن کا میدان بھی بحیرہ طبریہ سے مغرب میں
واقع ہے۔ ایفک کی گھاٹی جہاں دجال آخر میں مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا وہ بھی بحیرہ طبریہ کے
جنوب میں ہے۔ اس طرح یہ تمام علاقہ گولان کی پہاڑیوں کے بالکل نیچے واقع ہے۔ اسی طرح

اسرائیل و فلسطین اور اسرائیل و شام کے علاقے کے بارے میں اختلاف کی خبروں پر غور کریں تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے کہ عالمی کفر کن باتوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ سازی کر رہا ہے؟ اور فلسطینیوں کو ختم کرنے کے لئے سارا کفر اسرائیل کا ساتھ کیوں دیتا ہے؟

کفر کا شہر اسرائیل:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہو جائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہو جائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہو جائے۔“
(مستدرک حاکم، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۹۰۵)

دجال کا گرم گوشت کا پہاڑ:

۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ”یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔“
(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ومعه جبل من مرق وعراق اللحم حار الایبرد“

”دجال کے پاس شور بے یا یخنی کا پہاڑ ہوگا اور ایک پہاڑ اس گوشت کا جو ہڈی پر سے اتار کر کھایا جاتا ہے یہ گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔“

اس وقت دنیا میں کھانے پینے کی چیزوں کو مختلف مراحل سے گزار کر محفوظ رکھنے کے لئے مستقل ایک عالمی ادارہ قائم ہے، جو فوڈ پروسیسنگ اینڈ پریزرویشن (Food Processing and Preservation) کے نام سے 1809 سے کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کا کام کھانے پینے کی چیزوں کو جدید سے جدید طریقے سے ذخیرہ کرنے پر تحقیق کرنا ہے۔ اس حوالے سے یہ ادارہ اب تک بہت سے مختلف طریقے ایجاد کر چکا ہے جن کا مشاہدہ آپ بازاروں میں روز کرتے رہتے ہیں۔

انہیں طریقوں میں سے بعض طریقے ایسے ہیں جن میں کھانوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر گرم رکھ کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ جن میں 'سوپ'، 'چٹنیاں'، 'سبزیاں'، 'گوشت'، 'مچھلی' اور 'ڈیری' سے متعلق اشیاء شامل ہیں۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ وہ گوشت گرم ہوگا اور پھر یہ فرمانا کہ "ٹھنڈا نہیں ہوگا" اپنے اندر بڑی گہرائی لئے ہوئے ہے۔

دجال کے جنت اور دوزخ:

1: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دجال بائیں آنکھ سے کانٹا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔" (صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفہ و مامعہ، رقم الحدیث 2934، رقم الصلحہ 2248، الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یاجوج و ماجوج، رقم الحدیث 4071، رقم الصلحہ 1353، الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 23298، رقم الصلحہ 383، الجزء الخامس مطبوعہ موسۃ قرطبہ، مصر) (الایمان لابن مندہ، رقم الحدیث 1038، رقم الصلحہ 942، الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1532، رقم الصلحہ 547، الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید، القاہرہ)

2: حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جگہ تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"دجال کے پاس جو کچھ ہوگا اس کو میں اس سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس ایک نہر

آگ کی ہوگی اور ایک نہر پانی کی۔ بیشک اس کا پانی آگ ہوگی اور اس کی آگ پانی ہوگا۔ لہذا تم میں سے اگر کسی کا اس سے واسطہ پڑے اور وہ پانی پینا چاہے تو اس کی آگ میں سے پئے کیونکہ وہ آگ حقیقتاً پانی ہی ہوگی۔“

یہ سن کر ابو مسعود نے فرمایا:

”میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔“

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفہ و مامعہ، رقم الحدیث 2935 رقم الصلحہ 2250 الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (سنن ابوداؤد باب خروج الدجال رقم الحدیث 4315 رقم الصلحہ 1115 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6799 رقم الصلحہ 1209 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث 8507 رقم الصلحہ 1536 الجزء الرابع، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (مسند ابی حنیفہ رقم الحدیث 37472 رقم الصلحہ 1490 الجزء السابع، مطبوعہ مکتبۃ الرشید، الریاض) (مختصر المختصر رقم الصلحہ 218 الجزء الثانی، مطبوعہ مکتبۃ المنعمی القاہرۃ) (مسند ابی حنیفہ رقم الحدیث 2859 رقم الصلحہ 274 الجزء السابع، مطبوعہ مکتبۃ المنعمی القاہرۃ) (المعجم الاوسط رقم الحدیث 2503 رقم الصلحہ 167 الجزء الثالث، مطبوعہ دار الحرمین القاہرۃ) (مسند احمد رقم الحدیث 23386 رقم الصلحہ 1393 الجزء الخامس، مطبوعہ موسۃ قرطبیہ مصر) (المعجم الکبیر رقم الحدیث 646 رقم الصلحہ 233 الجزء السادس عشر، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل) (تأول مختلف الحدیث رقم الصلحہ 186 الجزء الاول، مطبوعہ دار الجلیل بیروت) (الایمان لابن مندہ رقم الحدیث 1032 رقم الصلحہ 939 الجزء الثانی، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت)

؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال کے پاس جو کچھ ہوگا میں اس کو دجال سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ، لہذا اگر کوئی شخص اس کو پالے تو وہ اس نہر کے پاس جائے جو آگ نظر آ رہی ہو اور آنکھیں بند کر لے، پھر سر کو نیچے کر کے اس سے پی لے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ بیشک دجال کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے جس

پر ناخنہ کی طرح سخت چیز ہوگی۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہاتھ لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔“

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال و صفہ و مائتہ رقم الحدیث 2934 رقم الصفحہ 2249 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

4: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وَارْأَوْا الَّذِي يَرِ النَّاسُ أَتَاهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرِ النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَذَرْ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرِ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ“

(اصح البخاری، جلد نمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۱۲۷۲)

”دجال اپنے ساتھ پانی اور آگ لے کر نکلے گا جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں وہ جھلسہ دینے والی آگ ہوگی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا۔ سو تم میں جو شخص دجال کو پائے تو وہ اپنے آپ کو اس چیز میں ڈالے جس کو اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔“

ایک حدیث میں دجال کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ کا ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اس کے سامنے جھک جائے گا اس کے لئے دولت اور غذائی اشیاء کی فراوانی ہو جائے گی اور جو اس کے نظام کو نہیں مانے گا اس پر ہر قسم کی پابندی لگا کر ان پر آگ برسائے گا۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ دجال کے آنے سے پہلے اس کا فتنہ شروع ہو جائے گا۔ افغانستان اور عراق پر آگ کی بارش اسی کے ایک چیلے کی کارستانی ہے۔ جن لوگوں نے ابلیسی قوتوں کی بات مان لی ان پر ڈالروں کی بارش کی جارہی ہے۔

5: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور

اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پارنکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ”میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟“ چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ”تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟“ تو لوگ کہیں گے: ”ہاں۔“ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ”یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔“ چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ”اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔“ چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ”اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔“ دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ”یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ”میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔“ تو لوگ اس کو کہیں گے: ”تو جھوٹا ہے۔“ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ”لوگوں نے سچ کہا۔“ (الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

یوم الخلاص:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا ہے اس وقت سے اب تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے خوف دلاتے رہے ہیں۔ اب میں چونکہ تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو اس لئے دجال تم ہی لوگوں میں نکلے گا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا لیکن وہ میرے بعد ظاہر ہوگا اس لئے ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے۔ اللہ تعالیٰ میری جانب سے اس کا محافظ ہو۔ سنو! دجال شام و عراق کے درمیان خلہ نامی جگہ سے نکلے گا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلانے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی وہ حالت بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بیان کی۔ پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) کہے گا: ”میں خدا ہوں۔“ حالانکہ تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے (تو پھر دجال کیسے خدا ہوا؟) اس کے علاوہ وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب کانا بھی نہیں، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن خواہ عالم ہو یا جاہل ہر شخص پڑھ سکے گا۔ اس کے ساتھ دوزخ اور جنت بھی ہوگی لیکن حقیقت میں جنت دوزخ ہوگی اور دوزخ جنت ہوگی۔ جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے اسے چاہئے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے (اس کی برکت سے) وہ دوزخ اس کے لئے ایسا ہی باغ ہو جائے گی جیسے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا: ”اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تو مجھے خدا مانے گا؟“ وہ کہے گا: ”ہاں۔“ تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں نمودار ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ ایک شخص کو قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا: ”دیکھو میں اس شخص کو اب دوبارہ زندہ کرتا ہوں کیا کوئی پھر بھی میرے علاوہ کسی اور کو رب مانے گا؟“ خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا: ”تیرا رب کون ہے؟“ وہ کہے گا: ”

میرا رب اللہ ہے اور تو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو تیرے دجال ہونے کا مجھے کامل یقین ہو گیا۔ دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چھپنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے، کوئیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا، سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے نگلی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔“

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔ ایک روز ان کا امام (امام مہدی) لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: ”یہ حق تمہارا ہی ہے اس لیے کہ تمہارے لیے ہی تکبیر کہی گئی ہے لہذا تم ہی نماز پڑھاؤ۔“ وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے: ”دروازہ کھول دو۔“ اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کیے ہوگا۔ ہر یہودی کے پاس ایک تلوار مع ساز و سامان اور ایک چادر ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پٹھلنے لگے گا جس طرح پانی نمک میں پٹھلتا ہے اور آپ کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں

گے: ”تجھے میرے ہی ہاتھ سے چوٹ کھا کر مرنا ہے تو پھر اب بھاگ کر کہاں جائے گا۔“ آخر کار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جس کے پیچھے یہودی چھپے اور وہ مسلمانوں کو اس کے بارے میں نہ بتائے۔ چاہے وہ شجر ہو یا حجر یا کوئی جانور ہر شے کہے گی: ”اے اللہ کے بندے! اے مسلم! یہ دیکھ یہ رہا یہودی یہ میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آ کر قتل کر۔“ سوائے غرقہ درخت کے کہ وہ انہی میں سے ہے اس لئے وہ نہیں بتائے گا۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”دجال چالیس برس تک رہے گا۔ جس میں سے ایک برس چھ ماہ کے برابر، ایک برس ایک مہینہ کے برابر، ایک برس ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ایسے گزر جائیں گے جیسے ہوا میں چنگاڑی اڑ جاتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص مدینہ منورہ کے ایک دروازہ پر ہوگا تو اسے دوسرے دروازے پر پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔“

لوگوں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس طرح بڑے دنوں میں حساب کر کے پڑھتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی حساب کر کے پڑھنا۔“

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت ایک حاکم عادل کی طرح احکام جاری فرمائیں گے۔ صلیب (عیسائیوں کا مذہبی نشان) توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، صدقہ لینا معاف کر دیں گے۔ اس دور میں نہ بکری پر زکوٰۃ ہوگی نہ اونٹ پر۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ و حسد اور بغض بالکل اٹھ جائے گا۔ ہر قسم کے زہریلے جانوروں کا زہر جاتا رہے گا حتیٰ کہ اگر بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی، بکریوں میں بھیڑ یا اس طرح رہے گا جس طرح محافظ کتا بکریوں میں رہتا ہے۔ تمام زمین صلح

اور انصاف سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ تمام لوگوں کا ایک کلمہ ہوگا، دنیا سے لڑائی اٹھ جائے گی، قریش کی سلطنت جاتی رہے گی، زمین چاندی کی ایک طشتی کی طرح ہوگی اور اپنے میوے ایسے اگائے گی جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں اگایا کرتی تھی۔ اگر انگور کے ایک خوشے پر ایک جماعت جمع ہو جائے گی تو سب شکم سیر ہو جائیں گے، ایک انار بہت سے آدمی پیٹ بھر کر کھالیں گے، بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند درہموں میں ملیں گے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کیوں ستے ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”چونکہ جنگ وغیرہ ہوگی نہیں اس لیے گھوڑے کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔“

انہوں نے عرض کیا:

”بیل کیوں مہنگا ہوگا؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمام زمین میں کھیتی ہوگی، کہیں بنجر زمین میں نہ ہوگی اور دجال کے ظہور سے پہلے تین سال تک قحط ہوگا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو تہائی بارش روکنے اور دو تہائی پیداوار روکنے کا حکم دے گا، تیسرے سال اسے حکم ہوگا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ برسائے نہ زمین کچھ اگائے پھر ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ تمام چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔“

صحابہ نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! پھر لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مومنین کے لئے تسبیح و تہلیل اور تکبیر ہی غذا کا کام دے گی۔ کسی مومن کو کھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔“

(سنن ابن ماجہ باب الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یاجوج و ماجوج رقم الحدیث 4077 رقم
الصحیح 1359 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر بیروت) (مسند رویانی رقم الحدیث 1239 رقم الصحیح

295 الجزء الثاني مطبوعة موسسة قرطبة قاهره) (مسند الثامن رقم الحديث 861 رقم الصفحة 28 الجزء الثاني مطبوعة موسسة الرسالة بيروت) (الاحاد والثاني رقم الحديث 1249 رقم الصفحة 447 الجزء الثاني مطبوعة دار الرية رياض) (المعجم الكبير رقم الحديث 7644 رقم الصفحة 146 الجزء الثامن مطبوعة مكتبة العلوم والحكم موصل) (السنن لابن ابی عاصم رقم الحديث 391 رقم الصفحة 171 الجزء الاول مطبوعة المكتب الاسلامي بيروت) (فضائل بيت المقدس باب مقام المسلمين بيت المقدس وقت خروج الدجال وحصاره لهم بها رقم الحديث 37 رقم الصفحة 164 الجزء الاول مطبوعة دار الفكر سورية)

اس حدیث کے چند پہلوں پر غور کریں:

آج کل شعبہ باز لوگ راہ چلتے چند کرتب دکھا کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں اور ان سے داد تحسین کے ساتھ ساتھ مال بھی بٹور لیتے ہیں۔ تو قحط اور بھوک کے زمانے میں آسمان سے بارش برسا لینا اور زمین سے اناج اگالینا واقعی خدائی کا دعویٰ کرنے والے کے لئے بہت اہمیت کی حامل چیز ہوگی۔ ابھی حال ہی میں یہودیوں نے روئی کی کاشت کے لئے ایک ایسا بیج بنایا ہے کہ وہ جس زمین میں ایک دفعہ بودیا جائے تو غالباً سو سال تک اس زمین میں روئی کا کوئی دوسرا بیج کا گر نہ ہوگا۔ اس سائنسی تجربے کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس قحط اور بھوک کے زمانے میں دجال کے پاس بھی اناج کے ایسے بیج ہوں جنہیں وہ جس زمین میں چاہے بو کر آسمان سے مصنوعی بارش برسا کر اسے لوگوں پر اپنی خدائی کی دلیل کے طور پر پیش کرے اور اپنے اوپر ایمان لانے کے لئے کہے تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

مذکورہ حدیث میں غرقہ کو شجر الیہود کہا گیا ہے۔ غرقہ ایک درخت کا نام ہے۔ اسے یہودیوں کے بعض جہلاء پوجتے بھی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وادی طویٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی درخت سے رب تبارک و تعالیٰ نے پکارا تھا اور یہی درخت کلام الہی کا مظہر یا مصدر بنا تھا لیکن یہ غلط

ہے کیونکہ وہ درخت غرقہ نہیں بلکہ بیر یا انگور کا درخت تھا۔ بہر حال یہودی اس درخت کی بہت تعظیم کرتے ہیں، اس لیے اسے ”یہودی درخت“ کہا جاتا ہے۔ قارئین میں سے بہت کم لوگوں کے علم میں یہ بات ہوگی کہ آج کل دنیا کے دیگر ممالک کی طرح اسرائیل میں بھی بہار کے موسم میں جو شجرکاری کی مہم چلائی جاتی ہے اس میں یہ غرقہ درخت ہی کثرت سے لگایا جاتا ہے۔ یہ یہودی دنیا میں صدیوں سے ہیں اور دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں رہ چکے ہیں لیکن کہیں بھی انہوں نے غرقہ نہیں اُگائے۔ آج انہیں اسکی ضرورت کیوں پیش آگئی؟ اس لئے کہ اب انہیں بھی وہ دن قریب نظر آ رہا ہے جس دن ان کے ظلم و ستم کی شام ہوگی اور وہ اپنی جان بچانے کے لئے کونے کھدرے میں چھپتے پھر رہے ہوں گے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق انہیں خشکی و تری یا فضا میں کہیں کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی۔ تب انہیں ان کا یہ یہودی درخت ہی پناہ دے گا۔ اس لیے یہ اس درخت کو زیادہ سے زیادہ اُگا رہے ہیں تاکہ وقت ضرورت کام آسکیں۔ لیکن قارئین گرامی! یہ یہودی غرقہ کا پودا لگاتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ مسلمانوں کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ اُس وقت غرقہ درخت میں یہودی پناہ لیے ہوئے مل سکتا ہے لہذا مسلمانوں نے یہ بات اچھی طرح گرہ باندھ لی ہے۔ اس لیے اب وہ وقت جب بھی آیا مسلمان ان یہودیوں کو ادھر ادھر تو بعد میں تلاش کریں گے غرقہ درخت کو پہلے ادھیڑیں گے۔

☆: غرقہ کے درخت کی مختلف اقسام کے لیے دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 6۔

2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود فيقتلهم المسلمون“

حتى يختبئ اليهود من ورائهم والشجر فيقول الحجر او الشجر
يا مسلم يا عبد الله هذا يهودي خلفي فتعال فاقتله الا الغرق قد فانه من
شجرة اليهود“

(اصح المسلم، جلد نمبر: 4، صفحہ نمبر: 2239)

”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے
جنگ نہ کر لیں۔ چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان (تمام) یہودیوں کو قتل
کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپ جائیں
گے تو پتھر اور درخت یوں کہے گا: ”اے مسلمان! اے اللہ کے بندے!
ادھر آ! میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال۔ مگر غرق نہیں کہے گا
کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔“

یہودیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ بے جان چیزوں کو بھی زبان عطا فرمادے گا اور وہ بھی ان
کے خلاف گواہی دیں گی۔ یہودیوں کا شر اور فتنہ صرف انسانیت کے لئے ہی نقصان دہ نہیں ہے
بلکہ ان کی ناپاک حرکتوں کے اثرات بے جان چیزوں پر بھی پڑے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے نام پر
احولیات (Environment) کو خراب کر کے جنگلات تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اللہ کی
نعمت اس قوم نے جس طرح دنیا کو جنگلوں کی بھٹی میں جھونکا ہے اس کے اثرات سے زمین کا ذرہ
بہ متاثر ہوا ہے۔

اسرائیل نے جب سے گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا ہے اسی وقت سے وہاں غرقہ کے
درخت لگانے شروع کئے ہیں اور اس کے علاوہ بھی یہودی اس درخت کو جگہ جگہ لگاتے ہیں۔
فروری 2000ء میں اسرائیل نے انڈیا کو شجرکاری کی مہم کے لیے فنڈ دیا۔ آپ کو اس بات
سے ضرور تعجب ہوگا کہ آج تک نو سالوں میں اسرائیل کے فنڈ سے انڈیا میں سب سے زیادہ لگائے
جانے والے درخت غرقہ کے ہی ہیں۔ شجرکاری کی اس مہم پر اسرائیل لاکھوں ڈالر خرچ کر رہا ہے۔

شہد کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِذَا تَشْهَدَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ“

(صحیح مسلم، ج: ۱، ص: ۴۱۲)

”جب تم میں سے کوئی (اپنی نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اللہ

سے چار چیزوں کی پناہ مانگے اور کہے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ“

”اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب

سے، موت و حیات کے فتنے سے اور مسیحِ دجال کے شر سے۔“

(مسلم شریف، جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۴۱۲)

سورۃ کہف کی ابتدائی و آخری آیات:

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”جو دجال کے فتنے میں مبتلا ہو اور صبر کرے وہ فتنے میں نہ پڑے گا نہ زندگی میں نہ موت کے

بعد۔ جس کا اس سے واسطہ پڑا اور اس نے دجال کی پیروی نہیں کی تو اس کے لئے جنت لازم

ہوگئی۔ جو بھی شخص مخلص ہو گا وہ دجال کو ایک مرتبہ جھٹلائے گا اور دجال سے کہے گا کہ تو دجال ہی

ہے۔ اس کے بعد وہ سورہ کہف کی آخری آیات یا ابتدائی آیات پڑھے گا تو دجال اس کو نقصان نہ

پہنچا سکے گا کیونکہ یہ آیتیں دجال کے ظلم سے بچنے کے لئے پناہ گاہ کا کام دیں گی۔ لہذا اس شخص کے

لئے خوشخبری ہے جو اپنا ایمان دجال کے فتنوں سے اور اس کی چھوٹی برائیوں سے بچا کر نجات پا

گیا۔ دجال کا مقابلہ امت محمدیہ میں وہ لوگ کریں گے جو صحابہ کرام کی طرح اس وقت روئے

زمین پر بہترین لوگ ہوں گے۔“

(الفتن لنعم بن حماد خروج الدجال وسیرۃ وما یجری علی یدہ من الفساد رقم الحدیث 1524 رقم الصحیح)

1540 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة (الفن لنعم بن حماد خروج الدجال وسيرته وما يجري على يديه من الفساد رقم الحديث 1535 رقم الصفحة 1547 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة) (مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث 37537 رقم الصفحة 1500 الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد الرياض)

شبہاتِ دجال:

1: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو دجال کے متعلق سننے تو چاہئے کہ اس سے دور بھاگے کیونکہ اس کے پاس اگر ایسا شخص بھی جائے گا جو اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہوگا تو وہ بھی اس کا پیروکار ہو جائے گا، اس لیے کہ وہ ایسے ہی شبہات لے کر کھڑا ہوگا۔“

(سنن ابوداؤد، باب خروج الدجال، رقم الحديث 4319 رقم الصفحة 116 الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر بيروت) (المستدرک علی المحسن رقم الحديث 8615 رقم الصفحة 876 الجزء الرابع مطبوعة مكتبة دار الكتب العلمية بيروت) (مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث 37459 رقم الصفحة 1488 الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد الرياض) (مسند المزاري 4-9 رقم الحديث 3590 رقم الصفحة 163 الجزء التاسع مطبوعة مكتبة العلوم والحكم المدينة) (تهديب الكمال رقم الحديث 4866 رقم الصفحة 1569 الجزء الثالث والعشرون) (المحلى 89 مسألة وان الدجال سيأتي وهو كافرا عور محرق رقم الصفحة 150 الجزء الاول مطبوعة دارالافتاء الجدي بيروت)

دجال اور جادو: دجال کے پاس تمام شیطانی اور جادو کی قوتیں ہوں گی۔ جادو کو ابھی سے ایک نئے انداز میں متعارف کرایا جا رہا ہے۔ بڑے شہروں میں باقاعدہ جادو کے اسٹیج شو منعقد کرائے جا رہے ہیں۔ نیز دنیا کے بڑے جادوگر اس وقت یہودیوں میں موجود ہیں جنہوں نے جادو کے علم میں انتہائی ترقی کی ہے۔ ان میں کئی بڑے سیاست دان اور دنیا کے بڑے بڑے تاجر بھی جادوگر ہیں۔ جادو کی مختلف قسم کے نشانات تمام دنیا میں گھر گھر پہنچ چکے ہیں مثلاً: چھ کونوں والا داؤدی ستارہ، پانچ کونوں والا ستارہ، لہر کا نشان جو پیسی کی بوتل پر بنا ہوتا ہے، سانپ کے طرز کی سیڑھی، ایک آنکھ اور شطرنج کا نشان وغیرہ۔ ہر نشان کی تاثیر الگ ہے۔ مثلاً: پانچ کونوں والے

ستارے میں کسی کا نام لکھ دیا جاتا ہے پھر اس پر ایک منتر پڑھا جاتا ہے ان کے بقول اس کی تاثیر ہلاکت ہے۔

دجال اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک امتحان و آزمائش ہوگا تا کہ ایمان والوں کو پرکھا جائے کہ وہ اللہ کے وعدوں پر کتنا یقین رکھتے ہیں۔ سو جو اس امتحان میں کامیاب ہو جائے گا اس کے لئے اللہ نے بہت زیادہ درجات رکھے ہیں۔ اس لئے دجال کو ہر قسم کے وسائل دیئے گئے ہوں گے۔ جن میں شیطانی وسائل سے لیکر تمام انسانی و مادی وسائل شامل ہوں گے۔

دور جدید کی ایجادات، مغربی سائنسی تجربات و تحقیقات کے پس پردہ حقائق کا اگر ہم پتہ لگائیں تو یہ بات با آسانی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ یہ تمام کوششیں اسی ابلیسی مشن کو پورا کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

2: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”مَنْ سَمِعَ بِالْذِّجَالِ فَلَيْنَا عَنْهُ قَوْلُ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ
مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ“

(سنن ابی داؤد: حدیث نمبر: ۳۷۶۳)

”جو شخص دجال کے آنے کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! آدمی دجال کے پاس آئے گا اور وہ اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت قبول کر لے گا۔ کیونکہ جو چیز اس (دجال) کو دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ جائے گا۔“

دجال کا فتنہ مال، حسن، قوت، غرض تمام چیزوں کا ہوگا اور دنیا اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ شہر میں ہوتی ہے۔ شہروں سے جو جگہ جتنی دور دراز ہوگی وہاں اس کا فتنہ اتنا ہی کم ہوگا۔ اس بات کی طرف ام حرام رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بھی اشارہ ہے۔ فرمایا:

”لوگ دجال سے اتنا بھاگیں گے کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔“

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) ہوگا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی تالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ”میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟“ چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ”تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟“ تو لوگ کہیں گے: ”ہاں۔“ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ”یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔“ چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے گلے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ”اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔“ چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مر کر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ”اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرچے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔“ دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ”یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرارہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ”میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔“ تو لوگ اس کو کہیں گے: ”تو جھوٹا ہے۔“ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ”لوگوں نے سچ

کہا۔“ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔“ تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ”میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔“ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟“ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ”میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔“ اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ”دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔“ تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ”تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔“ قاصد کہے گا: ”نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔“ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ”(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔“ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ”اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟“ لوگ کہیں گے: ”ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔“ (لہذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ

دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ”کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہذا میں تیرا رب ہوں۔“ اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ”اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔“ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ”اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔“ اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنادے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ ایق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمالوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ”اے لوگو! تمہارے پاس مدد آنی چلی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام)“

(الفن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

دجال کے چالیس یوم:

1: حضرت نو اس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”ظہور دجال کے وقت اگر میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس پر حجت قائم کروں گا اور اگر اس وقت میں تم میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور

میرے بعد بھی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا وارث ہے۔ تم میں سے جو شخص اسے پائے وہ سورہ کہف کی ابتدائی (دس) آیتیں پڑھے کیونکہ یہ اس کے فتنے سے بچاؤ ہیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟“

فرمایا چالیس دن۔ پہلا دن سال کی طرح، دوسرا دن مہینہ کی طرح اور تیسرا دن ہفتہ کی طرح اور باقی دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے۔“

(سنن ابوداؤد باب خروج الدجال رقم الحدیث 4321 رقم الصلحہ 117 الجزء الرابع مطبوعہ دار

الفکر بیروت)

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور

اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی

رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) ہوگا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح

داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور

پار ٹکل جاتے ہو) وہ کہے گا: ”میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے

تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟“ چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن

مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ”تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟“ تو لوگ

کہیں گے: ”ہاں۔“ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔“

(الفتح نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

عربوں میں طاقتوروں کی کمی:

1: حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

”لوگ دجال سے بچ کر بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔“

ام شریک نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ کم ہوں گے۔“

(صحیح مسلم باب فی بقیۃ من احادیث الدجال رقم الحدیث 2945 رقم الصلحہ 2266 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6797 رقم الصلحہ 208 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (سنن الترمذی رقم الحدیث 3930 رقم الصلحہ 724 الجزء الخامس مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

2: ام شریک بنت ابی العسکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوئیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا، سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے تنگی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔“

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب الشل ہیں کہاں ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔“

3: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لیفرن الناس من الدجال فی الجبال قالت ام شریک یا رسول فاین

العرب یومئذ قال ہم قلیل“

(اصح المسلم، جلد نمبر: 4، صفحہ نمبر 2266)

”لوگ دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے پہاڑوں میں بھاگ جائیں

گے۔“ ام شریک نے پوچھا: ”یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں

گے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ تھوڑے ہوں گے۔“

جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ دجال کا بیان فرما رہے تھے اور اس کے غلط دعوؤں کا

ذکر کر رہے تھے تو ام شریک رضی اللہ عنہا نے جو سوال کیا ان کا مطلب یہ تھا کہ عرب تو حق پر جان

دینے والے لوگ ہیں اور وہ ہر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں پھر ان کے ہوتے ہوئے دجال یہ

سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب دیا اس کا مطلب بھی یہی

ہے کہ ام شریک وہ عرب اس وقت بہت تھوڑے ہوں گے جن کی شان جہاد کرنا ہوگی۔ ورنہ تعداد

کے اعتبار سے تو عرب بہت ہوں گے لیکن وہ عرب جن کا تم سوال کر رہی ہو وہ کم ہوں گے۔

منبر پر دجال کا ذکر:

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے رزایت ہے کہ جب صحری کی فوج مضبوط ہو جائے گی تو اچانک

ایک منادی ندا کرے گا: ”خبردار! دجال نکل آیا ہے۔“ انہوں نے کہا: ”پھر ان سے صعب بن

حسامہ نے ملاقات کر کے کہا کہ اگر جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ نہ ہوتا تو میں تمہیں خبر دیتا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک

لوگ اس کے ذکر سے غافل نہیں ہو جاتے اور جب تک آئمہ منبروں پر اس کے ذکر کو نہ

چھوڑ دیں۔

(مجمع الزوائد، باب لا یخرج الدجال حتی ینزل الناس عن ذکرہ، رقم المصحف 335 الجزء السابع

مطبوعہ دارالریان للتراث، القاہرہ) (مسند احمد، رقم المصحف 171 الجزء الرابع، مطبوعہ موسۃ قرطبیہ،

مصر) (مسند الشافعی، رقم الحدیث 932 رقم المصحف 102 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت)

تہذیب التہذیب، رقم الحدیث 736 رقم الصفحہ 369 الجزء الرابع، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مکہ و مدینہ کی حفاظت:

1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہ کر دے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اور یہ اس لئے کہ ان دونوں شہروں کے ہر راستہ میں فرشتے صف بستہ حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین (زلزلہ کے) جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس شہر سے) نکال دے گا۔“

(صحیح بخاری، باب لا یدخل الدجال المدینۃ رقم الحدیث 1782 رقم الصفحہ 665 الجزء الثانی مطبوعہ دار ابن کثیر، ایمامہ، بیروت) (صحیح مسلم، باب قصۃ الجساسۃ، رقم الحدیث 2943 رقم الصفحہ 2265 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6803 رقم الصفحہ 214 الجزء الخامس عشر مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (السنن الکبریٰ، رقم الحدیث 4274 رقم الصفحہ 485 الجزء الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 13009 رقم الصفحہ 191 الجزء الثالث مطبوعہ موسۃ قرطبیہ، مصر) (السنن الوارثۃ فی الفتن، رقم الحدیث 638 رقم الصفحہ 1163 الجزء السادس مطبوعہ دار العاصمۃ، الریاض) (المحلی، رقم الصفحہ 281 الجزء السابع مطبوعہ دار الافاق الجدیدۃ، بیروت)

2: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مدینہ منورہ کے اندر دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا، ان دنوں اس کے ساتھ دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔“

(صحیح بخاری، باب ذکر الدجال رقم الحدیث 6707 رقم الصفحہ 2606 الجزء السادس مطبوعہ دار ابن کثیر، ایمامہ، بیروت)

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”جب دجال نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرارہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ”میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔“ تو لوگ اس کو کہیں گے: ”تو جھوٹا ہے۔“ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ”لوگوں نے سچ کہا۔“ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔“ تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ”میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔“ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟“ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ”میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔“ اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔“ (الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

4: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

”لا یدخل المدینة رعب المسيح الدجال لها يومئذ سبعة ابواب علی

کل باب ملکان“

”مدینے میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینے کے سات

دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔“

☆: مدینہ منورہ شہر کے سات دروازے یا سات مین شاہراہیں بن چکی ہیں۔ کتاب کے آخر میں مدینہ منورہ کی وہ سیٹلائٹ تصویر دی گئی ہے جو ان سات راستوں کو واضح کر رہی ہے۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 7۔

5: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ما من بلد الا سیدخله الدجال الا الحرمین مکة والمدینة والہ لیس
بلد الا سیدخله رعب المسیح الا المدینة علی کل نقب من انقابها
یومئذ ملک ان یدہا رعب المسیح“

(المستدرک علی الصحیحین، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 584)

”کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال داخل نہ ہو، سوائے حرمین شریفین مکہ اور مدینہ کے اور کوئی شہر ایسا نہیں جہاں مسیح (دجال) کا رعب نہ پہنچ جائے سوائے مدینہ کے۔ اس کے ہر راستے پر اس دن دو فرشتے ہوں گے جو مسیح (دجال) کے رعب کو مدینہ میں داخل ہونے سے روک رہے ہوں گے۔“

6: حضرت ابن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں سے خطاب کیا۔ چنانچہ تین مرتبہ فرمایا:

”یوم الخلاص و ما یوم الخلاص یوم الخلاص و ما یوم الخلاص“
”خلاصی کا دن۔ کیا ہے خلاصی کا دن۔ خلاصی کا دن۔ کیا ہے خلاصی کا دن۔“
کسی نے پوچھا:

”یہ یوم الخلاص کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال آئے گا اور اُحد کے پہاڑ پر اترے گا پھر اپنے دوستوں سے کہے گا: ”کیا اس قصر ابیض (سفید محل) کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد کی مسجد ہے۔“ پھر مدینہ منورہ کی جانب آئے گا تو اس کے ہر راستے پر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ایک فرشتے کو مقرر پائے گا۔ چنانچہ وہ سبخة الجرف کی

جانب آئے گا اور اپنے خیمے پر ضرب لگائے گا پھر مدینہ منورہ کو تین جھٹکے لگیں گے جسکے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اسکے ساتھ چلے جائیں گے۔ اس طرح مدینہ پاک ہو جائے گا اور یہی یوم الخلاص (چھٹکارے یا نجات کا دن ہوگا) ہے۔“

(مستدرک علیٰ التحسین، ج: ۴، ص: ۶۸۵)

دجال جب مسجد نبوی کو دیکھے گا تو اس کو قصر ابیض یعنی سفید محل کہے گا۔ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات فرما رہے ہیں اس وقت مسجد نبوی بالکل سادہ مٹی اور گارے کی بنی ہوئی تھی اور اب مسجد نبوی کو اگر دور سے یا کسی اونچی جگہ سے دیکھا جائے تو یہ دیگر عمارتوں کے درمیان بالکل کسی محل کے مانند لگتی ہے۔ مسجد نبوی کی ایک تصویر جبل اُحد کے قریب سے لی گئی ہے جس میں مسجد نبوی بالکل سفید نظر رہی ہے، دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 8۔

دجال اور حضرت خضر:

1: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے متعلق بتایا اور جو کچھ ہمیں بتایا اس میں یہ بھی ہے کہ دجال آئے گا اور اس پر مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہوگا۔ پھر اس کے پاس ایک آدمی جائے گا جو اس دن لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا یا فرمایا کہ سب سے بہتر لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا:

”میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کا قصہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بتایا ہے۔“

اب دجال لوگوں سے کہے گا:

”تمہارا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو تم اس معاملہ میں شک

کرہ گے؟ (تب تو مجھے خدا مان لو گے نا؟)“

لوگ کہیں گے:

”کیوں نہیں۔“

چنانچہ وہ اسے قتل کر کے زندہ کر دے گا اور وہ شخص زندہ ہو کر کہے گا:

”خدا کی قسم! تیرے متعلق میری بصیرت جتنی اب ہو گئی ہے اتنی پہلے نہ تھی۔“

پھر دجال اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔

حضرت ابوسعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا:

”وہ شخص جس کو دجال قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔“

(صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6801 رقم الصلحہ 211 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت)

2: حضرت عمران بن حذر ابی مجلور رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب دجال آئے گا تو لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت اس سے قتال کرے گی، ایک جماعت (میدان جہاد سے) بھاگ جائے گی اور ایک جماعت اس کے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ چنانچہ جو شخص اس کے خلاف چالیس دانتیں پہاڑ کی چوٹیوں میں ڈٹا رہا، اس کو (اللہ کی جانب سے) رزق ملتا رہے گا اور جو نماز پڑھنے والے اس کی حمایت کریں گے یہ اکثر وہ لوگ ہوں گے جو بال بچوں والے ہوں گے وہ کہیں گے: ”ہم اچھی طرح اس (دجال) کی گمراہی کے بارے میں جانتے ہیں لیکن ہم (اس سے بچنے کے لئے یا لڑنے کے لئے) اپنے گھر بار کو نہیں چھوڑ سکتے۔“ سو جس نے ایسا کیا وہ بھی اسی کے ساتھ (شامل) ہوگا۔ اس (دجال) کے لئے دوزمینوں کو تابع کر دیا جائے گا، ایک بدترین قحط کا شکار زمین (جس کو) وہ کہے گا کہ یہ جہنم ہے اور دوسری سرسبز و شاداب زمین جسے وہ کہے گا کہ یہ جنت ہے۔ ایمان والوں کو (اللہ کی جانب سے) آزمایا جائے گا۔ بالآخر ایک مسلمان کہے گا: ”اللہ کی قسم اس صورت حال کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ میں اس کے خلاف بغاوت کرتا ہوں جو خود کو یہ سمجھتا ہے کہ وہ میرا رب ہے۔ اگر وہ (حقیقتاً) میرا رب ہے تو میں اس پر غالب نہیں آسکتا“ (ہاں البتہ) میں جس حالت میں ہوں اس سے نجات پالوں گا۔ (یعنی یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے جو کوفت ہو رہی ہے جان دے کر اس سے نجات مل جائے گی)۔“ چنانچہ مسلمان اس سے کہیں گے: ”تو اللہ سے ڈر! یہ تو مصیبت ہے۔“ اس پر وہ ان کی بات ماننے سے انکار کر دے گا اور اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔ سو جب یہ ایمان والا اس کو غور سے دیکھے گا تو اس کے خلاف گمراہی، کفر اور جھوٹ کو گواہی دے گا۔ یہ سن کر کانٹا (دجال حقارت سے) کہے گا: ”اس کو دیکھو جس کو میں نے پیدا کیا اور ہدایت دی یہی مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے۔ (لوگو) تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تم

پھر بھی میرے بارے میں شک کرو گے؟“ لوگ کہیں گے: ”نہیں۔“ اس کے بعد دجال اس (نوجوان) پر ایک وار کرے گا جس کے نتیجے میں اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے پھر اس کو دوسری ضرب لگائے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس ایمان والے کے ایمان میں اور اضافہ ہو جائے گا اور وہ دجال کے خلاف کفر اور جھوٹ کی گمراہی دے گا اور اس نوجوان کے علاوہ دجال کو کسی اور کو مار کر زندہ کرنے کی قدرت نہیں دی جائے گی۔ پھر دجال کہے گا: ”اس کو دیکھو میں نے اس کو قتل کیا پھر زندہ کر دیا (پھر بھی) یہ مجھے برا بھلا کہتا ہے۔“ کانے (دجال) کے پاس ایک چھتری (یا کوئی خاص کاٹنے والی چیز) ہوگی وہ اس مسلمان کو کاٹنا چاہے گا تو تانا با اس کے اور چھری کے درمیان حائل ہو جائے گا اور چھری اس مسلمان پر اثر نہیں کرے گی۔ چنانچہ کانا دجال اس کو پکڑ کر اٹھائے گا اور کہے گا: ”اس کو آگ میں ڈال دو۔“ تو اس کو اسی قحط زدہ زمین میں ڈال دیا جائے گا جس کو وہ (دجال) آگ سمجھتا ہوگا۔ حالانکہ وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ چنانچہ وہ مومن جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔“

(السنن الواردة فی الفتن، جلد نمبر: 6، صفحہ نمبر: 1178)

دجال کا کفر دیکھ کر بہت سے لوگ خاموش تماشائی بنے ہوں گے۔ ایک نوجوان یہ سب برداشت نہیں کر پائے گا اور دجال کے خلاف بغاوت کرے گا۔ مصلحت پسند اور نام نہاد دانشور اس کو سمجھائیں گے کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ حقیقت پسندی سے کام لو لیکن جن کے دلوں کا تعلق عرش الہی سے جڑ جائے وہ پھر دیوانے بن جاتے ہیں اور ہر طاغوت سے بغاوت ہی ان کا مذہب قرار پاتی ہے۔ سو یہ جوان بھی دجال کے کفر کو سر عام للکارے گا۔

3: حضرت نو اس ابن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا۔ بیان کرتے وقت آپ کی آواز کبھی ہلکی ہوتی تھی کبھی بلند ہو جاتی تھی کہ (ایسا انداز بیاں تھا کہ) ہم کو ایسا گمان ہوا کہ دجال کھجوروں کے باغ میں ہو۔ پھر جب ہم شام کو آپ کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چہروں پر خوف کے اثرات دیکھتے ہوئے فرمایا: ”کیا ہوا؟“ ہم نے کہا: ”یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا بیان کیا، آپ کی آواز کبھی بلند ہوتی تھی اور کبھی پست ہوتی تھی چنانچہ ہمیں یوں گمان ہوا گویا دجال

کھجور کے باغ میں ہو۔“ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر وہ میرے سامنے آیا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو تم میں سے ہر ایک اپنا ذمہ دار ہوگا اور اللہ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ (دجال) کڑیل جوان ہوگا، اس کی آنکھ پچی ہوئی ہوگی، وہ عبدالعزیٰ ابن قطن کی طرح ہوگا۔ تم میں سے جو بھی اس کو پائے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ اس راستے سے آئے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ وہ دائیں بائیں فساد پھیلانے گا۔ اے اللہ کے بندو! (اس کے مقابلے میں) ثابت قدم رہنا۔“ ہم نے کہا: ”یا رسول اللہ! وہ دنیا میں کتنے دن رہے گا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چالیس دن۔ (پہلا) ایک دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔“ ہم نے کہا: ”یا رسول اللہ! اس کے سفر کی رفتار کیا ہوگی؟“ فرمایا: ”اس بارش کی رفتار کی طرح جس کو ہوا اڑالے جاتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو (اپنے آپ کو خدا ماننے کی) دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے لہذا دجال (ان سے خوش ہو کر) آسمان کو حکم کرے گا جس کے نتیجے میں بارش ہوگی اور زمین کو حکم کرے گا تو وہ پیداوار اگاے گی۔ سو جب شام کو ان کے موسیٰ واپس آئیں گے تو (پیٹ بھر کر کھانے کی وجہ سے) ان کی کوہانیں اٹھی ہوئی ہوں گی اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پیر (زیادہ کھالینے کی وجہ سے) پھیلے ہوئے ہوں گے۔ پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئے گا اور ان کو دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کا انکار کر دیں گے۔ چنانچہ دجال ان کے پاس سے (ناراض ہو کر) واپس چلا جائے گا۔ جس کے نتیجے میں وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے اور ان کے مال و دولت میں سے کوئی چیز بھی ان کے پاس نہ بچے گی۔ (دجال) ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے چنانچہ زمین کے خزانے (نکل کر) اس طرح اس کے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلا کرتی ہیں۔ پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار سے وار کر کے اس کو دو ٹکڑے کر دے گا۔ دونوں ٹکڑے اتنی دور جا کر گرینگے جتنا دور ہدف پر مارا جانے والا تیر جا کر گرتا ہے۔ پھر دجال اس کو (مقتول) جوان کو پکارے گا تو وہ اٹھ کر اس کے پاس آ جائے گا یہ سلسلہ چل ہی رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ

السلام کو بھیج دے گا۔“

(اصحٰح المسلم: جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 2250)

4: مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ دجال اس نو جوان پر پہلے بہت تشدد کرے گا۔ کمر اور پیٹ پر بہت پٹائی کرے گا پھر پوچھے گا کہ اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا: ”تو دجال ہے۔“ پھر دجال اس کو ٹانگوں کے درمیان سے آرے سے چیرنے کا حکم دے گا اور اس کو درمیان سے چیر دیا جائے گا۔ پھر (دجال) اس کو جوڑ کر پوچھے گا کہ اب مانتا ہے مجھ کو؟ وہ کہے گا: ”اب تو مجھے اور یقین ہو گیا (کہ تو دجال ہے)“ پھر وہ نو جوان کہے گا: ”لوگو! میرے بعد دجال کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس کے بعد دجال اس جوان کو ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا چنانچہ اس کی پوری گردن کو (اللہ کی جانب سے) تانبے (Copper) کا بنا دیا جائے گا، لہذا دجال اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”پھر دجال اس کو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اس کو آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اس کو جنت میں ڈالا گیا ہوگا۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس نو جوان کی شہادت رب العالمین کے ہاں لوگوں میں افضل شہادت ہوگی۔“
(اصحٰح المسلم: جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 2256) (مسند ابی یعلیٰ، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 534)

5: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں اترے گا۔ ایک روز اس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اس وقت سب سے اچھا آدمی ہوگا یا اچھے آدمیوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔“ وہ کہے گا: ”اے لوگو! اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟“ لوگ کہیں گے: ”نہیں۔“ پھر وہ اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ زندہ ہو کر وہ آدمی کہے گا: ”آج تو مجھے تیرے بارے میں اور بھی زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی ہے۔“ اس پر وہ دجال اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن ان اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔“

(بخاری، باب لا یدخل الدجال المدینہ، رقم الحدیث 1783، رقم الصفحة 664 الجزء الثاني مطبوعة دار ابن کثیر، بیروت) (صحیح مسلم، باب صفۃ الدجال و تحریم المدینہ علیہ و قتلہ المؤمن و احیاء، رقم الحدیث 2938، رقم الصفحة 2256 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (السنن الکبریٰ، منع الدجال من المدینہ، بیروت۔ رقم الحدیث 4275، رقم الصفحة 485 الجزء الثاني مطبوعة دار الکتب العلمیہ، بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عن البعض الآخر من الفتن التي تكون مع الدجال، رقم الحدیث 6801، رقم الصفحة 212 الجزء 15 مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 11336، رقم الصفحة 36 الجزء الثالث مطبوعة موسسة قرطبة، مصر) (الایمان لابن مندة، رقم الحدیث 1028، رقم الصفحة 936 الجزء الثاني مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (الفردوس بمأثور الخطاب، رقم الحدیث 8705، رقم الصفحة 450 الجزء الخامس مطبوعة دار الکتب العلمیہ، بیروت) (غوامض الاسماء المسمیة، رقم الصفحة 1576 الجزء الثاني مطبوعة عالم الکتب، بیروت)

وہ شخص مدینہ منورہ کے ایک جید عالم دین ہوں گے۔ اس کے علاوہ سابقہ حدیث کے مطابق وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہی ہوں گے۔ دجال اپنی صلاحیت یا سائنسی کمال کے بعد اس طرح کی باتوں پہ دوبارہ کبھی قدرت حاصل نہ کر سکے گا۔ یہاں یہ بات زیادہ قرین لگتی ہے کہ دجال کے کمالات جادوئی اور سائنسی دونوں قوتوں پر مشتمل ہوں گی۔ جہاں جیسی ضرورت ہوگی وہ اس سے کام لے گا۔

6: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ”دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔“ تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ”تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔“ قاصد کہے گا: ”نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔“ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ”(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔“ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ”اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟“ لوگ کہیں گے: ”ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔“ (لہذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ”کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہذا میں تیرا رب ہوں۔“ اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ”اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔“ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پرتا بنے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ”اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔“ اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔“

ایمان والے کا ایمان:

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”شاید اسے مجھے دیکھنے والوں اور میری بات سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔“

(سنن الترمذی ما جاء فی الدجال، رقم الحدیث 2234، رقم الصفحة 507 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (المسند رک علی النجسین، رقم الحدیث 8630، رقم الصفحة 585 الجزء الرابع مطبوعة دار الکتب العلمیة، بیروت۔ الاحادیث المختارة رقم الحدیث 1115، رقم الصفحة 314 الجزء الثالث مطبوعة مکتبة النهضة الحدیث مکتبة) (سنن ابوداؤد باب ما جاء فی الدجال، رقم الحدیث 4756، رقم الصفحة 241 الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر، بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37476، رقم الصفحة 490 الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشد، ریاض) (مسند ابی یزید، رقم الحدیث 1280، رقم الصفحة 107 الجزء الرابع مطبوعة مکتبة العلوم والحکم مدینة) (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث 875، رقم الصفحة 178 الجزء الثاني مطبوعة دار المأمون للتراث، دمشق) (سیر اعلام النبلاء، رقم الصفحة 17 الجزء الاول مطبوعة مؤسسة الرسالة، بیروت) (الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الحدیث 1036، رقم الصفحة 223 الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر، بیروت) (ضعفاء العقلیی رقم الحدیث 817، رقم الصفحة 263 الجزء الثاني مطبوعة دار المکتبة العلمیة، بیروت) (تحدیب الکمال، رقم الصفحة 9، الجزء 15، مطبوعة مؤسسة الرسالة، بیروت)

روئے زمین کا عظیم ترین فتنہ:

1: دجال کا دجل و فریب ہمہ جہت (Multi Dimension) ہوگا۔ جھوٹ، فریب، افواہیں اور پروپیگنڈہ اتنا زیادہ ہوگا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے بارے میں شک و شبہ میں پڑھ جائیں گے کہ یہ مسیحا ہے یا دجال؟

عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا، اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے لیکن اس کے مکروہ چہرے کے باوجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کئے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام ہرگز نہیں کرتا۔ اس کے فتنوں کو شمار کرنا تو مشکل ہے البتہ احادیث کی روشنی میں یہاں مختصر خاکہ پیش کیا جایا ہے کہ اس کا طریقہ کار کس نوعیت کا ہو سکتا ہے؟

دجال کی آمد سے پہلے سالوں سے دنیا میں خون ریز جنگیں اور انسانیت کا قتل عام ہو رہا ہوگا۔ بزگاری، مہنگائی، معاشرتی نا انصافیوں کا دو دورا ہوگا۔ گھروں کا امن و سکون ختم ہو چکا ہوگا۔ ہر طرف برائی کا بول بالا ہوگا اور اچھائی کہیں کہیں نظر آئے گی۔ لوگ ایسے شخص کی بھی تعریف کریں گے جو نناویں فیصد برائیوں میں ملوث ہوگا اور ایک فیصد اچھا کام کرتا ہوگا۔ لوگ عام قائدین سے مایوس ہو کر کسی ایسے نجات دہندہ کی تلاش میں ہوں گے جو اللہ کی طرف سے بھیجا جائے گا۔

اب اس کے چیلے میڈیا یا کسی اور ذریعے سے ایک لیڈر کو انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر پیش کریں گے اور ثابت کر دیں گے کہ اس نے بیروزگاروں کو روزگار دیا ہے، قحط زدہ علاقوں میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا ہے، مختلف ممالک کے درمیان جاری نفرت و عداوت کو ختم کر کے ان کو محبت و بھائی چارگی کے راستوں پر ڈال دیا ہے۔ دنیا سے شر پسندوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ گھر گھر انصاف پہنچا دیا گیا اور اب دنیا کی تمام قوموں کو ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا والوں کی ہمدردیاں حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے اگر کوئی شخص اس دور میں اتنے عظیم کارنامے انجام دے گیا تو مغربی میڈیا پر ایمان لانے والی دنیا اس کی تعریف

کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس طرح لوگوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جائیں گی۔
 پھر دجال پہلے لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ یہ سب کچھ میں اپنی طرف سے نہیں
 کر رہا بلکہ یہ سب کرنے کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ پھر آخر میں وہ
 اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کا نے ملعون کے فتنے سے بچائے۔ آمین
 2: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی پیدائش سے قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے
 فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ زمین پر نازل نہیں کیا اور میں نے اس کے بارے میں ایسی بات بتائی جو
 مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بتائی۔ وہ یہ کہ دجال گندم گوں اور گھنگریالا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ
 مسوخ (مسخ شدہ بد شکل) ہوگی، اس کی آنکھ پر سخت ناخن ہوگا۔ وہ مادرزاد اندھے اور برص کی
 بیماری والے کو درست کر سکے گا اور دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ اس وقت اس سے جس
 نے کہا: ”میرا رب اللہ ہے۔“ اس پر کوئی فتنہ نہیں اور جس نے کہا کہ تو میرا رب ہے وہ فتنہ میں پڑ
 جائے گا جیسا بھی اللہ چاہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام محمد کی تصدیق کرتے ہوئے
 انہی کی امت میں نازل ہوں گے جو امام، ہدایت یافتہ، حکم اور عادل ہوں گے۔ وہ دجال کو قتل
 کریں گے۔“

(مجمع الزوائد باب ما جاء فی الدجال، رقم الصلحہ 335 الجزء السابع مطبوعہ دارالریان للتراث
 القاہرہ)

3: مسند امام احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”جو میری مجلس میں حاضر ہوا اور جس نے میری بات سنی تو تم میں سے موجود لوگوں کو چاہئے
 کہ وہ (ان باتوں کو) ان لوگوں تک پہنچادے جو اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔“
 دجال کا ذکر جس صحابی نے بھی سنا اس پر خوف کا عالم طاری ہو گیا۔ اس بیان کا حق ہی یہ ہے
 کہ سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور اس بیان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا

جائے۔

4: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دجال کے بارے میں روایت نقل کرنے کے بعد کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں اس کو اس لئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو، اس پر عمل کرو اور اس کو ان لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں۔ لہذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اس لئے اس کا سخت ترین فتنہ ہے۔“

(السنن الواردة فی الفتن)

5: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

”مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الدَّجَالِ“

(مستدرک، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۵۷۳)

”آدم علیہ السلام کی پیدائش اور روز قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ

ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔“

6: صحیح مسلم کی روایت ہے:

”مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقُ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ“

(مسلم، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۲۲۶۶)

7: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور

اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی

رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل

ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پارنکل

جاتے ہو)، وہ کہے گا: ”میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم

چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟“ چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور

ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ”تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟“ تو لوگ کہیں گے: ”ہاں۔“ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ”یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔“ چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ”اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔“ چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ”اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔“ دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ”یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پیئنے کی چیزیں ہیں۔“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرارہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ”میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔“ تو لوگ اس کو کہیں گے: ”تو جھوٹا ہے۔“ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ”لوگوں نے سچ کہا۔“ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔“ تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ”میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔“ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ”آپ کون ہیں؟“ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ”میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔“ اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر

بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ”دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔“ تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ”تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔“ قاصد کہے گا: ”نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔“ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ”(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔“ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ”اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟“ لوگ کہیں گے: ”ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔“ (لہذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ”کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہذا میں تیرا رب ہوں۔“ اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ”اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔“ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو

تکوار کا دار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ”اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔“ اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنادے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ لگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ ایق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ”اے لوگو! تمہارے پاس مدد آنچنی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام)“

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

8: حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال کے فتنے میں سب سے خطرناک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا: ”کیا خیال ہے اگر میں تیری (مری ہوئی) اونٹنی زندہ کر دوں تو کیا تو نہیں مانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟“ دیہاتی کہے گا: ”ہاں۔!“ اس کے بعد شیاطین اس کے اونٹ جیسا بنا دیں گے اس سے بھی بہتر جس طرح وہ دودھ والی تھی اور پیٹ بھرا ہوا تھا۔ (اسی طرح) دجال ایک ایسے شخص کے پاس آئے گا جس کے باپ اور بھائی مر گئے ہوں گے۔ وہ ان سے کہے گا: ”کیا خیال ہے اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو تو پھر بھی نہیں پہچانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟“ وہ کہے گا: ”کیوں نہیں۔“ چنانچہ شیاطین اس کے باپ اور بھائی کی شکل میں آجائیں گے۔“

یہ بیان کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر کسی کام سے تشریف لے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آئے تو لوگ اس واقعہ سے رنجیدہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کی دونوں چوکھٹیں (یا دونوں کو اڑ) پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

”اسماء! کیا ہوا؟“

میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! آپ نے تو دجال کا ذکر کر کے تو ہمارے دل ہی نکال دیئے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر وہ میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لیے رکاوٹ ہوں گا۔ ورنہ میرا رب

ہر مومن کے لئے نگہبان ہوگا۔“

میں نے پوچھا:

”یا رسول اللہ! واللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں تو اس وقت تک روٹی نہیں پکاتے جب تک بھوک

نہ لگے تو اس وقت تک اہل ایمان کی حالت کیا ہوگی؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ان کے لئے وہی تسبیح و تحمید کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کافی ہوتی ہے۔“

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 535)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی جس محفل میں بھی دجال کا بیان فرماتے

تھے وہاں صحابہ رضی اللہ عنہم پر خوف طاری ہو جاتا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم رونے لگتے تھے لیکن کیا

وجہ ہے کہ آج مسلمان اس کے بارے میں کچھ فکر ہی نہیں کرتے؟

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج لوگ اس فتنے کو اس معنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جس معنی

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا ہے۔ آج اگر کوئی مسلمان یہ حدیث سنتا ہے کہ دجال کے پاس

کھانے کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی تو اس حدیث کو وہ اس حال میں سنتا ہے کہ اس کا پیٹ بھرا ہوتا

ہے اور اس کو پانی کی کوئی کوئی طلب نہیں ہوتی۔ لہذا وہ دجال والے حالات کو بھی اپنے بھرے

پیٹ اور تر گلے والی صورت حال پر ہی قیاس کرتا ہے اور یہ حدیث سنتے وقت اس کی آنکھوں کے

سامنے یہ منظر بالکل نہیں آتا۔

وہاں حالت یہ ہوگی کہ دنوں سے نہیں بلکہ ہفتوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیکھنے کو نہیں ملا

ہوگا، بھوک نے بڑوں بڑوں کو ٹھہرا کر دیا ہوگا، پانی نہ ملنے کی وجہ سے حلق میں کانٹے چبھ رہے

ہونگے۔ جب گھر کے اندر آپ قدم رکھیں گے تو نظروں کے سامنے آپ کا وہ لخت جگر ہوگا جس کے ایک اشارے پر آپ اس کی ہر خواہش پوری کر دیا کرتے تھے، اب وہی بچہ آپ کے سامنے ہے، شدتِ پیاس سے زبان باہر نکلی ہوئی ہے، کئی دن کے فاقے نے گلاب جیسے چہرے سے زندگی کی تمام رونقوں کو چھین لیا ہے، یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھتا ہے اور آپ لا چاری و بے بسی کے عالم میں اپنے جگر کے ٹکڑے سے دوسری طرف منہ پھیر لیتے ہیں اور دوسری طرف..... حسرتوں کا بت بنی آپ کی ماں..... ہاں..... ماں..... جس نے آپ کو کبھی بھوکے پیٹ نہیں سونے دیا، جو آپ کی پیاس کو آپ کے اشاروں سے سمجھ جاتی تھی، جس نے تمام خوشیوں اور ارمٰیوں کو آپ کے نام کر دیا۔ آج وہی آپ کی ماں نگاہوں میں ہزاروں سوالات لئے جوان بیٹے کی طرف اس امید سے دیکھ رہی ہے کہ شاید آج بیٹا ضرور روٹی کا ایک ٹکڑا کہیں سے لے آیا ہوگا، بیٹا آج میری ممتا کی خاطر پانی کا ایک قطرہ ضرور کہیں سے لایا ہوگا، آپ کو چہرہ سمجھنے والی ماں آج بھی بیٹے کو چہرے پر لکھے جواب کو پڑھ لیتی ہے اور ماں کی آنکھوں سے جوان بیٹے کی بے بسی پر اشکوں کے قطرے گرتے ہیں تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، آپ اندر ہی اندر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں، آپ پھر دوسری طرف منہ موڑتے ہیں، شاید اس کونے میں کوئی نہ ہو لیکن وہاں..... آپ کی شریک سفر ہے..... جس نے ہر امتحان کی گھڑی میں آپ کو حوصلہ دیا لیکن..... آج اس کے ہونٹ سوکھ چکے ہیں، ضبط کا سمندر اندر ہی اندر موجیں مار رہا ہے اور یکا یک اپنے چاند کو دیکھ کر دل میں چھپے اشکوں کے سمندر میں طوفان پیدا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی مضبوط اپنے ہی اشکوں میں پگھلنے لگی..... اب آخر آپ بھی تو انسان ہیں..... آپ کے سینے میں بھی تو گوشت کا لوتھڑا ہی دھڑکتا ہے..... آخر کب تک انا (Ego) کے خول میں خود کو چھپا سکتے تھے۔ اب جبکہ تمام مادی سہارے ٹوٹ گئے، امید کے تمام پتوار ہاتھوں سے چھوٹ گئے تو آپ کی آنکھوں نے بھی رخساروں کو نم کر دیا..... ایک طرف بلکتا معصوم بچہ..... ماں کی ممتا..... بیوی کی محبت..... ان سب کے غموں نے آپ کے دل کو رنگ کی طرح پگھلا دیا اور کوئی پھایا رکھنے والا بھی میسر نہیں اور کیسے ہو کہ ہر گھر اور ہر در میں یہی منظر۔ ایسے وقت میں باہر سے کھانے کی خوشبو اور پانی کی آواز سنائی دیتی ہے..... آپ بھی اور آپ کے پیارے بھی سب

دوڑتے ہوئے باہر جاتے ہیں تو سامنے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اب مشکل کی گھڑی ٹل گئی..... انسانوں کے اس جنگل میں کوئی مسیحا آپہنچا..... آنے والا مسیحا..... اعلان کرتا ہے کہ بھوکو اور پیاس کے مارے ہوئے لوگو! یہ لذیذ خوشبودار کھانے اور یہ ٹھنڈا میٹھا پانی تمہارے ہی لئے ہے..... یہ سنتے ہی آپ اور آپ کے پورے گھر اور شہر میں جیسے آدمی زندگی یوں ہی لوٹ آئی..... مسیحا پھر کہتا ہے..... یہ سب کچھ تمہارے لئے ہی ہیں لیکن کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ اس کھانے اور پانی کا مالک میں ہوں؟ کیا تم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہو کہ یہ سب کچھ میرے اختیار میں ہے۔؟

کھانے اور پانی کی طرف آپ کے بڑھتے ہوئے قدم تھوڑی دیر کے لئے رک گئے اور آپ کچھ سوچنے لگے، آپ کی یادداشت نے کہا کہ یہ الفاظ کچھ جانے پہچانے لگتے ہیں اور آپ کو یاد آ گیا کہ یہ ”مسیحا“ کون ہے؟ لیکن تبھی..... آپکے پیچھے سے بچے کے بلکنے کی آواز تیز آنے لگی، ماں کی چیخیں سنائی دیں، آپ دوڑتے ہوئے گئے تو آپ کے جگر کا ٹکڑا، آپ کا بیٹا موت وحیات کے درمیان لٹک رہا ہے کہ اگر پانی کا قطرہ مل جائے تو آپ کا بچہ پھڑنے سے بچ سکتا ہے، اب ایک طرف بچے کی ماں اور بیوی کی محبتیں ہیں، دوسری طرف ایک سوال کا جواب ہے۔ ایک طرف خوشیوں بھرا گھر ہے اور دوسری طرف ماتم کدہ، گویا ایک طرف آگ ہے اور دوسری طرف خوبصورت باغات۔ ذرا بتائیے ذہن کے بند دریچوں کو کھول کر سوچئے کیا معاملہ اتنا ہی آسان ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں؟ شاید نہیں بلکہ یہ فتنہ تاریخ انسانی کا سب سے بھیاںک فتنہ ہے۔

دجال اور غذائی مواد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھلوں) اور سبزی کا ہوگا۔“

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

دجال کے پاس بڑی تعداد میں غذائی مواد ہوگا۔ وہ جس کو چاہے گا کھانا دے گا اور جس کو

چاہے گا فاقے کرائے گا۔ دنیا میں اس وقت غذائی اشیاء بنانے والی سب سے بڑی کمپنی نیسٹلے (Nestly) ہے۔ جو یہودیوں کی ملکیت ہے اور اس کا مشن تمام دنیا کے غذائی مواد کو اپنے قبضہ میں کرنا ہے۔

یہ کمپنی اس وقت غذائی مواد، مشروبات (Beverages) چاکلیٹ، تمام مٹھائیاں، کافی، پاؤڈر دودھ، بچوں کا دودھ، پانی، آئس کریم، تمام قسم کا غلہ، چٹنیاں، سوپ غرض کھانے پینے کی کوئی ایسی نہیں جو یہ کمپنی نہ بنا رہی ہو اور یہ مادی دنیا کھانے پینے کی اشیاء میں نیسٹلے کی محتاج ہے۔

شریف اور خوبصورت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا:

”وہ کانا ہے، شریف اور خوبصورت لگتا ہوگا، صاف رنگ والا ہوگا، اس کا سر گویا کہ سانپ کی طرح ہوگا، شکل و صورت میں عبدالعزیز بن قطن سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ مگر تم لوگ یاد رکھو! بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔“

ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں نے دجال کو شریفوں جیسے حلیہ میں دیکھا ہے۔ موٹا اور بڑے ڈول والا گویا کہ اس کے بال درخت کی شاخیں ہیں، کانا ہے گویا اس کی آنکھیں صبح کا ستارہ ہے۔ عبدالعزیز بن قطن جو کہ خزاعہ کے ایک شخص ہیں سے مشابہ ہے۔“

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6796، رقم الصفحہ 207، الجزء الخامس عشر، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت)

(مجمع الزوائد باب ما جاء فی الدجال، رقم الصفحہ 337، الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث، القاہرہ)

(موارد النظم، رقم الحدیث 1900، رقم الصفحہ 468، الجزء الاول، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(مسند احمد، رقم الحدیث 2148، رقم الصفحہ 240، الجزء الاول مطبوعہ موسۃ قرطبیۃ، مصر) (المعجم الکبیر، رقم

الحدیث 11711، رقم الصفحہ 273، الجزء الاحادی عشر، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل) (النہ

عبداللہ بن احمد، رقم الحدیث 1003، رقم الصفحہ 447، الجزء الثانی، مطبوعہ دار ابن القیم، الدمام)

دجال کی سواری:

1: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”دجال ہلکے (اپنی مرضی کے) دین، ناکارہ علم کے ساتھ نکلے گا اور چالیس دن میں ساری دنیا کا دورہ کرے گا۔ ان میں سے ایک دن سال کے برابر، ایک دن مہینہ کے برابر، ایک دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا۔ وہ لوگوں کے پاس آئے گا اور کہے گا: ”میں تمہارا رب ہوں۔“ مگر یاد رکھو تمہارا رب کا نام نہیں ہے اور دجال کی پیشانی پر ”ک ف ر“ لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ جاہل ہو یا پڑھا لکھا دونوں پڑھ سکیں گے۔ سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے وہ ہر چشمہ اور ہر پانی کے پاس سے گزرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان شہروں میں اس کا داخلہ حرام فرمادیا ہے اور فرشتے ان دونوں شہروں کے دروازوں پر بطور محافظ کھڑے ہیں۔“

ایسا گدھا جس کے دونوں پہلوؤں یا دونوں شانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہو سوائے ”ہوائی جہاز“ یا ”اڑن طشتری“ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اب اگر صحابہ کرام کو ہوائی جہاز کا نام بتایا جاتا تو ان کی سمجھ میں بالکل بھی نہ آتا کہ یہ ہوائی جہاز کیا ہوگا۔ لہذا لفظ ”گدھے“ سے تشبیہ دے کر بیان کر دیا گیا جو صحابہ کرام کی سمجھ میں بھی آسانی سے آ گیا کہ اُس گدھے کی ہیئت کدائی کچھ بھی ہو بہر حال یہ ہے کوئی سواری۔ اور آج کے دور میں بھی آسانی سے سمجھ میں آرہا ہے کہ اس سے مراد کیا چیز ہو سکتی ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں (گدھا اور ہوائی جہاز) سواری کے کام بھی آتی ہیں اور باربرداری کے بھی۔ صحابہ کرام کے لئے یہ بات ضرورت باعث حیرت رہی ہوگی کہ آخر وہ گدھا کہاں ہوتا ہے کہاں رہتا ہے جس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوتا ہے؟ لیکن اس کے باوجود انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا سنا دیا یاد رکھا اور آج ہم تک یہ حدیث پہنچی۔

اسرائیل نے عصر حاضر میں ایسا جہاز تیار کر لیا ہے جو دیکھنے میں گدھے سے مشابہت رکھتا ہے اور غور طلب بات یہ ہے کہ انہوں نے یہ جہاز لد کے ایئر پورٹ پر رکھا ہے جس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ دجال لد کے ایئر پورٹ سے بھاگنا چاہے گا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کر دیں گے۔ معلوم ہوا کہ اسرائیل کھل طور پر دجالی اتحادی ہے۔

(المصدر رک علی النسخین، رقم الحدیث 8613 رقم المصحف 1575 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية، بیروت) (مجمع الزوائد، رقم المصحف 1344 الجزء السابع مطبوعة دار الریان للتراث، القاهرة) (مختصر مختصر، رقم المصحف 219 الجزء الثاني، مطبوعة مكتبة المکتبی القاهرة) (مسند احمد، رقم الحدیث 14997 رقم المصحف 367 الجزء الثالث مطبوعة موسسة قرطبة، مصر)

2: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اذن حمار الدجال تظل سبعین الفا“

(الفتح نعیم بن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 548)

”دجال کے گدھے کے کانوں کے سائے میں ستر ہزار افراد آ جائیں گے۔“

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور

اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر ہوگا۔“

(الفتح نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

4: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور

اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی

رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل

ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو۔“

(الفتح نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال سبزی مائل سفید رنگ کے گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان

سترگز کا فاصلہ ہوگا اور اس کے پاس ستر ہزار فوجی ہوں گے جن کے اوپر سبز چادریں ہوں گی یہاں

تک کہ وہ ابوالمرء کے ٹیلہ پر ٹھہر جائیں گے۔“

(تذکرۃ الحفاظ، رقم الصحیحہ 903 رقم الصحیحہ 960 الجزء الثالث مطبوعہ دار الصمیمی، ریاض)

(الفردوس بما ثور الخطاب، رقم الحدیث 8921 رقم الصحیحہ 510 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتب العلمیہ،

بیروت)

دجال عراق میں:

”هَيْشَمُ بْنُ مَالِكٍ الطَّائِيُّ رَفَعَ الْحَدِيثُ قَالَ يَلِي الدَّجَالُ بِالْعِرَاقِ

سَنْتَيْنِ يُحَمَّدُ فِيهَا عَدْلُهُ وَتَشْرَابُ النَّاسُ إِلَيْهِ فَيَصْعَدُ يَوْمَ الْمَنْبَرِ

فَيَخْطُبُ بِهَا ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ لَهُمْ مَا آتَى لَكُمْ أَنْ تَعْرِفُوا رَبَّكُمْ لَهُ

قَائِلٌ وَمَنْ رَبُّنَا فَيَقُولُ أَنَا فَيُنْكِرُ مُنْكَرٌ مِنَ النَّاسِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ قَوْلَهُ فَيَا

خُذْهُ فَيَقْتُلُهُ“

(الفتح نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 539)

”ہشیم بن مالک الطائی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ دجال (اپنی خدائی کے

اعلان سے پہلے) دو سال تک عراق پر حکومت کرے گا، جس میں اس کے

انصاف کی تعریف کی جائے گی اور لوگ اس کی طرف کھینچے چلے آئیں گے

۔ پھر وہ ایک دن منبر پر چڑھے گا اور عراق کے بارے میں تقریر کرے گا

(کہ میں نے یہاں عدل و انصاف قائم کر دیا ہے۔) پھر لوگوں کے سامنے

آئے گا اور ان سے کہے گا۔ کیا اب وقت نہیں آگیا تم اپنے رب کو پہچان لو

؟ اس پر ایک شخص کہے گا: ”ہمارا رب کون ہے؟“ تو دجال کہے

گا: ”میں۔“ یہ سن کر ایک اللہ کا بندہ اس کے اس دعوے کو جھٹلائے گا
۔ چنانچہ دجال اس کو پکڑ کر قتل کر دے گا۔“

جال اور یہودیوں کا ندانا می شہر:

1: حضرت نو اس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا جس میں اس کی معمولی اور اہم دونوں طرح کی باتوں کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ یہیں کھجوروں کے جھنڈ کے آس پاس ہی کہیں ہے۔ اس کے بعد ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس لوٹے اور جب دوسرے وقت حاضر خدمت ہوئے تو ہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر فرمایا اور اس کی پستی اور بلندی کا جو ذکر کیا اس کی وجہ سے ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا۔“
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے۔ (سنو) اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کروں گا اور اگر میرے وصال کے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کر کے اسے شکست دے گا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ دجال جو ان ہوگا، گھنگھریالے بالوں اور کھڑی آنکھوں والا ہوگا، عبدعزیٰ بن قطن کا ہم شکل ہوگا، تم میں سے جو شخص اسے دیکھے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ دجال شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلانے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔“
ہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! وہ زمین پہ کتنے عرصے تک رہے گا۔؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”چالیس دن اور اس کا پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، پھر ایک دن ایک مہینے کے برابر

پھر ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔“

ہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! یہ بتلائیے کہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”نہیں بلکہ اوقات نماز کا اندازہ لگالینا۔“
 ہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟“
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ان بادلوں کی طرح جن کی ہوا ہنکا کر لے جائے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی بات کو رد کریں گے۔ وہ ان کے پاس سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے جس کی وجہ سے وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔ پھر وہ ایک دوسری قوم کے پاس آ کر انہیں دعوت دے گا جسے وہ قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا اور آسمان بارش برسائے گا، زمین کو درخت اگانے کا حکم دے گا تو وہ درخت اگائے گی، شام کو ان کے جانور چراگا ہوں سے اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے، کوہے چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ ایک ویران جگہ آ کر کہے گا: اے زمین! اپنے خزانے نکال دے۔“ اس کے بعد جب وہ واپس لوٹے گا تو زمین کے خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھوں کے سرداروں کی طرح کثرت کے ساتھ چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے جوان کو بلا کر تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کر کے اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دے گا۔ وہ ان ہی کاموں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہلکے زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے جامع مسجد دمشق کے سفید شرقی مینار پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ (جامع مسجد دمشق اور اس کے منار کی تصویر کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔ ملاحظہ کیجئے تصویر نمبر 4۔) جب آپ سر نیچا کریں گے تو قطرے ٹپکتے ہوں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے ہوں گے۔ آپ کی سانس کی

وحدنگاہ تک پہنچتی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے ”لد“ کے دروازے پر پائیں گے اور اسے وہیں قتل کر دیں گے۔ اسی حالت میں آپ علیہ السلام جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ کیونکہ اب میں ایسی مخلوق کو ظاہر کرنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا۔ وہ ارشاد خداوندی کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کی پہلی جماعت کے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر جب آخری جماعت کے لوگ گزریں گے تو کہیں گے شاید یہاں کبھی پانی رہا ہوگا۔ وہ وہاں سے آگے بڑھیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے: ”ہم نے زمین والوں کو قتل کر لیا آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔“ چنانچہ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تیر خون آلود واپس بھیج دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی کوہ طور پہ محصور ہوں گے (جہاں ان کے پاس کھانے پینے کا سامان ختم ہو جائے گا اور نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ) ان کے نزدیک بھوک کی وجہ سے گائے کا سر تمہارے آج کے سویناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی مجاہدین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس کی تکلیف سے وہ سب مرجائیں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑ سے اتریں گے تو ان کی لاشوں کے تعفن اور خون کی وجہ سے زمین کی ایک لشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے۔ آپ کے ساتھی پھر دعا کریں گے۔ اب اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے اونٹوں جیسے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کے غار میں پہنچا دیں گے۔ ان کے ہتھیار اتنی کثیر تعداد میں ہوں گے کہ مسلمان ان کے تیروترکش سات برس تک جلاتے پھونکتے رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جو ہر گھر اور ہر خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشہ کی طرح صاف کر دے گی۔ زمین سے کہا جائے گا: ”اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا۔“ چنانچہ اس زمانے میں (انار اتنا بڑا ہوگا کہ) ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلے کے سائے میں بیٹھے گی۔ دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک

گروہ کا پیٹ بھر جائے گا۔ ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ سے سیر ہو جائے گا اور ایک بکری کا دودھ ایک چھوٹے قبیلہ کے لئے کافی ہوگا۔ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہونے بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی۔ باقی رہنے والے لوگ عورتوں سے گدھوں کی طرح بے پردہ ہمسٹر ہوں گے اور انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔“

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفہ ومامعہ، رقم الحدیث 2937، رقم الصلحہ 2250، الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن الترمذی، باب ماجاء فی فتنۃ الدجال، رقم الحدیث 2240، رقم الصلحہ 510، رقم الصلحہ 537، الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (السنن الکبریٰ ما تجید من الدجال، رقم الحدیث 783، رقم الصلحہ 235، الجزء السادس مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (مسند احمد، رقم الصلحہ 181، الجزء الرابع مطبوعہ موسۃ قرطبیہ، مصر) (مسند الثامین، رقم الحدیث 614، رقم الصلحہ 355، الجزء الاول مطبوعہ 221، الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال وخرج عیسیٰ بن مریم، رقم الحدیث 4075، رقم الصلحہ 1356، الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (الایمان لابن مندہ، ذکر وجوب الایمان بخرج الدجال ویاجوج وماجوج، رقم الحدیث 1027، رقم الصلحہ 932، الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت)

مذکورہ حدیث میں ہے کہ دجال کا پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ سال بھردن کی وہ صورت زیادہ قرین قیاس ہے جس کے مطابق فی زمانہ فضا میں معلق دیو ہیکل عدسوں کی مدد سے غروب شدہ سورج کی شعاعیں کسی علاقے پر منعکس کر دی جاتی ہیں جس سے وہاں دن لگنے لگتا ہے۔ دجال ان عدسوں کی مدد سے یہ کیفیت پیدا کرے گا جس سے پورے سال بھر تک دن کا سامان رہے اور رات کا پتہ نہ چلے کہ کب ہوئی اور کب نہیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں بھی وقت کا حساب اور اندازہ کر کے پڑھنے کا حکم فرمایا چونکہ چاند سورج کی گردش نہیں رکے گی اس لئے نماز بھی معاف نہ ہوگی۔ ہاں اگر سورج کی گردش آہستہ ہو جاتی تب نمازیں معاف ہو جاتیں اس لئے کہ جب سورج اپنی منزل پر پہنچا ہی نہیں تو نماز کا وقت بھی نہیں ہوا اور جب وقت نہ پایا گیا تو نماز کیسے فرض

ہو جائے گی؟

مذکورہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ دجال کے حکم پر بارش ہوگی۔ اس کا یہ سارا نظام جادو کا نظام ہوگا یا پھر اس کے پاس جدید ٹیکنالوجی ہوگی۔ آج کل بارش کے لئے سازگار بادلوں پر نمک کے پانی کے چھڑکاؤ یا دیگر کیمیکلز کے چھڑکاؤ کے ذریعے مصنوعی بارش برسا لینا عام ہو چکا ہے۔

مذکورہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لد کے دروازے پر دیکھیں گے۔ لد اسرائیل کا اہم ترین شہر ہے جو تل ابیب کے جنوب میں شیرون نامی میدانی علاقے میں واقع ہے۔ اسے ”لدا“ یعنی Lydda بھی کہا جاتا ہے۔ بائبل میں بھی متعدد مقامات پر اس کا تذکرہ ہے۔ اقوام متحدہ کی 29 نومبر 1947ء کی ایک قرارداد کے مطابق اسے فلسطین کا حصہ قرار دیا گیا تھا لیکن 12 جولائی 1948ء کو اسرائیل نے حملہ کر کے اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ جب سے یہ اسکے قبضہ میں ہے اور اب یہ اسرائیل کا اہم ترین شہر ہے۔ اس شہر میں یہودیوں کی بہت بڑی آبادی ہے۔ یہاں اسرائیل کا اہم ترین صنعتی علاقہ ہے جہاں کاغذ اور بجلی کے آلات بھی بنائے جاتے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک ڈیوڈ بن گورین انٹرنیشنل ایئرپورٹ بھی ہے (”لیڈوے“ نام سے بھی ایک ایئرپورٹ ہے)۔ یہ شہر اسرائیل کے دوسرے شہروں تک آمد و رفت کے لئے بھی بہت اہم ہے اسی لئے یہاں ریل اور شاہراہوں کا بڑا مربوط و اہم نظام قائم ہے جہاں سے رات دن آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ اس کی اہم صنعت میں ذاتی و تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کیے جانے والے ہوائی جہاز تک بنائے جاتے ہیں۔ اب یہاں فوجی مقاصد کے لئے بھی ہوائی جہاز بنائے جا رہے ہیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر یہاں سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ دجال کو چونکہ یہودیوں کی مکمل حمایت و سرپرستی حاصل ہوگی اس لئے ممکن ہے کہ وہ پناہ لینے کی غرض سے دمشق سے بھاگتا ہوا یہاں آئے لیکن شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مارا جائے اور جہنم رسید ہو۔

مذکورہ حدیث میں ہے کہ جوج ماجوج کی پہلی جماعت کے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گیا۔ بحیرہ طبریہ کو اب ”طبریا ز“ کہتے ہیں۔ یہ اسرائیل میں ایک جھیل ہے اور اس میں پانی ہمیشہ وافر مقدار میں موجود رہتا ہے۔ یہ سطح سمندر سے 686 فٹ نیچے ہے اور اس کا رقبہ 64 مربع میل ہے۔ اس کی آب و ہوا عمدہ اور زمین بہت زرخیز ہے۔ ایک یہودی مورخ نے لکھا ہے کہ 2000ء قبل مسیح میں اس جھیل کے ارد گرد نو شہر آباد تھے لیکن ان سب میں صرف طبریا ز باقی رہ گیا ہے۔ یہ یہودیوں کے مقدس شہروں میں چوتھا شہر ہے۔ طبریہ گلیلی پہاڑ سے نکلا ہوا چشمہ ہے اور اسی نام کا سمندر بھی اس کے ساتھ ہے۔ یہاں سے اور بھی چشمے نکلتے ہیں۔ یہاں نمی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اس کا پانی قدرے نمکین ہو جاتا ہے۔ اس میں مچھلیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ تفریحی مقام بھی ہے۔ کشتی میں بیٹھ کر مچھلی کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ سردیوں میں اس جھیل میں نہانا اسرائیل کے لئے بہت اہم ہے۔ اس جھیل کے جنوبی کنارے پر بھی نہانے کے خوبصورت مقامات پائے جاتے ہیں۔

2: حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی ہوا جس کافر کو لگے گی وہ مرجائے گا اور ان کی سانس وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نگاہ پہنچتی ہوگی۔ آپ کی سانس دجال کو اس وقت لگے گی جب وہ (آپ کے خوف کی وجہ سے بھاگتے ہوئے) مقام لد سے صرف ایک بالشت بھر دور رہ جائے گا۔ وہ اس وقت پانی پینے کے لئے ایک چشمہ پر آیا ہوگا جو ایک گھاٹی کے بالکل نیچے ہوگا (مگر اس کو پانی پینا نصیب نہ ہوگا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے وہاں جالیں گے) اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی وجہ سے شمع کی طرح پکھلتے ہوئے مرجائے گا۔“

(الغنیٰ لنعم بن حماد رقم الحدیث 1564 رقم الصلحہ 1860 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

3: حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا:

”عیسیٰ بن مریم دجال کو لد (Lydda / Lod) کے دروازہ پر قتل کریں گے۔“

(مسند احمد، جلد نمبر: 3، صفحہ نمبر: 420) (سنن ترمذی: حدیث نمبر: 2244)

☆: لد شہر تل ایب سے جنوب مشرق میں 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی 1999 کے سروے کے مطابق 61,100 ہے۔ دیکھیں کتاب کے آکر میں دی گئی تصویر نمبر 10۔

لد میں اسرائیل نے دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سے لیس ایئر پورٹ بنایا ہے اور وہیں وہ جہاز بھی رکھا ہے جو تیز ترین جہاز ہے۔ اس کی شکل و شباهت گدھے سے ملتی جلتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دجال وہاں سے بذریعہ طیارہ فرار ہونا چاہے اور اسی ایئر پورٹ پر قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن اور یہودیوں کے خدا کا نے دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا تا کہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ انسانیت کے ناسوروں کو ختم کرنے کے لئے ان کو جسم سے کاٹ کر الگ کرنا ضروری ہوتا ہے اور یہ عمل جہاد ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

4: حضرت امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب دجال نکلتا کھا کر بھاگنے لگے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کرتے ہوئے لد شہر کے مشرقی دروازے پر اسے جالیں گے اور وہیں اسے قتل کر دیں گے۔“

(المفہوم لیسیم بن حماد رقم الحدیث 1562 رقم المصنف 559 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

5: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ برس تو وہ برس پڑے گا زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس شہد کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہو سکتا ہے) ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔ جس میں گھی کا چشمہ ہو گا یا بڑی نالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی ہے پاس سے

گزرے گا جس کے والدین مرچکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: ”کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھا دوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟“ وہ (دیہاتی) کہے گا: ”کیوں نہیں۔“ دجال دو شیطانوں سے کہے گا: ”اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کر دو۔“ چنانچہ وہ دونوں تہدیل ہو جائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: ”اے بیٹے! اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔“ وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (پہلے لد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے)۔

(السنن الواردة فی الفتن، جلد نمبر: 5، صفحہ نمبر: 110)

6: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے دجال بیت المقدس کا سخت محاصرہ کیے ہوئے ہوگا آپ ظہر کی نماز کے بعد اس کی طرف بڑھیں گے (اور آپ اس کا پیچھا کرتے ہوئے جب اس کے پاس پہنچیں گے تو چونکہ وہ آپ کی سانس کی گرمی کی وجہ سے پہلے ہی پکھل رہا ہوگا اور سخت اذیت میں مبتلا ہوگا) اس وقت دجال میں زندگی کی تھوڑی سی رمت باقی ہوگی تو آپ علیہ السلام آگے بڑھ کر اسے قتل کر دیں گے۔“

(الفتن لعیم بن حماد رقم الحدیث 1563 رقم الصحیح 1559 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید)

(القاهرة)



باب نمبر 3:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور
یا جوج ماجوج کے بیان میں

فصل نمبر 1:

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

دوبارہ تشریف آوری:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو انہیں دیکھ کر ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا۔ آپ علیہ السلام کا قد درمیانہ ہے، گھٹکھریا لے بال، چوڑا سینہ، سرخی اور سفیدی کے درمیان کھلتا ہوا سانولا رنگ ہوگا۔

قیامت کی تیسری بڑی نشانی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے تیسری بڑی نشانی ہے۔

مرزائیوں کو دعوت فکر:

یہاں ہم چونکہ اس مضمون کو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک محدود رکھنا چاہتے ہیں اس لیے دیگر باتوں کے ذکر سے گریز کرتے ہیں لیکن ضمناً اتنا عرض کیے دیتے ہیں کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق و امین مانتے ہیں وہ ان احادیث کو پڑھ کر جھوٹے مدعیان عیسیٰ کو ضرور پہچان جائیں گے۔ خصوصاً مرزا غلام احمد قادیانی کو جو کہ اپنے آپ کو ”مسیح موعود“ سمجھتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں واردہ احادیث کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی سعی لا حاصل کرتا تھا۔ اس لیے کہ درج ذیل احادیث پڑھ کر آپ خود جان جائیں گے کہ مرزا قادیانی اُن کاموں اور کارناموں سے کوسوں دور رہا جو کام اور کرنے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں دوبارہ تشریف لا کر سرانجام دیں گے۔

یہاں میں کتاب ”عقیدہ ختم نبوت“ کا ایک پیرا گرام نقل کرتا ہوں جن میں کیے گئے چند

سوالات عموماً ہر مسلمان کے لئے نافع اور قادیانی حضرات کے لئے خصوصی طور پر قابل غور ہیں:

”اب ہم قادیانی حضرات سے چند سوالات کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی درخواست کرتے ہیں کہ وہ غور کریں کیونکہ یہ آخرت کا معاملہ ہے اور ہر آدمی کو اپنی قبر میں جانا ہے۔ ہر آدمی اپنے اعمال کا ذمہ دار خود ہے۔ وہاں نہ کوئی فرد کام آئے گا اور نہ کوئی جماعت۔ اگر وہاں کوئی چیز کام آئے گی تو صرف اور صرف دولت ایمان ہی ہوگی۔ اگر دولت ایمان ہی ہاتھ سے جاتی رہی تو اس شخص کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ لہذا آپ لوگ غور کریں اور سوچیں کہ کیا مرزا صاحب کا نام غلام احمد نہیں؟ عیسیٰ ہے؟ کیا ان کی والدہ کا نام چراغ بی بی نہیں؟ مریم ہے؟ آسمان سے دوبارہ زمین پر آنے والے کا نام قرآن وحدیث میں عیسیٰ بن مریم یعنی حضرت مریم علیہا السلام کا بیٹا عیسیٰ آیا ہے۔ کیا مرزا صاحب کے والد کا نام غلام مرتضیٰ نہیں؟ کیا مرزا قادیانی کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی؟ کیا ان کا مقام پیدائش قادیان نہیں؟ کیا وہ دمشق میں آسمان سے اترے تھے؟ کیا ان کو مدینہ منورہ کے بجائے قادیان میں دفن نہیں کیا گیا؟ کیا مرزا صاحب کے نانا عمران اور نانی حنہ ہیں؟ کیا مرزا صاحب نے کسی برص کے مریض یا مادر زاد اندھے کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفا دی ہے؟ کیا مرزا صاحب نے کسی مردہ کو زندہ کیا؟ کیا مرزا صاحب نے کبھی مٹی کی چڑیوں میں بحکم الہی جان ڈالی؟ کیا وہ آسمان پر جا کر واپس آئے ہیں؟ کیا وہ دمشق کی جامع مسجد میں کبھی گئے ہیں؟ کیا مرزا صاحب کی آمد سے صلیب پرستی اور نصرانیت (عیسائیت) ختم ہوئی یا مزید ترقی ہوئی ہے؟ کیا ان کی آمد سے مال و دولت اتنی مقدار میں ہو گیا کہ اب کوئی لینے والا نہیں؟ یا مرزا صاحب کی آمد سے فقر و فاقہ میں اضافہ ہوا ہے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی جماعت تو خود چندوں پر چل رہی ہے۔ کیا مرزا صاحب کو حج یا عمرہ یا دونوں کرنا

نصیب ہوا ہے؟ کیا مرزا صاحب کو مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی؟“
 لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قیامت سے پہلے وہ
 اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور یہ دوبارہ تشریف آوری کسی چراغ بی بی کے لٹن سے پیدا
 ہو کر نہیں ہوگی بلکہ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔
 یہ عقیدہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:
 ”وَيَكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا“

(القرآن المجید، سورت آل عمران، آیت نمبر: 46)

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے جھولے اور پکی عمر میں گفتگو فرمائیں گے۔“
 چنانچہ قرآن کریم ہی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جھولے میں لیٹے ہوئے یہ
 گفتگو فرمائی:

”میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا۔“

(سورت مریم، آیت نمبر: 30)

چنانچہ آپ کا جھولے میں رہ کر یہ گفتگو فرمانا ایک معجزہ تھا اور پکی عمر میں پہنچ کر یعنی بڑھاپے
 میں پہنچ کر گفتگو فرمانا یہ بھی ایک معجزہ ہوگا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس صفت کو قرآن کریم
 میں بطور خصوصیت بیان فرمایا ہے۔ ورنہ ہر بوڑھا باتیں کرتا ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی کون سی خصوصیت ہے کہ وہ بڑھاپے میں گفتگو کریں گے۔؟ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کا بڑھاپے میں باتیں کرنا تب ہی معجزہ ہو سکتا ہے کہ اب آپ آسمان سے اس دنیا میں
 دوبارہ تشریف لائیں اور اپنی بقیہ زندگی اس زمین پہ گزاریں بوڑھے ہوں اور ”گفتگو فرمائیں“

کڑیل جوان:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب
 آسمان پر لے جائے گئے تھے اس وقت آپ علیہ السلام کی عمر مبارک صرف بتیس سال چھ ماہ تھی۔
 اس عمر میں آدمی ایک کڑیل جوان ہوتا ہے۔ اور یہ اس دور کی عمر ہے جس دور میں لوگوں کی عمروں کا

سوڈیڑھ سو سال سے زیادہ ہونا عام بات تھی۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کے بارے میں عیسائی اور مسلمان دونوں متفق ہیں مگر عقائد مختلف ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ تشریف لا کر پوری دنیا پہ عیسائیت کو غالب فرمادیں گے جبکہ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ غلبہ اسلام کے لئے کام کریں گے۔

غالب قوت:

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكِينَ“

”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، اگرچہ برامائیں مشرک۔“

اس آیت میں جو دین اسلام کے تمام ادیان پر غالب آنے کی بات کی گئی ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے بعد ہوگا کیونکہ ابتدائے اسلام سے اب تک دنیا میں بہت سے دیگر مذاہب باقی ہیں اور جب تک وہ تمام کے تمام مذاہب ختم ہو کر ساری دنیا میں صرف ایک دین اسلام نہ رہ جائے تب تک اس آیت کا مفہوم مکمل طور پر ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضحاک کا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوگا کیونکہ اُس وقت مہدی دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو یا تو دین اسلام قبول نہ کر لے یا انہیں جزیہ نہ دے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ مہدی تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ بھائیو! یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث میں یہ خبر موجود ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہوں گے۔ اس لیے اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر محمول کرنا سب نہیں ہے۔

سیدنا عیسیٰ کا حلیہ:

1: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”شب معراج میں نے حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم (علیہم السلام) کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ گھٹکر یا لے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔“
(صحیح البخاری، باب واذکر فی الکتاب الخ، رقم الحدیث 3255، رقم المصحف 1269، الجزء الثالث، مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامة، بیروت) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 11057، رقم المصحف 164، الجزء الحادی عشر، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل) (الفردوس بما ثور الخطاب، رقم الحدیث 3191، رقم المصحف 256، الجزء الثانی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (الطبقات الکبریٰ، رقم المصحف 417، الجزء الاول، مطبوعہ دار صادر، بیروت)

2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمام انبیائے کرام آپس میں علانی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں (شریعتیں) مختلف ہیں لیکن دین ایک ہی ہے۔ میں دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ ضرور نازل ہوں گے جب تم انہیں دیکھو تو ایسے پہچان لینا کہ وہ درمیا۔ نے قد کے آدمی ہیں اور رنگ ان کا سرخی و سفیدی کے درمیان ہے، ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کا سر گیلان نہیں ہوگا۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لئے لڑیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کر دے گا، وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

(مصنف ابن ابی حنیہ، رقم الحدیث 37526، رقم المصحف 499، الجزء السابع، مطبوعہ مکتبۃ الرشید، الریاض) (صحیح ابن حبان، ذکر البیان عیسیٰ بن مریم اذ انزل ینزل الناس علی الاسلام، رقم الحدیث 6821، رقم المصحف 233، الجزء 15، مطبوعہ موسسة الرسالة، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 9259، رقم المصحف)

1406 الجزء الثاني مطبوعة موسسة قرطبة، مصر)

شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ اس طرح بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نہا کر نکلے ہیں۔“

(صحیح بخاری، باب واذکر فی الکتاب مریم، رقم الحدیث 3254 رقم الصفحة 1264 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن کثیر، الیمامة بیروت) (صحیح مسلم، باب، رقم الحدیث 168 رقم الصفحة 154 الجزء الاول مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 51 رقم الصفحة 647 الجزء الاول مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، رقم الحدیث 467 رقم الصفحة 237 الجزء الاول مطبوعة دار الکتب العلمیة، بیروت) (مسند ابی عوانة، رقم الحدیث 347 رقم الصفحة 116 الجزء الاول مطبوعة دار المعرفه، بیروت) (سنن الترمذی، باب، رقم الحدیث 3130 رقم الصفحة 300 الجزء الخامس مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (مصنف عبدالرزاق، رقم الصفحة 329 الجزء الخامس مطبوعة المکتب الاسلامی، بیروت) (الایمان لابن مسدة، رقم الحدیث 728 رقم الصفحة 740 الجزء الثاني مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (الاصابة، رقم الصفحة 765 الجزء الرابع مطبوعة دار الجبل، بیروت) (تهذیب الاسماء، رقم الصفحة 358 الجزء 2 مطبوعة دار الفکر، بیروت) (السيرة النبویة، رقم الصفحة 247 الجزء الثاني مطبوعة دار الجبل، بیروت)

سیدنا عیسیٰ اور اہل کتاب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نازل ہوں گے۔ وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔“

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ویوم

القيامة يكون عليهم شهيدا“ (سورة النساء، آیت نمبر 159) ”کوئی کتابی ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔“

(صحیح بخاری، باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام رقم الحدیث 3264 رقم الصفحة 1272 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن کثیر، الیمامة بیروت) (صحیح مسلم، باب نزول عیسیٰ بن مریم، رقم الحدیث 155 رقم الصفحة 135 الجزء الاول، مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (مسند ابی عوانہ رقم الحدیث 2 رقم الصفحة 105 الجزء الاول مطبوعة دار المعرفة بیروت) (التحذیر لامن عبدالبر، رقم الصفحة 202 الجزء 140 مطبوعة وزارة عموم الاوقاف والشوق الاسلامیة، المغرب) (سنن البیہقی الکبریٰ، رقم الصفحة 180 الجزء التاسع مطبوعة مکتبة دار الباز، مکتبة المکترمة) (عون المعجود، رقم الصفحة 309 الجزء 11 مطبوعة دار الکتب العلمیة، بیروت) (تہذیب الاسماء، رقم الصفحة 358 الجزء الثاني مطبوعة دار الفکر، بیروت) (الجامع لمعمر بن راشد، رقم الصفحة 399 الجزء 11 مطبوعة المکتب الاسلامی، بیروت)

مدفن روضہ نبی ﷺ:

1: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو رسول، اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ وہاں ان کی چوتھی قبر ہوگی۔“

(مجمع الزوائد، رقم الصفحة: 206، الجزء الثامن، مطبوعة دار الریان للتراث، القاهرة)

2: محمد بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

”تورات میں محمد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دونوں کی صفات لکھی ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی لکھا

ہوا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔“

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: 3617، رقم الصفحة: 588، الجزء الخامس، مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت)

3: یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ انہوں نے فرمایا:

”ہم تورات میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نبی خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔“

(الفن للنعم بن حماد رقم الحدیث: 1621، رقم الصفحة: 580، الجزء الثاني، مطبوعة مكتبة التوحيد، القاهرة)

4: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تینوں کی قبریں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں واقع ہیں، ابھی وہاں قبر کی جگہ باقی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔

(فتح الباری: رقم الصفحة: 66، الجزء السابع، مطبوعة دار المعرفة بیروت)

لہذا اس ضمن میں بعض اوقات ایسے بھی گزرے ہیں کہ بعض بزرگوں کے وصال کے موقع پر کچھ صحابہ کرام نے انہیں یہاں دفنانے کا مشورہ دیا لیکن کسی نہ کسی طرح صحابہ کرام نے اس بات سے اختلاف کیا اور وہ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت بھی یہی تھی کہ یہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خالی رہے۔

مثلاً: جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو بعض لوگوں نے آپ کو وہاں دفن کرنا چاہا جس پر بنی امیہ نے مخالفت کی اور آپ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ ان کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان کے لئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت بھی دیدی تھی لیکن اس کے باوجود یہ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ پھر خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال سے قبل لوگوں نے آپ سے کہا:

”کیا آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ میں دفن کیا جائے؟ کیونکہ یہ آپ ہی کا کمرہ ہے۔“

انہوں نے کہا:

”مجھے میری باقی سہیلیوں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ازواج مطہرات کے ساتھ جنت البقیع میں ہی دفن کر دیا جائے۔“

☆: حضرت عائشہ صدیقہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی قبور جنت البقیع میں واقع ہیں۔ دیکھیں کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 1۔

گویا یہ حکمت الہیہ تھی کہ وہاں کوئی اور دفن نہ ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ جگہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لئے مخصوص رہے اور وہی وہاں دفن ہوں۔
5: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہم چار صالحین قیامت کے دن اپنے مقبرے سے اٹھیں گے، جن کے درمیان دونی اور دائیں بائیں ایک ابوبکر صدیق اور دوسرے حضرت عمر فاروق شہید (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہوں گے۔“

بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا دجال کو واصل جہنم کرنا اور دین اسلام کی عالمی سطح پر تبلیغ کرنا برحق ہے۔

زکوٰۃ لینے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔“

(صحیح البخاری، باب قتل الخنزیر وقال جابر حرم النبی بیع الخنزیر، رقم الحدیث: 2109، رقم الصفحة: 774، الجزء الثانی، مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت) (صحیح مسلم، باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریۃ راہ محمد، رقم الحدیث: 155، رقم الصفحة: 135، الجزء الاول، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن الترمذی، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: 233، رقم الصفحة: 1506، الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عن رفع التباغض والتحاسد والشتاء ثم نزول عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ، رقم الحدیث: 6816، رقم الصفحة: 227، الجزء 15، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، باب ذکر قولہ لیوشکن ان ابن مریم حکما، رقم الحدیث: 388، رقم الصفحة: 217، الجزء الاول، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (مسند ابی حواریہ 1، رقم الحدیث: 310، رقم الصفحة: 98، الجزء الاول، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ، باب الدلیل علی ان الخنزیر اسوا حالاً من الکلب قال الشافعی لانه سبحانه وتعالیٰ نصرہ

قسمہ مجسما، رقم الحدیث 1087 رقم الصفحة 244 الجزء الاول، مطبوعة مكتبة دارالبازمكة المكرمة (سنن ابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال وخروج ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج، رقم الحدیث 4078 رقم الصفحة 1363 الجزء الثاني، مطبوعة دارالفکر بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37495 رقم الصفحة 494 الجزء السابع، مطبوعة مكتبة الرشد الرياض) (مسند احمد، رقم الحدیث 10409 رقم الصفحة 493 الجزء الثاني، مطبوعة موسسة قرطبة، مصر) (مسند الشافعی، ماروی بن ثوبان عن المدینین، رقم الحدیث 113، رقم الصفحة 84 الجزء الاول مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (الایمان لابن مندہ، باب ذکر وجوب الایمان بنزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام وایمانہ بالمصطفیٰ علیہ السلام وبشیرتہ، رقم الحدیث 407 رقم الصفحة 12 الجزء الاول مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (عون المعبود، رقم الصفحة 308 الجزء 110 مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت) (تحدیب الاسماء، رقم الصفحة 358 الجزء الثاني مطبوعة دارالفکر، بیروت۔ علل الدارقطنی، رقم الحدیث 1709 رقم الصفحة 189 الجزء التاسع، مطبوعة دارطیبة، الرياض) تحفة المحتاج، باب النجاسة، رقم الحدیث 119 رقم الصفحة 213 الجزء الاول، مطبوعة دار جزاء، مكة المكرمة) المحلی، کتاب الاطعمة ما یحل اكله وما یحرم اكله، رقم الصفحة 391 الجزء السابع، مطبوعة دارالافاق الجدیدة، بیروت)

علم قیامت اور سیدنا عیسیٰ:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا۔ سب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قیامت کے متعلق سوال کیا لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا۔ پھر سب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے قیامت سے پہلے دنیا میں نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ”میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا“ (اس کے بعد) جب لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹیں گے تو یاجوج ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے۔ جس چیز کو دیکھیں گے اسے جہاہ کر دیں گے۔ خدا

کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا، جس سے وہ سب مرجائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبودار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے اور میں دعا کروں گا تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہہ کر سمندر میں چلی جائیں گی اور بدبو ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے، زمین کھج کر چمڑے کی طرح دراز ہو جائے گی اور صاف ہموار ہو کر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو اور لوگ اس انتظار میں ہوں کہ کب ولادت کا وقت آئے گا۔ چونکہ اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہوگا اس لیے لوگ کہتے ہوں گے اب ہو کہ اب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے: ”وہم من کل حذب ینسلون“

(سنن ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یاجوج و ماجوج، رقم الحدیث 4081 رقم
الصحیحہ 1368 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر بیروت) (المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث 3448 رقم
الصحیحہ 416 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (مصابح الزجاجة، رقم الصحیحہ رقم
الحدیث 201 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العربیۃ بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37525 رقم
الصحیحہ 498 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشید ریاض) (مسند الشافعی، رقم الحدیث 845 رقم
الصحیحہ 271 الجزء الثانی، مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم، مسند منورۃ) (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث 5294 رقم
الصحیحہ 196 الجزء التاسع مطبوعۃ دار الماعون للتراث دمشق) (السنن الواردة فی الفتن، رقم
الحدیث 671 رقم الصحیحہ 1212 الجزء السادس، مطبوعۃ دار العاصمة ریاض)

قوم شعیب میں شادی:

حضرت سلیمان بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر کے بیت المقدس لوٹ آئیں گے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں شادی کریں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سرال ہے۔ ان لوگوں کو جذام ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں انیس سال رہیں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ ان کے دور میں ان کے علاوہ دوسرا کوئی سربراہ نہ ہوگا نہ ہی کوئی سپاہی اور نہ ہی کوئی بادشاہ۔“

الفتح لتیم بن حماد قدر بقاء عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بعد نزولہ رقم الحدیث 1616 رقم
الصفحة 1578 الجزء الثاني مطبوعة دار الكتب العلمية بیروت

حج و عمرہ اور مدینہ منورہ حاضری:

1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”پھر عیسیٰ بن مریم حکم جاری کرنے والے عادل اور منصف بادشاہ کے طور پر اتریں گے،
عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت سے میقات کو طے کریں گے اور میری قبر پہ آ کے مجھ سے سلام کریں گے
اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔“
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

”اے میرے بھتیجو! اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لو تو کہہ دینا کہ ابو ہریرہ آپ کو سلام
کہتا تھا۔“

(المسند رک علی النجاشی، رقم الحدیث 4162 رقم الصفحة 651 الجزء الثاني مطبوعة دار الكتب العلمية
بیروت)

2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”ابن مریم مقام روحاء کے درے سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تبلیہ پڑھیں گے (یعنی
احرام باندھیں گے)۔“

(صحیح مسلم باب احلال النبی وحدیہ رقم الحدیث 1252 رقم الصفحة 915 الجزء الثاني، مطبوعة دار احیاء
التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6820 رقم الصفحة 232 الجزء 15 مطبوعة موسسة
الرسالة، بیروت) (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم رقم الحدیث 2894 رقم الصفحة 347 الجزء
الثالث، مطبوعة دار الكتب العلمية، بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ رقم الحدیث 8585 رقم الصفحة 12 الجزء
الخامس، مطبوعة مكتبة دار الباز، مكة المكرمة) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث 37495 رقم الصفحة
494 الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد، الرياض) (مسند احمد رقم الحدیث 7271 رقم الصفحة 240 الجزء
الثاني، مطبوعة موسسة قرطبة، مصر) (مسند الحمیدی رقم الحدیث 1005 رقم الصفحة 440 الجزء الثاني مطبوعة
مكتبة الممتلي، القاهرة) (مسند ابن الجعد رقم الحدیث 2888 رقم الصفحة 422 الجزء الاول مطبوعة موسسة

تادریس بیروت) (الایمان لابن مندہ، رقم الحدیث 419 رقم الصفحہ 517 الجزء الاول، مطبوعہ موسسة الرسالة، بیروت) (حجة الوداع، رقم الصفحہ 390 الجزء الاول مطبوعہ بیت الافکار الدولية للنشر والتوزيع، الرياض) (معجم ما استعجم، رقم الصفحہ 682 الجزء الثاني، مطبوعہ عالم الکتب، بیروت)

3: حضرت ارطاة سے روایت ہے کہ دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیس سال اس دنیا میں مزید ٹھہریں گے۔ اس دوران ہر سال وہ مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں گے جہاں وہ نماز تلبیہ پڑھیں گے (حج کریں گے)۔

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 1625 رقم الصفحہ 581 الجزء الثاني، مطبوعہ مکتبہ التوحید

القاهرة)

عدل سیدنا عیسیٰ اور وفات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یاد رکھو کہ سارے انبیاء علانی بھائی ہیں جن کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن دین سب کا ایک ہی ہے۔ میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ وہ عنقریب نازل ہونے والے ہیں۔ چنانچہ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں، سرخی اور سفیدی مائل سانولے سے رنگ کے ہیں گویا کہ ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں، اگرچہ ان کے بال گیلے نہیں ہوں گے۔ وہ لوگوں سے اسلام کے حق میں قتال کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ساقط کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا ساری ملتوں کو ختم فرما دے گا۔ وہ مسیح دجال کو ہلاک کر دیں گے۔ زمین پر امن قائم ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ جنگل میں چریں گے مگر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ وہ چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز ادا کریں گے۔“

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6821، رقم الصفحہ 233، الجزء 15، مطبوعہ موسسة الرسالة، بیروت)

یا جوج ماجوج کا بیان

قرآن مجید میں یا جوج ماجوج کا تذکرہ:

قرآن کریم میں حضرت ذوالقرنین کے بارے میں اس طرح ارشاد خداوندی ہے:

”حتی اذا بلغ بین السدین وجد من دونها قوما لایکادون یفقهون قولا۔
قالوا یا ذالقرنین ان یا جوج وما جوج مفسدون فی الارض فهل نجعل لك خرجا
على ان تجعل بیننا و بینهم سدا“

”یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا، اس نے ادھر کچھ ایسے
لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا: ”اے
ذوالقرنین! بیشک یا جوج وما جوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ
کے لئے کچھ مال مقرر کر دیں اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیور
بنادیں۔“

خیال رہے کہ یہ سکندر ذوالقرنین اور سکندر اعظم دونوں الگ الگ شخصیت ہیں۔
ذوالقرنین مومن موحّد جبکہ سکندر اعظم عیسائی تھا۔ حضرت ذوالقرنین کی عمر ہزار سال سے زائد
جبکہ سکندر اعظم جوانی میں مرا۔

(تفسیر قرطبی) (تفسیر جمل) (حاشیہ الجلالین)

اور دوسری جگہ ان کا ذکر اس طرح ہے:

”حتی اذا فتحت یا جوج وما جوج وهم من کل حدب ینسلون“

”یہاں تک کہ جب کھولے جائیں یا جوج و ما جوج اور وہ ہر بلندی سے
ڈھلکتے ہوں گے۔“

تعارف:

یہ یا جوج و ما جوج دو قبیلے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ دو قومیں ہیں۔ یہ یافث بن نوح کی اولاد
میں سے فساد کی گروہ ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ زمین میں فساد کرتے تھے۔ بہار کے
موسم میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور بنرے سب کھا جاتے تھے، کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں
اپنے ساتھ اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ آدمیوں کو بھی کھانے کے ساتھ ساتھ درندوں
وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے۔

چنانچہ یہ قوم فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے ایک مرتبہ اور ظاہر ہوگی۔ ابھی حضرت عیسیٰ علیہ
السلام فتنہ و جال و بہود کو مٹا کر فارغ ہوئے ہوں گے کہ یہ فتنہ ظہور پذیر ہو جائے گا۔

برائی کے سترھے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”برائی کے سترھے کیے گئے۔ اس میں سے اہترھے قوم بربر (یا جوج و ما جوج) کو دیئے
گئے اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں کو۔“

(التفن النعیم بن حماد رقم الحدیث 760 رقم الصلحہ 265 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

نبی کے قاتل:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس وقت میرے ساتھ ایک بربری نوکر بھی تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:

”مجھ سے پہلے اس قوم میں ایک نبی تشریف لائے تھے جنہیں ان لوگوں نے ذبح کیا، اُن کا
گوشت پکا کر کھا گئے اور (ہڈیوں کی تختی بنا کر) ان کا شور بانی گئے۔“

(التفن النعیم بن حماد رقم الحدیث 762 رقم الصلحہ 266 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

دیوار میں سوراخ:

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوف و ہراس کی حالت میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

”لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو نزدیک آگیا، دیوار میں یا جوج و ماجوج نے اتنا سوراخ کر لیا ہے۔“

پھر آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔

میں عرض گزار ہوئی:

”یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، حالانکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود

ہیں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہاں! جب برائی بڑھ جائے گی تو ہلاک ہوں گے۔“

(صحیح بخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث 3403 رقم الصفحة 1317 الجزء الثالث مطبوعة دار ابن کثیر، بیروت) (صحیح مسلم، رقم الحدیث 2880 رقم الصفحة 2208 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عما سجد علی المرء من ترک الاحکال علی الصالحین فی زمان دون السعی فیما یکدون فیہ من الطاعات، رقم الحدیث 327 رقم الصفحة 34 الجزء الثاني مطبوعة موسسة الرسالة، بیروت) (موارد التظمان باب فی یاجوج ماجوج، رقم الحدیث 1906 رقم الصفحة 470 الجزء الاول مطبوعة دار الکتب العلمیة، بیروت) (سنن الترمذی الکبریٰ، رقم الصفحة 93 الجزء 10 مطبوعة دار الباز، مکة) (السنن الکبریٰ، رقم الحدیث 11333 رقم الصفحة 407 الجزء السادس مطبوعة دار الکتب العلمیة، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب ما یکون من الفتن، رقم الحدیث 3953، 1305 الجزء الثاني مطبوعة دار الفکر، بیروت) (مسنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37214 رقم الصفحة 459 الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشید، ریاض) (مسند احمد، رقم الحدیث 27453 رقم الصفحة 428 الجزء السادس مطبوعة موسسة قرطبة، مصر) (مسند الحمیدی، رقم الحدیث 308 رقم الصفحة 147 الجزء الاول مطبوعة مکتبة المصنعي، قاهره) (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث 7155 رقم الصفحة 82 الجزء 13 مطبوعة دار المامون للتراث دمشق)

الاحاد والمثنائی، رقم الحديث 3092 رقم الصفحة 329 الجزء الخامس مطبوعة دارالریة، ریاض) (المعجم الكبير
 137 رقم الصفحة 52 الجزء 64 مطبوعة مكتبة العلوم والحكم، الموصل) (شعب الایمان، رقم الحديث 7598
 رقم الصفحة 98 الجزء السادس مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت) (الفن لنعم بن حماد، رقم الحديث 1644 رقم
 الصفحة 591 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحید، بیروت) (الترغیب والترہیب، رقم الحديث 3486 رقم
 الصفحة 159 الجزء الثالث مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت) (الروحة الیافین، فن بداریا، رقم الصفحة
 113 الجزء الاول مطبوعة دارالمأمون للتراث، دمشق) (تدریب الراوی، رقم الصفحة 387 الجزء الثاني
 مطبوعة مكتبة الیاض الحدیث، الیاض)

تیر و کمان کی کثرت:

حضرت ابن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مسلمان یا جوج ماجوج کے تیر و کمان (اسلحہ) کی لکڑیاں سات سال تک جلائیں گے۔“
 (سنن ابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یا جوج ماجوج، رقم الحديث 4076 رقم
 الصفحة 1359 الجزء الثاني مطبوعة دارالفکر، بیروت) (الاحاد والمثنائی، رقم الحديث 1495 رقم
 الصفحة 165 الجزء الثالث مطبوعة دارالریة، ریاض) (الفردوس بماثور الخطاب، رقم الحديث 3463 رقم
 الصفحة 222 الجزء الثاني مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت)

فتنہ یا جوج ماجوج کا اختتام:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یا جوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہم من کل حذب ینسلون“ وہ زمین پر پھیل جائیں گے اور مسلمان ان سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لیکر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہو جائیں گے۔ یا جوج ماجوج کا ایک گروہ پانی (کے ایک ذخیرہ) سے گزرے گا تو وہاں کا سارا پانی پی کر ختم کر دے گا۔ جب

وسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ شاید یہاں کسی زمانے میں پانی تھا۔ جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے: ”ان اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے ہی قی رہ گئے ہیں۔“ تو ان میں سے ایک شخص اپنا تیر آسمان کی طرف پھینکے گا جو خون میں لت پت پس آئے گا (جسے دیکھ کر) وہ بولیں گے: ”ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیا۔“ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر ٹڈی کی قسم کے جانوروں کو بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں گھس جائیں گے جس کی عیت سے یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مرجائیں گے۔ جب مسلمان صبح کو اٹھیں گے اور میں یا جوج ماجوج کی موجودگی کا احساس نہ ہوگا تو آپس میں کہیں گے: ”کوئی ایسا ہے جو اپنی ان ہتھیلی پر رکھ کر جائے اور انہیں دیکھ کر آئے؟“ ایک شخص پہاڑ سے ان کا حال جاننے کے لئے نیچے اترے گا اور دل میں خیال کرے گا کہ میں موت کے منہ میں جا رہا ہوں لیکن جب وہ نیچے آ کر دیکھے گا اور انہیں مردہ پائے گا تو خوشی سے چیخ کر کہے گا: ”خوش ہو جاؤ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا۔“ ان کے بعد لوگ ٹکلیں گے اور اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑیں گے، جہاں یا جوج ماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لئے نہ ملے گی۔ اس وجہ سے وہ ان کا گوشت کھا کر اب موٹے تازے ہو جائیں گے جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔“

سنن ابن ماجہ باب نفع الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یا جوج و ماجوج، رقم الحدیث 4079 رقم المسند 1363 الجزء الثانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6830 رقم المسند 24 الجزء 15 مطبوعہ موسسة الرسالة، بیروت) (المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث 8504 رقم المسند 1909 رقم المسند 470 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (مصابیح الزجاجة، باب نفع الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یا جوج و ماجوج، رقم المسند 199 الجزء الرابع مطبوعہ دار العربیہ، بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث 11749 رقم المسند 77 الجزء الثالث مطبوعہ موسسة قرطبة، مصر) (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث 1351 رقم المسند 503 الجزء الثانی مطبوعہ دار المأمون للتراث، دمشق)

باب نمبر 4:

حالات حاضرہ اور دجالی فتنے

دجالی فتنے اور عصر حاضر

1: حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے، گویا کہ ان کے چہرے چھٹی ڈھالوں جیسے ہوں گے، بالوں کے جوتے پہنیں گے، ڈھالیں پاس رکھیں گے اور درختوں کی جڑوں سے گھوڑے باندھیں گے۔“

(سنن ابن ماجہ، باب الملاحم، رقم الحدیث 4099، رقم الصلحہ 1372، الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) صحیح ابن حبان، ذکر الاخبار عن وصف موضع الذی یكون ابتداء قتال المسلمین ایامہ فیہ رقم الحدیث 6747، رقم الصلحہ 147، الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالہ، بیروت) (موارد النظم، رقم الحدیث 1872، رقم الصلحہ 462، الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (مصباح الترغیب، باب ترک، رقم الصلحہ 208، الجزء الرابع مطبوعہ دار العربیۃ، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 11279، رقم الصلحہ 31، الجزء الثالث مطبوعہ موسسۃ قرطبیہ، مصر)

2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے جنگ نہ کرلو جن کے چہرے سرخ تانیں چھٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا پی ہوئی ڈھالیں ہیں، ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔“

(صحیح بخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث 3395 رقم الصلحہ 1315 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت) (صحیح بن حبان الاخبار عن قتال المسلمین العجم من اهل خوز و کرمان رقم الحدیث 6743 رقم الصلحہ 144 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث 8470 رقم الصلحہ 523 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (تفلیق التعلیق رقم الحدیث 3590 رقم الصلحہ 55 الجزء الرابع، مطبوعہ دار عمار عمان اردن)

3: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان چوڑے سروالوں کو چھوڑ دو جب تک یہ تم کو چھوڑے رکھیں۔ خدا کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ ہمارے اور ان کے درمیان ایک عبور نہ ہونے والا دریا ہوتا۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37747 رقم الصلحہ 530 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشید، الریاض)
4: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ یہی بارز ہیں۔“

(صحیح بخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث 3396 رقم الصلحہ 1315 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت۔ التذوین فی اخبار القزوین، رقم الصلحہ 39 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چھٹی ہے گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں۔ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔“

(صحیح بخاری، باب ترک قتال رقم الحدیث 2770 رقم الصلحہ 1070 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر،

الیمامة بیروت) (سنن الترمذی) باب ماجاء فی قتال الترمذی رقم الحدیث 2215 رقم الصفحة 497 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت)

6: حضرت حذیفہ ابن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی آمد اور تین بار زمین کا دھنسا۔ ایک نصف مشرق میں ہوگا، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں۔ ایک آگ عدن کے ایک گاؤں ”ابیسن“ کے ایک کنویں سے ظاہر ہوگی جو لوگوں کو میدان کی جانب دھکیلیے گی، جب یہ لوگ سوئیں گے تو وہ بھی رک جائے گی اور جب یہ لوگ چلیں گے تو وہ بھی چلے گی۔“

(سنن الترمذی) باب ماجاء فی الخسف رقم الحدیث 2183 الجزء الرابع رقم الصفحة 477 مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت) (سنن ابی داؤد باب امارات الساعة رقم الحدیث 4311 رقم الصفحة 114 الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر بیروت) (سنن ابن ماجہ باب الايات رقم الحدیث 4055 رقم الصفحة 1347 الجزء الثاني مطبوعة دار الفکر بیروت) (صحیح بن حبان ذکر الخصال التي تتوقع كونها قبل قيام الساعة رقم الحدیث 6843 رقم الصفحة 257 الجزء 15 مطبوعة مؤسسة الرسالة بیروت) (السنن الکبریٰ سورة النمل بسم اللہ الرحمن الرحیم قوله تعالیٰ اذا وقع القول علیهم اخرجناهم دابة من الارض رقم الحدیث 11380 رقم الصفحة 424 الجزء السادس مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت) (بیروت مصنف ابن ابی ہشیمہ الریاض۔ مختصر الخضر فی الفرق والقباب رقم الصفحة 277 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة الممتی القاهرة) (مسند احمد رقم الصفحة 7 الجزء الرابع مطبوعة مؤسسة قرطبة مصر) (مسند الحمیدی رقم الحدیث 827 رقم الصفحة 364 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة الممتی القاهرة) (مسند الطیالسی حذیفہ بن اسید الغفاری رقم الحدیث 1067 رقم الصفحة 143 الجزء الاول مطبوعة دار المعرفة بیروت) (الاحاد والمثنائی ذکر حذیفہ بن اسید البوسریة الغفاری رقم الحدیث 1012 رقم الصفحة 258 الجزء الثاني مطبوعة دار الریاض) (المعجم الکبیر رقم

الحديث 3028 رقم الصفحة 170 الجزء الثالث، مطبوعة مكتبة العلم والحكم الموصل (الایمان لابن مندة ذكر وجوب الايمان بالآيات العشر التي اخبر بها رسول الله التي تكون قبل الساعة، رقم الحديث 1001 رقم الصفحة 917 الجزء الثاني، مطبوعة موسسة الرسالة، بيروت) (عون المعبود رقم الصفحة 11290 الجزء 11 مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت) (حلية الاولياء رقم الصفحة 355 الجزء الاول مطبوعة دار الكتاب العربي، بيروت) (موضع ادحام الجمع والتفريق، باب الفاء 392 ذكر فرات القزاز، رقم الصفحة 358 الجزء الثاني، مطبوعة دار المعرفة، بيروت)

عدن ملک یمن کا ایک مشہور و معروف شہر ہے جہاں ایک بڑی بندرگاہ بھی ہے۔

7: حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا:

”جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی بہتری نہ ہوگی، میری امت میں ایک گروہ

ہمیشہ غالب رہے گا قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

(سنن الترمذی باب ما جاء فی اهل الشام رقم الحديث 2192 رقم الصفحة 485 الجزء الرابع مطبوعة دار

احیاء التراث العربی، بیروت۔ اثبات، رقم الحديث 13688 رقم الصفحة 319 الجزء الثامن مطبوعة دار

الفکر، بیروت۔ صحیح بخاری، ذکر اثبات النصرة لاصحاب الحديث الى قيام الساعة، رقم الحديث 61 رقم

الصفحة 261 الجزء الاول مطبوعة موسسة الرسالة، بيروت)

8: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اون کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ میں جا کے خیمے کے صحن میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”اے عوف! اندر آ جاؤ۔“

میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! کیا پورا آ جاؤں (یہ جملہ بطور مزاح تھا)۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہاں پورے آ جاؤ۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے عوف! یاد رکھنا قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ اول میری وفات، دوم

بیت المقدس کا فتح ہونا، سوم تم میں ایک بیماری ظاہر ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو

شہادت عطا فرمائے گا اور اس کے ذریعہ تمہارے اعمال کو پاک و صاف کرے گا، چہارم تم میں مال

کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ آدمی سودینار ملنے پر بھی خوش نہ ہوگا، پنجم تمہارے درمیان آپس میں فتنہ

و فساد برپا ہوگا جس کے شر سے کوئی گھر محفوظ نہیں رہے گا، ششم تم میں اور روم (کے

عیسائیوں) میں صلح ہوگی لیکن وہ تم سے دغا کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر اسی (80) جھنڈوں

کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔“

(صحیح بخاری، باب ما یحد من الغد، رقم الحدیث 3005، رقم الصفیہ 1159، الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن

کثیر الیمامۃ، بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب اشراط الساعۃ، رقم الحدیث 4042، رقم الصفیہ 1341، الجزء

الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ، باب المزاج لا تردیہ الشہادۃ، رقم الصفیہ 248، الجزء

100 مطبوعہ مکتبہ دار الباز، مکہ) (صحیح ابن حبان، ذکر الاخبار عن فتح المسلمین بیت المقدس بعدہ، رقم

الحدیث 6675، رقم الصفیہ 66، الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم

الحدیث 37382، رقم الصفیہ 480، الجزء السابع مطبوعہ مکتبہ الرشد، ریاض) (المعجم الاوسط، رقم

الحدیث 58، رقم الصفیہ 23، الجزء الاول مطبوعہ دار الحرمین القاہرۃ) (مسند احمد، رقم الحدیث 24017، رقم

الصفیہ 22، الجزء السادس مطبوعہ موسۃ قرطبیہ، مصر) (مسند الثامین، رقم الحدیث 212، رقم الصفیہ 133،

الجزء الاول مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 71، رقم الصفیہ 41، الجزء 18 مطبوعہ

مکتبہ العلوم والحکم، موصل) (الایمان لابن مسندہ، ذکر وجوب الایمان بما یکون بعدہ من الایات، رقم

الحديث 999 رقم الصفحة 1914 الجزء الثاني مطبوعة مؤسسة الرسالة بيروت (المستدرک علی التحسین رقم
الحديث 8655 رقم الصفحة 594 الجزء الرابع مطبوعة 123 الجزء الخامس مطبوعة دارالریة
الریاض) (السنن الواردة فی الفتن رقم الحديث 427 رقم الصفحة 837 الجزء الرابع مطبوعة دارالعاصمة
الریاض) (الفتن لتیم بن حماد رقم الحديث 104 رقم الصفحة 160 الجزء الاول مطبوعة مکتبة التوحید القاهرة)
9: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”قرب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل دے تو جو شخص اس کے پاس جائے وہ
اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ دریائے فرات تو سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔“

(صحیح بخاری باب خروج النار رقم الحديث 6702 رقم الصفحة 2605 الجزء السادس مطبوعة دار ابن کثیر
یمامة بیروت) (صحیح مسلم باب لا تقوم الساعة الجزء السادس مطبوعة دار ابن کثیر یمامة بیروت) (صحیح مسلم
باب لا تقوم الساعة حتی محسر الفرات عن جبل من ذهب رقم الحديث 2894 رقم الصفحة 2219 الجزء
الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت) (سنن الترمذی باب رقم الحديث 69 رقم
الصفحة 698 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت) (سنن ابی داؤد باب حصر العرات عن
کنز رقم الحديث 4313 رقم الصفحة 115 الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر
الزجر عن اخذ المرء من کنز الذهب الذی محسر الفرات عن رقم الحديث 6693 رقم الصفحة 187 الجزء 15
مطبوعة مؤسسة الرسالة بیروت) (مصابح الزجاجة باب اشراط الساعة رقم الصفحة 193 الجزء الرابع
مطبوعة دار العربیة بیروت)

10: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرات کا وہ کنارہ جو شام میں ہے یا اس
سے تھوڑا آگے وہاں لوگوں کا ایک عظیم گروہ جمع ہوگا، وہ اموال پر لڑیں گے اور ہر نو میں سے سات
آدی قتل ہو جائیں گے اور یہ ماہ رمضان میں دھا کے اور واہیہ (شکاف پڑنے) کے بعد ہوگا۔ تین
جھنڈوں کے جدا ہونے کے بعد جن میں سے ہر ایک اپنے لیے حکومت مانگے گا ان میں ایک

آدمی کا نام عبداللہ ہوگا۔“

[الفن لنعم بن حماد رقم الحدیث 971 رقم الصفحہ 336 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ]

اس حدیث میں تین باتوں کا ذکر ہے جنہیں ہم اس زاویے سے دیکھیں تو ایک حد تک مطابقت ملتی ہے۔ نمبر ایک فرات کے کنارے لوگوں (امریکی و دیگر اتحادی) کا جمع ہونا اور مال و دولت (پیٹرول وغیرہ) پر لڑائی جھگڑا، قتال، جنگ، جارحیت کرنا جو بھی کہیں یہ ابھی حال ہی میں شروع ہوئی ہے اور ابھی جاری ہے۔ یہ کہ اس موقع پر لوگ بھی حدیث میں بتائے گئے تناسب سے مارے گئے ہیں۔

فرات کے کنارے یہ قتال ”ماہ رمضان میں دھماکوں اور شگاف کے بعد“ واقع ہونا بتایا گیا ہے۔ چنانچہ امریکہ نے 1190ء عراق پہ جوز بردست بمباری کی تھی جسے ”کارپیٹ بومنگ“ سے تشبیہ دی گئی تھی اسے ہم ”دھماکوں اور شگاف“ سمجھ سکتے ہیں۔ اور یہ بمباری ماہ رمضان میں ہوئی تھی۔

اس دھماکے اور شگاف سے پہلے جن تین جھنڈوں کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ ان سے مراد تین ملکوں کے وہ کرد ہو سکتے ہیں جو ایران عراق اور ترکی کے علاقوں میں بانٹ دیئے گئے ہیں۔ ان میں ایک بہت اہم جماعت ”گردش و کرز پارٹی“ (Partiya Karkeran) [Kurdistan (PKK)] جو کہ 1978ء میں بنی اس کے لیڈر کا نام عبداللہ تھا۔ اس میں پانچ سے دس ہزار مسلح کارکن بھی تھے۔

11: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان کے مہینہ میں دوزلزلے

ہوں گے تو ایک گھر کے تین افراد اس کی طرف متوجہ ہوں گے، ایک ان میں سے طاقت کے

ذریعہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا دوسرا قربانی و سکون اور وقار کے ذریعہ، جبکہ تیسرا قتل کے ذریعہ۔ اس کا نام عبداللہ ہوگا اور فرات کے کنارے لوگوں کا ایک عظیم مجمع ہوگا جو مال پر لڑ رہے ہوں گے اور ہر نوٹس سے سات قتل ہو جائیں گے۔

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 850 رقم الصلحہ 291 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

12: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم ہر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کر دے گا، لوگ اس پر

لڑیں گے اور ہر سوٹس سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے۔ اگر تو اس کو پالے تو ان میں سے نہ

ہونا جو اس پر لڑیں گے۔“

(صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6691 رقم الصلحہ 85 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (الجامع

لمعمر بن راشد رقم الصلحہ 382 الجزء 11 مطبوعہ المکتبۃ الاسلامیۃ بیروت) (مسند احمد رقم

الحدیث 8370 رقم الصلحہ 332 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ قرطبیۃ مصر) (السنن الواردۃ فی الفتن رقم

الصلحہ 292 الجزء الاول مطبوعہ دار الفکر بیروت) (تاریخ بغداد رقم الصلحہ 628 الجزء 13 مطبوعہ

دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس سے مراد یہ ہے کہ اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جو اس کو لوٹنے کے لئے لڑ

رہے ہوں گے۔ یعنی امریکی و اتحادیوں کا ساتھ نہ دینا۔ ہاں جن لوگوں کا

یہ مال ہے یعنی عراقی عوام تو وہ اگر اس کی حفاظت کے لئے لڑیں اور اپنی

جان دیں تو یقیناً وہ شہید ہوں گے۔ یہاں اگر ہم یہ آیت (تعاونوا علی

البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان) (بھلائی اور نیکی

کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور برائی و سرکشی میں معاونت نہ

کرو) (کو تعاونوا الصادقین) (بچوں کے ساتھ ہو جاؤ) پڑھیں اور اس

کے مطابق اپنے مسلمان بھائیوں کا ساتھ دیں تو یہ عین اسلامی اور بالکل

جائز ہے۔ حیرت ہے کفار آپس کے ہزار اختلافات کے باوجود دنیا سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے کے لیے جارحیت کا ارتکاب اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور ہم دفاع میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد نہ کریں! ہاتھ میں تسبیح اور چار سجدے کر کے خدا کی رحمتوں کے حقدار بننا چاہتے ہیں؟ نہیں نہیں قرآن مجید فرماتا ہے: ”ام حسبکم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین آمنوا معہ متی نصر اللہ“ الا ان نصر اللہ قریب“ ”کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر انگلوں کی سی روداد نہ آئی، انہیں سختی اور شدت پہنچی اور ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کب آئے گا اللہ کی مدد سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔“

13: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ فرات سونے کا ایک خزانہ ظاہر کر دے تو اس وقت جو حاضر ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔“

(صحیح بخاری رقم الحدیث 6702، رقم الصفحة 2605 الجزء السادس مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت) (صحیح مسلم، باب لا تقوم الساعة حتی یحمر الفرات عن جبل من ذهب، رقم الحدیث 2894، رقم الصفحة 2219 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن الترمذی، رقم الحدیث 2569، رقم الصفحة 1698 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6693، رقم الصفحة 187 الجزء 15 مطبوعہ موسسة الرسالة، بیروت) (مصابح الزجاجة، رقم الصفحة 193 الجزء الرابع مطبوعہ دار العربیہ، بیروت) (سنن ابوداؤد، رقم الحدیث 4313، رقم الصفحة 115 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (السنن الواردة فی الفتن، رقم الصفحة 564 الجزء الثالث مطبوعہ دار العاصمة، الرياض)

14: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرات میں سونے اور چاندی کا پہاڑ ظاہر ہوگا، اس پر قبضہ کرنے کے لیے ہر نو آدمیوں میں سے سات آدمی قتل کر دیئے جائیں گے، اگر تم اس کو پالو تو اس کے قریب بھی مت جانا۔“ (الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 969 رقم الصفحة 335 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

15: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ کھول دے گا جس پر لوگ لڑیں گے ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا کہ شاید نجات پانے والا میں ہی ہوں گا (اور یہ سارا خزانہ مجھ اکیلے کو مل جائے گا)۔“

(صحیح مسلم، باب لا تقوم الساعة حتى يحسب الفرات عن جبل من ذهب، رقم الحدیث 2894 رقم الصفحة 2219 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت) (السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث 496 رقم الصفحة 935 الجزء الرابع مطبوعة دار العاصمة، الرياض) (الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1723 رقم الصفحة 1618 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة) (تحفة الاحوذی، رقم الصفحة 245 الجزء السابع مطبوعة دار الكتب العلمية بیروت)

16: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ نہ نکلیں اور لوگ اس پر باہم جنگ نہ کر لیں حتیٰ کہ دس آدمیوں میں سے نو آدمی قتل ہو جائیں گے اور صرف ایک شخص بچے گا۔“

(صحیح مسلم، باب لا تقوم الساعة حتى يحسب القرآن عن جبل من ذهب، رقم الحدیث 2894 رقم الصفحة 2219 الجزء الرابع، مطبوعة دار احیاء التراث العربی بیروت) (سنن ابی ماجہ، باب اشراط الساعة، رقم الحدیث 4046 رقم الصفحة 1343 الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر الزجر عن

اخذ المرء من كنز الذهب الذي يحسّر الفرات عنه رقم الحديث 6692 رقم الصفحة 186 الجزء 15 مطبوعة
 موسسة الرسالة بيروت (مصباح الزجاجة باب اشراط الساعة رقم الصفحة 192 الجزء الرابع مطبوعة دار
 العربية بيروت) (مسند احمد مسند رقم الحديث 8540 رقم الصفحة 346 الجزء الثاني مطبوعة موسسة قرطبة
 مصر)۔

مورخہ 10 جون 2003ء بروز منگل کے روزنامہ ”امت“ کراچی کے
 صفحہ نمبر چھ پر موجود خبر جس کی دوکالمی سرخی اس طرح ہے:
 ”ہزاروں عراقی شہداء کی لاشیں اٹھانے سے امریکہ کا انکار۔“

پھر اس میں بتایا گیا ہے کہ بغداد کے صدام انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے معرکہ
 میں شرکت کرنے والے ایک روپوش عراقی جرنیل نے ”مفکرۃ الاسلام“
 نامی ویب سائٹ کو بتایا ہے کہ اس ایئرپورٹ میں عراقی فوج کی ایک
 ڈویژن فوج میں سے صرف سو فوجی زندہ بچ سکے (اور ڈویژن میں غالباً بارہ
 سے بیس ہزار فوجی ہوتے ہیں)۔ اللہ اکبر اس ایک واقعہ ہی سے حضور صلی
 اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سچ ثابت ہو جاتا ہے کہ دس میں سے نو (یا سو میں
 سے ننانوے یا نو میں سے سات وغیرہ) قتل ہو جائیں گے اور صرف ایک
 شخص بچے گا! اور یہ فرات ہی کے اُگلے ہوئے سونے کے معاملہ پر باہم
 قتال کے وقت ہو رہا ہے! عراق میں ہو رہا ہے اور فرات کے قریب
 ہو رہا ہے! واضح رہے کہ پیٹرول کو کالا سونا بھی کہا جاتا ہے۔ اس جارحیت
 یعنی عراق کی تباہی کے بعد سے دنیا بھر کے ٹیلی ویژنوں پر جو خبریں دکھائی
 جا رہی ہیں ان میں مختلف حیلے بہانے سے سونے کے انبار زیادہ دکھائے جا
 رہے ہیں جو عیسائی فوج کے سپاہی عراق میں ادھر ادھر سے نکال رہے ہیں
 (اور یہ سونا درحقیقت پیٹرول ہی سے حاصل کیا گیا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں

کہ پیٹرول کا یہ خزانہ عراق میں دریائے فرات کے نیچے سے ہی نکل رہا ہے) اگرچہ ان کا دکھانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دیکھو صدام حسین کتنا ظالم اور لٹیرا حکمراں تھا کہ اس نے اپنے خزانے میں سونے کی اینٹوں کے ڈھیر لگا رکھے تھے اور عوام دو وقت کی روٹیوں کو ترس رہے تھے۔ لیکن ان حالات و واقعات کو ہم اس زاویے سے دیکھتے ہیں کہ فرات نے سونے کا خزانہ اُگلا ہوا ہے اور لوگ حیلے بہانے سے آپس میں اس کے لئے جھگڑ رہے ہیں۔

مذکورہ احادیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ ”اے مخاطب! اگر تو وہاں موجود ہو تو اُسے لینے کی کوشش مت کرنا“۔ ان الفاظوں کو پڑھتے ہوئے سوچ رہا ہوں کہ آج کل عراقی دینار (جو حال ہی میں نئے چھاپے گئے ہیں) خوب سستے بک رہے ہیں، سستے کیا کوڑیوں کے بھاؤ بک رہے ہیں۔ خریداروں کا غالب گمان یہی ہے کہ مستقبل قریب میں جیسی جیسی حکومت بن جائے گی تو ان دیناروں کی کچھ نہ کچھ قیمت ضرور مقرر ہوگی اور اس طرح یہ دینار جمع کرنے والے لوگ راتوں رات لاکھوں کروڑوں کا منافع بنالیں گے۔ اب جو حدیث میں کہا گیا ہے کہ اے مخاطب! اگر تو وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لینا۔ یہاں دھیان طلب بات یہ ہے کہ جو لوگ یہ دینار خرید رہے ہیں یہ کہیں اس زمرے میں تو نہیں آتے؟ کیا منع کرنے کے باوجود عراقی (سونا) دینار خرید رہے ہیں؟ اور ظاہر ہے اس کا جو کچھ منافع ہوگا وہ بہر حال عراقی فراقی تیل ہی سے حاصل ہوگا۔ اب پتا نہیں ان عراقی دیناروں کی خرید و فروخت لوگوں کے لئے نفع بخش رہے گی یا نہیں؟

ایک حدیث کا مفہوم ہے:

”تم اسے لینے کی کوشش مت کرنا کیونکہ اسے کوئی نہ لے سکے گا۔“

اب یہ بات دعوے سے کہی جاسکتی ہے کہ امریکہ یا اس کے علاوہ دنیا بھر کے سارے لوگ جمع ہو جائیں تب بھی فرات کے اس سونے کو حاصل نہیں کر سکتے! یہ عراقیوں کا ہے عراقیوں کا ہی رہے گا۔ ہاں دنیا والے اس کے لیے لڑنے کے سونے سے ننانوے ہلاک تو ہو سکتے ہیں تباہ و برباد تو ہو سکتے ہیں لیکن کامیاب ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ اسے کوئی نہ لے سکے گا پھر کون لے سکے گا اور کیسے لے سکے گا؟

دیگر یہ کہ آج کل مشاہدہ میں یہ بات بھی آرہی ہے کہ عراقی تیل نکالنے کی بہت کوششیں ہو رہی ہیں لیکن عراقی ہر بار تیل کی پائپ لائن اڑا دیتے ہیں جس کی وجہ سے تیل کی ترسیل پھر سے رک جاتی ہے۔ اس طرح کی خبریں ہم آئے دن اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں اور یہ ایک دودفعہ نہیں بیسیوں دفعہ ہو چکا ہے کہ ان غاصبوں نے جہاں تیل کی ترسیل شروع کی اس کے اگلے ہی روز پائپ لائن دھماکے سے اڑا دی جاتی ہے۔ اسے بھی راقم اسی تناظر میں دیکھتا ہے کہ ”اسے کوئی نہ لے سکے گا۔“

اب اگر یہ سلسلہ اسی طرح طول پکڑتا رہا اور امریکہ بہادر عراقی تیل حسب ضرورت نہ لوٹ سکا تو کامل یقین ہے کہ چند سالوں میں یہ اور اس کے اتحادیوں کی چولیس ہل جائیں گی تب عزت کے ساتھ ساتھ جان بچانا بھی مشکل ہو جائے گا۔ یہ لوگ یہاں سے اگر ابھی چلے جائیں تو ان کے حق میں بہتر ہے کہ ابھی تو دنیا والوں کے سامنے صرف تھوڑی سی ناک کٹے گی بعد میں تو انہیں اپنا وجود بھی برقرار رکھنا دشوار ہو جائے گا۔

اسی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے امریکہ کے صدر مسٹر اوباما نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی فوج کو 2013ء تک عراق سے نکال لیں گے۔

غور کریں! روس کو آخر کار افغانستان سے بے آبرو ہو کر کیوں نکلنا پڑا؟ اس لیے کہ وہ معاشی طور پر اپنے آپ کو مستحکم نہ رکھ سکا اور ضرورت سے زائد اخراجات ہو جانے کی بنا پر ایک دن روس کے خاتمے کا اعلان کرنا پڑا۔ اسی ”روسی جارحیت“ اور ”افغان جہاد“ کے تناظر میں راقم الحروف کہتا ہے کہ عراق میں بھی بالکل یہی صورت حال ہے: ”امریکی جارحیت“ اور ”عراقی جہاد“ لہذا نتیجہ وہی نکلے گا جو اس سے پہلے نکلتا رہا ہے۔ دنیا میں کبھی کوئی جارح کامیاب نہیں ہوا، بالآخر منہ کی کھانی پڑی اور خیر سے بدھولوٹ کے گھر کو آئے، لیکن یہاں انشاء اللہ خیر سے لوٹنا بھی نصیب نہ ہوگا۔

عراق یا کہیں بھی امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے فوجی چاہے جتنے مرجائیں اُس کی انہیں پرواہ نہیں ہے لیکن اگر لوٹ مار سے مال نہ حاصل ہوا تو امریکی عوام کے ٹیکسوں سے دنیا بھر میں بد معاشی زیادہ عرصہ نہیں چل سکے گی اور پھر یہاں تو یہ آئے ہی چند دنوں کے منصوبے کچے ساتھ تھے کہ دو چار دن میں پورے عراق پر قبضہ کر لیں گے اس کے بعد مزے سے ساری زندگی وہاں سے تیل نکالتے رہیں گے، بیچتے رہیں گے اور سونا بناتے رہیں گے لیکن یہاں الٹے بانس بریلی کو ہو گئے ہیں۔ دیکھتے ہیں امریکی معیشت اپنے ناعاقبت اندیش و کوتاہ بین حکمرانوں کے غلط فیصلوں کا بوجھ کب تک برداشت کرتی ہے؟

17: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”وہ زمانہ بھی بہت جلد آئے والا ہے کہ روم والوں سے تمہاری صلح ہوگی اور وہ تمہارے

ساتھ مل کر ایک دشمن سے لڑیں گے اور تم فتح پاؤ گے اس میں بہت سی غنیمت ہاتھ آئیں گی اور اس مقام سے واپس سب کے سب ایک تروتازہ مقام پر جہاں ٹیلے وغیرہ بھی ہوں گے تم لوگ قیام کرو گے وہاں عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کر کے کہے گا کہ اس صلیب کی وجہ سے ہمیں فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص غصہ میں آ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا۔ اس وقت روم تمہارے خلاف ہو جائے گا اور سب جنگ عظیم کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ نصاریٰ جب مقابلہ پر آئیں گے تو ان کے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی اور کل اسی جھنڈے ہوں گے۔“

(سنن ابن ماجہ؛ باب الملاحم؛ رقم الحدیث 4089 رقم الصلحہ 1369 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (سنن ابوداؤد؛ باب ما یذکر من ملاحم الروم؛ رقم الحدیث 4292 رقم الصلحہ 109 الجزء الرابع مطبوعہ دار الذکر بیروت) (مصباح الزجاجة؛ رقم الصلحہ 206 الجزء الرابع مطبوعہ دار العربیۃ بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ؛ رقم الصلحہ 218 الجزء 40 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ریاض) (سنن البیہقی الکبریٰ؛ باب محادیۃ الائمة؛ رقم الصلحہ 223 الجزء التاسع مطبوعہ مکتبۃ الدار المکیۃ) (مسند احمد؛ رقم الحدیث 23205 رقم الصلحہ 371 الجزء الخامس مطبوعہ دار الریۃ ریاض) (المعجم الکبیر؛ رقم الحدیث 4230 رقم الصلحہ 235 الجزء الرابع مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، موصل) (التدوین فی اخبار قزوین؛ رقم الصلحہ 41 الجزء الثالث مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (صحیح ابن حبان؛ رقم الحدیث 67 رقم الصلحہ 101 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

مذکورہ حدیث میں ہے کہ ایک سپہ سالار کے ماتحت تقریباً بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ دیکھئے اس حدیث کی صداقت کی دلیل کہ ایک سپہ سالار کے ماتحت رہنے والے سپاہیوں کی مذکورہ تعداد ہی ہے۔ ایک ڈویژن میں کم سے کم بارہ ہزار سپاہی کا ہونا یہ تعداد موجودہ فوجی نظم و نسق میں مقرر کی گئی ہے۔ قرون اولیٰ میں فوج کا یہ انداز نہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس حدیث

میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ اسی (80) ڈویژن (جھنڈے) فوج لے کر یہاں ”جنگ عظیم“ کی نیت سے آئیں گے۔ اس طرح یہ کل تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار بنتی ہے۔ فی الحال رومیوں (عیسائیوں) کی یہاں فوج کی تعداد شاید تین چار لاکھ کے قریب ہے۔ چنانچہ اس حدیث کی روشنی میں گمان نہیں بلکہ یقین ہے کہ رومی یہاں سے فی الحال کسی صورت نہ تو واپس جائیں گے نہ ہی اپنی افواج میں کمی کریں گے تا وقتیکہ نوشتہ تقدیر یعنی ”جنگ عظیم“ اپنے نتائج ظاہر نہ کر دے۔

دوسرے یہ کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق (و یجمعون للملحمة) کہ اس علاقے میں وہ ”عظیم جنگ“ کے لئے جمع ہوں گے۔ بالفاظ دیگر اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس خطہ میں مسلمانوں سے آخری اور فیصلہ کن معرکہ کے لئے جمع ہوں گے۔ 1990ء میں امریکہ نے جب عراق پر حملہ کیا تھا اُس وقت کے عراقی صدر صدام حسین نے اس حملہ کو ”ام المعارک“ (جنگوں کی پیاں) کہا تھا۔ یعنی ایسا معرکہ جو دوسرے معرکوں کو جہنم دے۔ اُس کا یہ اندازہ بالکل درست تھا۔ اب یہ یہاں سے اتنی آسانی سے جانے والے نہیں۔

۱۰: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک مسلمانوں کا مورچہ مقام بولا میں نہ ہو جائے۔ تم بہت جلد رومیوں سے جنگ کرو گے اور تمہارے بعد جو مسلمان ہوں گے وہ بھی اور جو اسلام کی رونق ہوں گے، وہ بھی جنگ کے لیے نکلیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور قسطنطنیہ تسبیح و تکبیر کے ذریعہ

فتح کر لیں گے۔ انہیں وہاں اتنا زیادہ مال غنیمت حاصل ہوگا کہ اتنا کبھی حاصل نہ ہوا ہوگا، وہ ڈھال بھر بھر کر روپیہ تقسیم کریں گے، پھر ایک شخص خبر دے گا کہ دجال ظاہر ہو گیا لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی جس کی وجہ سے مال لینے والا اور مال نہ لینے والا دونوں شرمندہ ہوں گے۔“

(سنن ابن ابی ماجہ؛ باب الملاحم؛ رقم الحدیث 4094 رقم الصلحہ 1370 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (مصابح الزجاجة؛ رقم الصلحہ 207 الجزء الرابع مطبوعہ دار العربیۃ بیروت) (المستدرک علی الصحیحین؛ رقم الحدیث 8488 رقم الصلحہ 530 الجزء الرابع مطبوعہ دار المکتب العلمیۃ بیروت) (المعجم الکبیر؛ رقم الحدیث 9 رقم الصلحہ 15 الجزء 170 مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، موصل) (مجمع الزوائد؛ باب فتح القسطنطنیہ ورومیۃ؛ رقم الصلحہ 218 الجزء السادس مطبوعہ دار الریان للتراث، القاہرۃ) (میزان الاعتدال فی نقد مسند البزازی؛ رقم الحدیث 3390 رقم الصلحہ 218 الجزء 80 مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

19: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ لیا تھا۔ اب اگر وہ جہاد میری زندگی میں ہوا تو اپنی جان و مال اللہ کی راہ میں قربان کروں گا اور اگر شہید ہو گیا تو میں سب سے افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر (اُس جہاد میں) شہید نہ ہو سکا (اور زندہ رہا) تو میں وہ ابو ہریرہ ہوں گا جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہوگا۔

(المستدرک علی الصحیحین؛ رقم الحدیث 6177 رقم الصلحہ 588 الجزء الثالث مطبوعہ دار المکتب العلمیۃ، بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ؛ رقم الصلحہ 176 الجزء التاسع مطبوعہ مکتبۃ دار الباز، مکہ) (سنن نسائی مطبوعہ الحجۃ؛ باب غزوۃ الہند؛ رقم الحدیث 3173 رقم الصلحہ 42 الجزء السادس مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب) (کتاب السنن؛ رقم الحدیث 2374 رقم الصلحہ 178 الجزء الثانی مطبوعہ دار السلفیۃ، بیروت) (مسند احمد؛ رقم الحدیث 7128 رقم الصلحہ 228 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ قرطبیہ، مصر) (الفتن لنعیم بن حماد؛ غزوۃ الہند 228 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ قرطبیہ، مصر) (الفتن لنعیم بن حماد؛ غزوۃ الہند؛ رقم الحدیث 1237 رقم الصلحہ 409 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید، القاہرۃ) (التاریخ الکبیر؛ رقم

الحديث 2333 رقم الصفحة 243 الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر بيروت (حلية اولياء رقم الصفحة 316 الجزء
الثامن مطبوعة دار الكتاب العربي بيروت) (تهديب رقم الحديث 90 رقم الصفحة 152 الجزء الثاني مطبوعة
دار الفكر بيروت) (تهديب الكمال رقم الحديث 893 رقم الصفحة 494 الجزء الرابع مطبوعة مؤسسة الرسالة
بيروت) (تاريخ بغداد رقم الحديث 5291 رقم الصفحة 145 الجزء 10 مطبوعة دار الكتب العلمية
بيروت)

20: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا، ان میں سے
ایک وہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ
ہوگا۔“

(سنن نسائی، غزوة الهند، رقم الحديث 3175 رقم الصفحة 42 الجزء السادس مطبوعة مکتب المطبوعات
الاسلامية حلب) (مجمع الزوائد، باب غزوة الهند، رقم الصفحة 176 الجزء التاسع مطبوعة مکتبة الدار الباز
مکتبة) (السنن الکبریٰ، غزوة الهند، رقم الحديث 4348 رقم الصفحة 28 الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب
العلمية بيروت) (المعجم الاوسط، رقم الحديث 6741 رقم الصفحة 23 الجزء السابع مطبوعة دار الحرمين
القاهرة) (مسند احمد، رقم الحديث الصفحة 23 الجزء السابع مطبوعة دار الحرمين القاهرة) (مسند احمد، رقم
الحديث 22449 رقم الصفحة 278 الجزء الخامس مطبوعة مؤسسة قرطبة، مصر) (الفردوس بماثور الخطاب، رقم
الحديث 4124 رقم الصفحة 48 الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت) (الجهاد، رقم الصفحة 48
الجزء الثالث مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت) (الجهاد، رقم الحديث 288 رقم الصفحة 665 الجزء الثاني
مطبوعة مکتبة العلوم والحکم، مدینة منورة) (التاريخ الكبير، رقم الحديث 1747 رقم الصفحة 72 الجزء السادس
مطبوعة دار الفكر بيروت) (الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الحديث 351 رقم الصفحة 161 الجزء الثاني
مطبوعة دار الفكر بيروت) (تهديب الكمال، رقم الحديث 7261 رقم الصفحة 151 الجزء 33 مطبوعة مؤسسة

(الرسالۃ ہمدوت)

21: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”وراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کا حارث بن حراث کہا جائے گا، اس کے آگے منصور نامی ایک شخص ہوگا جو آل محمد کو تسلط یا پناہ دے گا، جیسے رسول اللہ کو قریش نے جگہ دی تھی۔ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہوگا یا فرمایا کہ اس کا حکم ماننا واجب ہوگا۔“

(سنن ابوداؤد، کتاب المہدی رقم الحدیث 4290 رقم الصنف 108 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر، ہمدوت۔ الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 8930 رقم الصنف 514 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، ہمدوت)

ترکمانستان، تاجکستان، قازقستان، قزاقستان، آذربائیجان، آرمینیا، ہرات، چینیا اور کرغستان وغیرہ کے علاقے وراء النہر کہلاتے ہیں۔ بعض افغانی علاقے بھی جو روس کے قریب ہیں ماوراء النہر میں داخل ہیں۔

22: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قریب ہے کہ دیگر اقوام عالم تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکا کھانے سے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔“
ایک شخص عرض گزار ہوا:

”یا رسول اللہ! کیا ایسا ان دنوں ہماری قلت کے باعث ہوگا؟“

فرمایا:

”نہیں! بلکہ تم ان دنوں کثرت سے ہو گے لیکن ایسے بیکار جیسے سمندر کی جھاگ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا۔“

سائل عرض گزار ہوا:

”یا رسول اللہ! بزدلی کیا ہے؟“

فرمایا:

”دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔“

یہ حدیث ہمارے مسلم حکمرانوں کو خاص طور سے پڑھنی چاہیے اور دھیان میں رکھنی چاہیے کہ کیا وجہ ہے آج دنیا بھر کے بے شمار وسائل مہیا ہونے باوجود ہم بزدلی اور غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جبکہ صدیوں پہلے ہم پیٹ پہ پتھر باندھ کے دشمن کا سامنا کرتے تھے اور فتح پاتے تھے۔ ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا دشمن ہمارے لشکر کی آمد کی خبر سن کر لرزنے لگتا تھا؟ اور آج؟ آج دیکھ لیں مسلم ممالک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اسلام دشمن ممالک مسلمانوں پر بالکل ایسے ٹوٹ پڑے ہیں جیسے بھوکا کھانے پہ ٹوٹ پڑتا ہے؟ دشمن ایک ایک برادر مسلم ممالک کو تباہ و برباد کر رہا ہے اور ہم ہیں کہ عزت کی موت کے بجائے غلامی کی زندگی کے چند روز بڑھانے کے لیے دشمن کے ہمزبان ہوئے جارہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ملک تھا ہی اس قابل۔

(سنن ابوداؤد، باب فی تداعی الامم علی السلام رقم الحدیث 4297، رقم المصحف 111، الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (شعب الایمان، رقم الحدیث 10372، رقم المصحف 297، الجزء السابع مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (مصنف ابن ابی حنیہ، رقم الحدیث 37247، رقم المصحف 463، الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشید، ریاض) (مسند الطیالسی، رقم الحدیث 992، رقم المصحف 133، الجزء الاول مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت) (مسند الثامین، رقم الحدیث 600، رقم المصحف 344، الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ الرسالۃ، بیروت) (الرحمد لابن حنبل، رقم الحدیث 268، رقم المصحف 134، الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نوادر الاصول فی احادیث الرسول رقم المصحف 156 الجزء الرابع مطبوعہ دار الجمل بیروت (الفردوس بما
 نور الخطاب رقم الحديث 8977 رقم المصحف 182 الجزء الخامس مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت) (حلیۃ
 اولیاء رقم المصحف 182 الجزء الاول مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت) (حلیۃ الاولیاء رقم المصحف 182 الجزء
 الاول مطبوعہ دار الكتب العربی بیروت) (محمد یب الکمال رقم الحديث 46 الجزء 13 مطبوعہ موز
 الرسالة بیروت)

23: حضرت عبدالرحمن بن سلیمان فرماتے ہیں کہ عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ
 سارے شہروں پر غالب آجائے گا سوائے دمشق کے۔

(سنن ابوداؤد باب فی الخلفاء رقم الحديث 4639 رقم المصحف 209 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر بیروت)
 24: حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ پھر روم کی افواج ملک شام میں چالیس دن تک تباہی
 پھیلائیں گی اور ان کے ہاتھوں سوائے دمشق اور عمان کے کوئی شہر محفوظ نہیں رہے گا۔

(سنن ابوداؤد باب فی الخلفاء رقم الحديث 4638 رقم المصحف 209 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر
 بیروت) (الفتن لتیم بن حماد رقم الحديث 1257 رقم المصحف 437 الجزء الثاني مطبوعہ مکتبۃ التوحید
 القاہرہ)

25: حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”لڑائی کے روز مسلمانوں کے مورچے غوطہ نامی مقام میں ہوں گے۔ غوطہ اس شہر کے
 ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے اور دمشق شام کے شہروں میں وہ بہترین شہر ہے۔“

(سنن ابوداؤد باب فی السقط من الملاحم رقم الحديث 4298 رقم المصحف 111 الجزء الرابع مطبوعہ دار
 الفکر بیروت) (المغنی رقم المصحف رقم الحديث 169 الجزء التاسع مطبوعہ دار الفکر بیروت) (المسند رک علی
 النعمین رقم الحديث 8496 رقم المصحف 532 الجزء الرابع مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت) (الانجم
 الاوسط رقم الحديث 3205 رقم المصحف 296 الجزء الثالث مطبوعہ دار الحرمین القاہرہ) (مسند احمد رقم
 الحديث 21773 رقم المصحف 197 الجزء الخامس مطبوعہ موز قرطبة مصر) (مسند الشافعی رقم الحديث

859 رقم الصلحہ 335 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت (الترغیب والترہیب رقم الحدیث 4683 رقم الصلحہ 33 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس حدیث کے مطابق قرب قیامت میں مسلمانوں کا مرکز غوطہ نامی مقام ہوگا۔ غوطہ شام کا مشہور ترین مقام ہے۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 12۔

26: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”(وہ وقت) قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ کے اندر محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرخ سلاح نامی مقام سے آگے نہیں ہوگی۔“

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث 4250 رقم الصلحہ 97 الجزء الرابع مطبوعہ دارالفکر بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6771 رقم الصلحہ 174 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (المسند رک علیٰ یحییٰ رقم الحدیث 8560 رقم الصلحہ 556 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (معجم ما سئعجم رقم الصلحہ 744 الجزء الثالث مطبوعہ عالم الکتب بیروت۔ معجم ما سئعجم رقم الصلحہ 6432 رقم الصلحہ 276 الجزء السادس مطبوعہ دارالحرین القاہرہ) (المعجم الصغیر رقم الحدیث 873 رقم الصلحہ 113 الجزء الثانی مطبوعہ دارعمار عمان) (الکامل فی ضعفاء الرجال رقم الصلحہ 128 الجزء الثانی مطبوعہ دارالفکر بیروت)

یہ خیبر کے قریب ایک مقام ہے اور مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو نوے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

27: موسیٰ بن علی اپنے والد سے راوی کہ مستور دقرشی نے عمرو بن عاص سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب نصاریٰ سب سے زیادہ ہوں گے۔ عمرو بن عاص نے کہا: ”تمہیں معلوم ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟“ مستور د

بولے کہ میں وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔
(صحیح مسلم، باب تقوم الساعة والروم اکثر الناس، رقم الحدیث: 2898، رقم الصلحہ: 2222، الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

28: حضرت ابو عادیہ مزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عنقریب کچھ بہت سخت اور خوریز فتنے برپا ہوں گے جو لوگوں کے خون اور مال سے ذرا بھی نہ کھیلیں گے۔“

(مجمع الزوائد، باب ما یفعل فی الفتن، رقم الصلحہ: 304، الجزء السابع، مطبوعہ دار الریان للتراث، القاہرہ) (المجمع الاوسط، رقم الحدیث: 4703، رقم الصلحہ: 71، الجزء الخامس، مطبوعہ دار الحرمین، القاہرہ) (تکلمۃ الاکمال، رقم الحدیث: 4485، رقم الصلحہ: 356، الجزء الرابع، مطبوعہ جامعۃ ام القری، مکہ المکرمہ)

29: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”عنقریب فتنے ہوں گے، پھر فتنے، خبردار پھر فتنے ہوں گے، پھر وہ فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھا ہوا چلتے ہوئے سے بہتر ہوگا اور چلتا ہوا دوڑتے ہوئے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو! کہ جب وہ فتنے واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اونٹوں سے مل جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین میں پہنچ جائے۔“
ایک صاحب بولے:

”یا رسول اللہ! فرمائیے تو جس کے پاس نہ اونٹ ہوں، نہ بکریاں ہوں اور نہ زمین وہ کیا کرے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ اپنی تلوار کی طرف رخ کرے اور اس کی دھار کو پتھر سے کوٹ دے پھر الگ ہو جائے اگر الگ ہونے کی طاقت رکھے۔ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا (یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمائے یعنی میں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی)“

پھر ایک شخص نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! فرمائیے تو اگر مجھے مجبور کیا جائے حتیٰ کہ مجھے دونوں صفوں میں سے ایک صف تک لیجایا جائے پھر مجھے کوئی اپنی تلوار سے مار دے یا آئے کہ مجھے قتل کر دے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ اپنا اور تمہارا گناہ لیکر لوٹے گا اور وہ دوزخ میں ہوگا۔“

(صحیح مسلم، باب نزول الفتن مواقع القطر، رقم الحدیث: 2887، رقم الاصل: 2212، الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (المصدر رک علی التحسین، رقم الحدیث: 8361، رقم الاصل: 487، الجزء الرابع، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ، رقم الاصل: 190، الجزء الثامن، مطبوعہ مکتبۃ الدار الباز، مکہ المکرمۃ) (مسند البزار: 4 - 9، رقم الحدیث: 3677، رقم الاصل: 127، الجزء التاسع، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ)

یہ فرمان عالی یا تو ان فتنوں کا تسلسل بیان فرمانے کے لئے ہے کہ وہ فتنے پے درپے مسلسل واقع ہوں گے یا ان کی سختی اور بڑائی بیان کرنے کے لئے کہ وہ فتنے سخت سے سخت ہوں گے اس سے بھی سخت ہوں گے اس سے بھی سخت ہوں گے جو ساری دنیا کو گھیر لیں گے۔ مسلمان ان فتنوں سے جتنا دور رہے گا اتنا ہی اس کے حق میں بہتر ہوگا۔ امن کے زمانہ میں گاؤں اور جنگل سے شہر بہتر ہے کہ شہر میں علم ہے، جمعہ و عیدین بلکہ منجگانہ کی جماعت ہیں، کبھی جہاد کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ مگر فتنوں کے زمانہ میں شہر سے گاؤں بلکہ جنگل بہتر ہے کہ وہاں امن ہے عافیت ہے اور شہر میں فتنے

ہیں۔

30: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کے گھر میں موجود تھا تو انہوں نے (کسی اور سے) کہا:

”دروازہ بند کر دو۔“

پھر حاضرین سے پوچھا:

”کیا ہم لوگوں کے علاوہ یہاں کوئی اور ہے؟“

لوگوں نے کہا:

”نہیں!“

حالانکہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی ایک کونے میں موجود تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں سے کہا:

”جب تم کالے جھنڈے والوں کو مشرق کی طرف سے آتا دیکھو تو ان فارسیوں کی عزت کرنا کیونکہ ہماری حکومت ان ہی کی مدد سے قائم ہوگی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”اس موقع پر (مجھ سے چپ نہ رہا گیا اور) میں بول پڑا: ”اے ابن عباس! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔“

چونکہ میری موجودگی کی انہیں توقع نہ تھی اس لیے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (حیران ہوتے ہوئے بولے):

”ارے تم! تم بھی یہاں موجود ہو؟“

میں نے کہا:

”جی ہاں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا:

”اچھا سناؤ وہ حدیث۔“

میں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کالے جھنڈے والے ظاہر ہوں گے تو ان کی ابتدا فتنہ ہے یا ان کے پہلے لوگ فتنے ہوں گے، اُن کا درمیانی عرصہ یا درمیانی لوگ گمراہ ہوں گے اور اُن کے آخری لوگ کافر ہوں گے یا اُن کی انتہا کفر پر ہوگی۔“

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 551 رقم الصلحہ 202 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

31: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص وہ شہر ہے جہاں کا شہید ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔ اہل دمشق جنت میں سبز لباس سے پہچانے جائیں گے۔ اردن کے سپاہی بروز قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جبکہ فلسطینی اُن لوگوں میں سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ روزانہ دو مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے۔“

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 709 رقم الصلحہ 248 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

32: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”سب سے پہلے مصر اور عراق برباد ہوں گے۔ اے ابوذر! جب ان کی عمارتیں تباہ ہونے لگیں تو تم شام چلے جانا۔“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! اگر وہ لوگ وہاں سے مجھے نکال دیں تو؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انہی کے ساتھ رہنا جہاں وہ جائیں۔“

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 710 رقم الصلحہ 248 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ)

33: حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد سے نکلا

تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے بصرہ کی سرزمین برباد ہوگی اور مصر کی۔ میں نے پوچھا:

”ان کو کون پر باد کرے گا حالانکہ اس میں تو انسان اور مال کے دریا بہتے ہیں۔؟“

انہوں نے فرمایا:

”ان کو سرخ موت (قتل و غارتگری) اور قحط کی موت ہلاک کرے گی۔ اس وقت بھی گویا

میں بصرہ میں اونٹوں کے ڈھانچوں کے ہڈیوں کے ڈھیر دیکھ رہا ہوں اور دریائے نیل خشک ہو جائے گا اس طرح مصر کی بربادی شروع ہوگی۔“

(السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث 470 رقم الفصل 307 الجزء الرابع، مطبوعة دار العاصمة، الرياض)

34: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے حمص اور دمشق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا:

”رومیوں کی یلغار کے وقت دمشق مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور وہاں کابیلوں کا پاڑہ حمص کے محل سے بہتر ہے۔ جو شخص دجال سے نجات چاہے تو اس کے لیے نہر ”ابی فرطس“ بہتر ہے۔ اگر تمہارا ارادہ جہد و جہاد کا ہو تو حمص بہتر ہے۔ دور ملاحم میں مسلمانوں کی جائے پناہ دمشق دجال سے جائے پناہ نہر ابی فرطس اور یا جوج ماجوج سے بچنے کی جگہ کوہ طور ہوگا۔“

(الفتن لنسیم بن حماد رقم الحدیث 713 رقم الفصل 253 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

35: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قتلہ کے زمانہ میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے (اور اسلحہ) کو اپنے ساتھ رکھے، کبھی دشمن اسے خوفزدہ کریں کبھی یہ دشمنوں کو خوفزدہ کرے یا پھر وہ شخص جو بالکل ہی گوشہ نشین ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتا رہے (یعنی عبادت الہی میں زندگی گزارے)۔“

(الفتن لنسیم بن حماد رقم الحدیث 730 رقم الفصل 258 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

36: حضرت عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ایسے بھی معاملات پیش آئیں گے (جو اللہ کو ناپسند ہوں گے) جن کو اگر کوئی شخص اچھا سمجھے گا تو وہ انہی میں سے شمار ہوگا اگر چاہے وقت وہ ان میں موجود نہ ہو۔ جو شخص ان معاملات کو برا سمجھے گا تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جو وہاں نہیں ہیں مگر چہ وہ انہی لوگوں میں موجود ہو۔

(الفتن لنسیم بن حماد رقم الحدیث 732 رقم الفصل 258 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

37: حبیب بن صالح سے روایت ہے کہ مغرب سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام

عبدالرحمن ہوگا، وہ حمص آئے گا اور (اتنی جرأت کرے گا کہ مسجد کے) منبر پر چڑھے گا۔“

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 745 رقم الصلحہ 262 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

38: تنبیح سے روایت ہے کہ مغرب سے جو عبدالرحمن بن عثون آئے گا اس کے

(لشکر کے) آگے ایک شخص ہوگا جس کا شیطانی نام ہوگا یعنی ”ویل“۔ اس کا ساتھ دے کر مرنے

والے جہنمی ہوں گے۔“

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 756 رقم الصلحہ 264 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

39: حضرت صقر بن رستم نے مسلمہ بن عبدالملک کو کہتے سنا کہ اہل مغرب حمص پر سولہ

مہینہ تک حکومت کریں گے۔ حضرت صقر کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مہاجر و صحابی کو کہتے سنا کہ

مغربی فتنہ کے وقت تم یمن چلے جانا کیونکہ تمہیں اس کے طلاؤں کہیں اور پناہ نہ ملے گی۔

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 766 رقم الصلحہ 268 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

40: ابو وہب کلابی سے روایت ہے کہ جب اہل مغرب خروج کریں گے اور ان کا فتنہ

شدت اختیار کر جائے گا تو عرب بھی ان سے جنگ کی تیاری کریں گے اور تمام عرب چار گروہ

ہو کر ملک شام میں جمع ہو جائیں گے۔ ایک جھنڈا قریش کا ہوگا اس کا جو بھی رنگ ہو ایک

جھنڈا قیس کا ہوگا اس کا رنگ بھی جو ہو ایک جھنڈا یمن کا ہوگا اس کا رنگ بھی چاہے جو ہو اور ایک

جھنڈا قضاعہ کا۔ اہل عرب قریش سے کہیں گے: ”آگے بڑھو اور اپنے وطن کے لئے لڑو یا ایک

طرف ہو جاؤ۔“ قریش آگے بڑھ کر لڑیں گے مگر کامیابی نہ ہوگی۔ پھر قیس لڑیں گے مگر ان سے بھی

کچھ نہ ہوگا۔ پھر یمنی لڑیں گے وہ بھی کچھ نہ کر سکیں گے۔ پھر ابو وہب نے حضرت خالد کندی سے یہ

ہاتھ مار کے کہا: ”پھر تمہارا اور تمہاری قوم کا مختلف رنگوں والا جھنڈا آگے بڑھے گا اور خدا کی قسم اس

روز وہ غالب ہوں گے۔“

(الفتح لنعیم بن حماد رقم الحدیث 768 رقم الصلحہ 268 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

41: نجیب بن سری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب جبل خلیل سے گزرے تو تین دعائیں کیں۔ اے اللہ! اگر کوئی خوفزدہ یہاں آئے تو اسے امن عطا فرماتا، یہاں کے باشندوں پر ساتواں فتنہ مسلط نہ فرماتا اور جب ساری زمین بخر ہو جائے یہاں کی زمین بخر نہ ہو۔

(المعین نعیم بن حماد رقم الحدیث 705 رقم المصنف 247 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)
42: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میرے بعد چار فتنے برپا ہوں گے۔ پہلے فتنے میں خون بہایا جائے گا، دوسرے فتنے میں خون بہانا اور مال لوٹا دونوں کو جائز سمجھ لیا جائے گا، تیسرے فتنے میں مال و خون کے ساتھ ساتھ فروج کو بھی حلال سمجھا جائے گا، چوتھا فتنہ ائمہ و بزرگ اس میں امت ہٹنے کی طرح رگڑی جائے گی۔“

امت اتنی بزدل اور بد حال ہو چکی ہوگی کہ اپنا پرایا جو چاہے گا جہاں چاہے
گا جیسے چاہے گا ان پہ قلم و حتم ڈھالے گا اور یہ چپ چاپ سہی رہے گی۔
ایک حدیث میں ہے:

”والغریبة ہی العمیاء“

”مغربی ممالک کا فتنہ ہی ائمہ کا فتنہ ہے۔“

ایک حدیث میں یہ بھی وارد ہے:

”ولتسلمنکم الراہۃ الی الدجال“

”چوتھا فتنہ تمہیں دجال کے سپرد کر دے گا یا دجال سے ملا دے گا۔“

(المعین نعیم بن حماد رقم الحدیث 88 رقم المصنف 155 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

43: شعیب بن حرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے فتنے سے

پناہ مانگا کرتے تھے۔

(السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث: 485، رقم الصحیح: 4925، الجزء الرابع، مطبوعہ دار العاصمة، الرياض)

44: حضرت مخول بنہزی سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شکار کے لیے مقام ابواء میں کچھ پھندے لگائے۔ ان میں ایک ہرن پھنسا لیکن جب تک میں وہاں پہنچتا وہ پھندے سے کسی طرح نکل گیا۔ میں پھر اس کے پیچھے بھاگا۔ آگے جا کے دیکھا کہ کسی اور نے اسے پکڑ لیا ہے۔ ہم دونوں میں تکرار ہوئی اور پھر فیصلہ کے لئے ہم دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابواء ہی کی ایک ڈھلوانی جگہ میں ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے۔ ہم نے اپنا معاملہ پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یہ ہرن تم دونوں آدھا آدھا بانٹ لو۔“

میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! کبھی کبھی ہمیں جنگل میں کوئی اونٹنی نظر آتی ہے، اس میں دودھ بھی ہوتا ہے لیکن اس کے تھنوں کو ڈوری سے باندھا ہوتا ہے۔ اس وقت ہمیں دودھ کی ضرورت بھی ہوتی ہے (تو کیا ہمیں رخصت ہے کہ ہم اس کا دودھ پی لیں؟)“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”پہلے تین مرتبہ اونٹ والے کو پکارو! اگر آجائے تو اجازت لو! ورنہ اڈوری کھول کر دودھ پی لو۔ تھوڑا سا دودھ اس میں رہے دو اور ڈوری دو بار باندھ دو۔“

پھر میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! ہمیں گمشدہ اونٹ ملتے ہیں تو کیا انہیں چرانے میں ہمیں ثواب ملے گا۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کچھ دوسری باتیں بتانے لگے۔ یہ بھی فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جو دو حرم (یعنی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ)

کے درمیان ہوں گی۔ جو درخت کے پتے کھائیں گی اور پانی پئیں گی۔ بکریوں والا ان کا دودھ و گوشت استعمال کرے گا۔ ان کے اون یا بالوں کا لباس پہنچے گا۔ عرب قبائل میں فتنے ٹوٹ پڑیں گے اور اللہ کی قسم وہ ایک نہ ہوں گے۔ اس جملہ کو تین مرتبہ دہرایا۔ میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! کچھ نصیحت فرمائیے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور ہمیشہ حق کی طرف مائل رہو جس

طرف بھی ہو۔“

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 5882، رقم الصلحہ 196، الجزء 13، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (موارد النظم، بیان فی الصيد ملقح فی الحبل نفیر، رقم الحدیث 1202، رقم الصلحہ 291، الجزء الاول، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت) (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث 1568، رقم الصلحہ 137، الجزء الثالث، مطبوعہ دارالمامون للتراث، دمشق)

45: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ گے، پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے، وہ چاہیں گے کہ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جائیں مگر دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہی ہیں یہاں تک کہ جب وہ شعیۃ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔“

(صحیح مسلم، باب فی المدینۃ حین یرکعھا احلھا، رقم الحدیث 1389، رقم الصلحہ 1010، الجزء الثانی، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح بخاری، باب من رغب عن المدینۃ، رقم الحدیث 1775، رقم الصلحہ 663، الجزء الثانی، مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت) (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، رقم الحدیث 3210، رقم الصلحہ 315، الجزء الرابع، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 7193، رقم الصلحہ 234، الجزء الثانی، مطبوعہ موسۃ قرطبیہ، مصر)

46: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کر لیں۔ چنانچہ مسلمان انہیں اتنا قتل کریں گے کہ اگر ان میں سے کوئی یہودی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ پتھر کہے گا: ”اے عبد اللہ! یہ دیکھ یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر (یعنی اس وقت یہودیوں کو کہیں جائے پناہ نہ ملے گی)“ مگر ہاں عرقہ ایک درخت ہے جو ان کو پناہ دے گا کیونکہ وہ درخت بھی یہودی ہے۔“

(مسند احمد، رقم الحدیث 9387، رقم الصلحہ 417، الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ قرطیہ مصر) (السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث 447، رقم الصلحہ 870، الجزء الرابع مطبوعہ دار العاصمة الریاض) (تاریخ بغداد، رقم الحدیث 3673، رقم الصلحہ 206، الجزء السابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

47: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

”ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی یہودی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ پتھر کہے گا: اے عبد اللہ! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر۔“

(صحیح بخاری، باب قتال الیہود، رقم الحدیث 2767، رقم الصلحہ 1070، الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامۃ بیروت) (صحیح مسلم، باب رقم الحدیث 2921، رقم الصلحہ 2239، الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 9161، رقم الصلحہ 398، الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ قرطیہ مصر) (السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث 446، رقم الصلحہ 869، الجزء الرابع مطبوعہ دار العاصمة الریاض)

48: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”تم یہودیوں سے لڑائی کر گے اور ان پر غالب آ جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا
:”اے مسلم یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔“

(صحیح بخاری، اب علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث 3398، رقم الصلحہ 1316، الجزء الثالث، مطبوعہ
دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت) (صحیح مسلم، رقم الحدیث 2921، رقم الصلحہ 2239، الجزء الرابع، مبوعہ
دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن الترمذی، باب ما جاء فی علامۃ الدجال، رقم الحدیث 2236، رقم
الصلحہ 508، الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (الجامع لمعمر بن راشد، رقم الصلحہ
399، الجزء 11، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 6032، رقم الصلحہ 121، الجزء
الثانی، مطبوعہ موسسۃ قرطبیہ، مصر) (المقنن نعیم بن حماد، رقم الحدیث 1603، رقم الصلحہ 574، الجزء 1، ثانی،
مطبوعہ مکتبۃ التوحید، القاہرۃ)

49: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:

”تم سے یہودی لڑیں گے اور تم ان پر مسلط ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی پکاریں گے
:”اے مسلمان یہ رہا یہودی ادھر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔“

(صحیح البخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث 3398، رقم الصلحہ 1316، الجزء الثالث، مطبوعہ
دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت) (صحیح مسلم، باب لا تقوم الساعۃ حتی یرا الرجل بقر الرجل فتمنی ابن یکون مکان
لیست من البلاء، رقم الحدیث 2921، رقم الصلحہ 2239، الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی،
بیروت) (سنن الترمذی، ما جاء فی الدجال، رقم الحدیث 2236، رقم الصلحہ 507، الجزء الرابع، مطبوعہ دار
احیاء التراث العربی، بیروت) (الجامع لمعمر بن راشد، باب الدجال، رقم الصلحہ 399، الجزء 11، مطبوعہ
المکتب الاسلامی) (مسند احمد، رقم الحدیث 6032، رقم الصلحہ 121، الجزء الثانی، مطبوعہ موسسۃ قرطبیہ،
مصر) (المقنن نعیم بن حماد، رقم الحدیث 1603، رقم الصلحہ 574، الجزء الثانی، مطبوعہ مکتبۃ التوحید،
القاہرۃ)

50: حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم چوڑے منہ والوں سے جن کے چہرے

ڈھالوں جیسے ہوں گے جنگ کرو گے، جنہوں نے بالوں کے جوتے پہنے ہوئے ہوں گے۔“

(صحیح بخاری، باب قتال ترک، رقم الحدیث 2769، رقم الصلحہ 1070، الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر،

یلمتہ بیروت) (سنن ابن ماجہ، باب السلام، رقم الحدیث 4098، رقم الصلحہ 1372، الجزء الثاني مطبوعہ

دار الفکر، بیروت) (سنن الیمعی الکبریٰ، رقم الصلحہ 176، الجزء التاسع، مطبوعہ مکتبہ دار الباز،

مکتہ) (مسند احمد، رقم الصلحہ 170، الجزء الخامس مطبوعہ موسۃ قرطبیہ مصر، اکامل فی ضعفاء الرجال، رقم

الصلحہ 130، الجزء الثاني مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (معجم الصحابہ، رقم الحدیث 713، رقم الصلحہ 211، الجزء

الثانی مطبوعہ مکتبہ الغرباء الاربیۃ، مدینہ منورہ)

51: حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم انہیں تین دفعہ دھکیلو گے یہاں تک کہ انہیں جزیرہ عرب سے باہر نکال دو گے۔ پہلی

دفعہ کے دھکیلنے میں بھاگنے والے بچ جائیں گے، دوسری دفعہ کچھ بچیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں

گے اور تیسری دفعہ ان کی جڑ ہی کٹ جائے گی۔“

(سنن ابوداؤد، باب فی قتل، رقم الحدیث 4305، رقم الصلحہ 113، الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

صحیح الرواند، رقم الصلحہ 311، الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث، القاہرہ) (مسند احمد، رقم الحدیث

23001، رقم الصلحہ 348، الجزء الخامس مطبوعہ موسۃ قرطبیہ مصر) (اللعن لصمیم بن حماد، رقم

الحدیث 1910، رقم الصلحہ 678، الجزء الثاني مطبوعہ مکتبہ التوحید القاہرہ) (مسند الرویانی، رقم

الحدیث 36، رقم الصلحہ 177، الجزء الاول مطبوعہ موسۃ قرطبیہ القاہرہ)

52: حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں ہر مومن کوفہ میں اپنا خیمہ لگائے گا۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 32449 رقم الصفحہ 408 الجزء السادس مطبوعہ مکتبۃ الرشید الریاض)

57: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اے کوفہ والو! مہدی کو تمام لوگوں میں سب سے پہلے تم لوگ پاؤ گے۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37643 رقم الصفحہ 513 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشید الریاض)

58: حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حج پر گئے تو عبداللہ بن

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا:

”کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟“

میں نے کہا:

”عراقی ہوں۔“

فرمایا:

”پھر تو تمہیں کوفہ والوں میں سے ہونا چاہئے؟“

میں نے کہا:

”جی حضور! میرا تعلق وہیں سے ہے۔“

پھر حضرت نے فرمایا:

”تو پھر سنو! امام مہدی کے سلسلہ میں سب سے زیادہ نیک بخت کوفہ والے ہیں۔“

(السنن الواردة فی الفتن، رقم الحدیث 578 رقم الصفحہ 1059 الجزء الخامس دار العاصمۃ الریاض)

59: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ میں نے اپنے حبیب

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے چچا زادوں کا مشرق کی طرف دجلہ

اور فحیل اور قطر بل اور صراط کے مابین ایک شہر ہوگا جس میں لکڑیوں، اینٹوں، چوٹے اور سونے سے

عمار تیں بلند کی جائیں گی۔ جن میں اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ اور میری امت کے ظالم

رہیں گے۔ غور سے سنو ان (عمارتوں) کی تباہی سفیانی کے ہاتھ سے ہوگی۔ خدا کی قسم! وہ عمارتیں اپنی چھتوں پر اوندھی ہو کر گر چکی ہوں گی۔

(تاریخ بغداد رقم الصفیہ 38 الجزء الاول مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

60: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو عباس کی ہلاکت ہوگی پھر ایک ستاری بیچ میں ظاہر ہوگا، ایک دھماکہ اور شگاف ہوگا، یہ سب کچھ رمضان کے مہینہ میں ہوگا، سرخی پانچ تا بیس رمضان کے درمیان ہوگی، دھماکہ نصف سے بیس تک کے درمیان میں ہوگا، شگاف بیسویں سے چوبیسویں کے درمیان ہوگا۔ ستارے کو پھینکا جائے گا جو اس طرح روشن ہوگا جیسا کہ چاند روشن ہوتا ہے۔ پھر اسی طرح مڑ جائے گا جیسا کہ سانپ مڑتا ہے یہاں تک کہ اس کے دونوں سر ملنے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ ”نکسین“ کی رات دوزخ لے آئیں گے جس ستارے کو پھینکا جائے گا وہ ایک ٹوٹا ہوا تارہ (شہاب) ہے جو آسمان سے ٹوٹے گا، بہت شدید ہوگا، مشرق میں گرے گا اور لوگوں کو اس سے سخت مصیبت پہنچے گی۔

(الفتن لنعم بن حماد رقم الحدیث 643 رقم الصفیہ 230 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

61: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”زوراء میں ایک واقعہ ہوگا۔“

صحابہ نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! زوراء کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مشرق میں نہروں کے درمیان ایک شہر ہے، جس میں اللہ کی بدترین مخلوق اور میری امت کے ظالم لوگ رہیں گے۔ انہیں چار قسم کے عذابوں سے مارا جائے گا۔ تلوار سے دھنسا کر قذف (تیر پھینکنا یعنی بمباری سے) اور مسخ کر کے۔ جب کالے لوگ نکلیں گے (یا کالے جھنڈے والے) تو عرب باہر نکل کر جمع ہونا شروع کریں گے۔ وہ لوگ ظاہر ہو کر زمین کے اندرونی حصے یا

فرمایا کہ اردن کے اندرونی حصہ میں پہنچ جائیں گے۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک سفیانی تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ دمشق آجائے گا۔ ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرے گا کہ اس کے ہاتھ پر بنو کلب کے تیس ہزار لوگ بیعت کر لیں گے، وہ ایک لشکر عراق روانہ کرے گا اور زرواء میں ایک لاکھ آدمی قتل کرے گا۔ پھر نیچے کوفہ کی طرف اتریں گے تو اسے بھی لوٹ لیں گے۔ اس وقت مشرق سے ایک جانور نکلے گا جس کو بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام شعیب بن صالح ہوگا ہانک رہا ہوگا اور ان کے قبضہ میں جو اہل کوفہ کے قیدی ہوں گے وہ ان کو چھڑالے گا اور سفیانیوں کو قتل کر ڈالے گا۔ سفیانی کے لشکروں میں سے ایک اور لشکر شہر جا کر اسے تین دن تک لوٹتا رہے گا۔ پھر مکہ معظمہ کا ارادہ کر کے چلیں گے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر فرمائے گا کہ اے جبرائیل! اب انہیں عذاب میں مبتلا کر دو۔ اپنے رب کا حکم پا کر وہ اپنے پاؤں سے ایک زوردار ضرب لگائیں گے جس سے اللہ عز و جل انہیں زمین میں دھنسا دے گا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچ جائیں گے جو واپس جا کر سفیانی کو اس واقعہ کی خبر دیں گے لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اسی دوران قریش کے چند آدمی قسطنطنیہ کی طرف بھاگ رہے ہوں گے کہ یہ سفیانی روم کے سربراہ (بادشاہ) کو پیغام بھیجے گا کہ ان لوگوں کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ وہ ان کو گرفتار کر کے اس کے پاس دمشق بھیج دے گا جہاں شہر کے دروازے پر ان قریشیوں کی گردنیں اڑادی جائیں گی۔“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”یہاں تک ہوگا کہ ایک عورت کو دمشق کی مسجد میں کپڑے میں ایک ایک مجلس پر گھمایا جائے گا اس کے بعد وہ سفیانی کے پاس آکر اس کی ران پہ بیٹھ جائے گا۔ اس وقت وہ محراب میں بیٹھا ہوگا، مسلمانوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر کہے گا: ”تمہارا ناس جائے! کیا تم اپنے ایمان کے بعد اللہ پر کفر کرنے لگے ہو؟ (تم جو کچھ کر رہے ہو) یہ ہرگز ہرگز حلال نہیں۔“ اس پر سفیانی مشتعل ہو جائے گا اور اٹھ کر مسجد ہی میں اس کی گردن اڑا دے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر اس شخص کو قتل کر

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 891 رقم الصفحة 307 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

ان دونوں مقامات پر شہر تعمیر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ان علاقوں میں یہود و نصاریٰ نے ظلم و ستم اور آگ و خون کا جو بازار گرم کیا ہے وہ اب اتنی جلدی فرو ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین!

64: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ برباد ہونے سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ مصر خراب ہو جائے۔ کوفہ کو اس طرح رگڑا جائے گا جس طرح کہ چمڑے کو رگڑا جاتا ہے۔ پھر کوفی کے بعد عظیم ترین و خطرناک گھمسان کی جنگ ہوگی۔“

(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8428 رقم الصفحة 509 الجزء الرابع، مطبوعة دار الكتب العلمية، بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد دخول السفیانی واصحابه الکوفہ رقم الحدیث 892 رقم الصفحة 308 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة) (السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث 455 رقم الصفحة 1881 الجزء الرابع، مطبوعة دار العاصمة الرياض)

65: تنبیع سے روایت ہے کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے۔ اس کے ساتھ ضعیف لوگ بھی (کثیر تعداد میں) ہوں گے۔ اللہ اپنی مدد سے ان کی تائید فرمائے گا پھر اس کے بعد اہل مغرب نکلیں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 900 رقم الصفحة 312 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة)

66: حضرت عمرو بن مرة الجعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”خراسان سے ایک کالا جھنڈا نکلے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو اس زیتون سے جو کہ ”بیٹھیا و حرستا“ کے درمیان ہے باندھے گا۔ ان کے درمیان زیتون کھڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ یہ جھنڈے والے اس کے پاس اتر کر اپنے گھوڑوں کو اس سے باندھ لیں گے۔“

67: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ برباد ہونے سے محفوظ رہے گا یہاں

تک کہ مصر خراب ہو جائے۔“

(المستدرک علی التحسین رقم الحدیث 8428 رقم الصفحة 509 الجزء الرابع، مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت) (الفتن لنعیم بن حماد دخول السفیانی واصحابه الکوفۃ رقم الحدیث 892 رقم الصفحة 308 الجزء الاول مطبوعة مكتبة التوحید القاهرة) (السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث 455 رقم الصفحة 1881 الجزء الرابع، مطبوعة دار العاصمة الرياض)

68: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک روز منبر پہ جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

”اے لوگو! میرے وصال سے پہلے مجھ سے پوچھ لو۔“

آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ چنانچہ مجمع میں سے صعبہ بن صوحان العبدي کھڑے ہوئے اور پوچھا:

”اے امیر المومنین! ہمیں بتائیں کہ دجال کب نکلے گا؟“

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”صعبہ! بیٹھ جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہاری بات کا مقصد خوب جانتا ہے اور اس بارے میں سائل بھی مسئول سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ! اس کی کچھ نشانیاں ہیں اور کچھ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کے بعد پیش آتی جائیں گی۔ بالکل اسی طرح حدیث کے مطابق ہوں گی جیسے دو جوتے ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تم کو وہ بتا سکتا ہوں؟“

صعبہ بولے:

”میرا یہ مقصد ہے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صعبہ کو ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا:

”اے صعبہ! جب لوگ نماز پڑھنا چھوڑ دیں، امانتیں ضائع کرنے لگیں، جھوٹ کو حلال جاننے لگیں، سود کھانے لگیں، رشوت عام ہو جائے، مکانات (بنگلہ، حویلی، محل) بڑے بنائے

جانے لگیں، لوگ خواہشات کی پیروی کرنے لگیں، دین کو دنیا کے بدلے بیچنے لگیں، قتل کرنا گناہ نہ جانیں، رشتہ داریاں توڑی جانے لگیں، قوت برداشت کمزور ہو جائے، ظلم کر کے خوش ہونے لگیں، فاسق لوگ حاکم بننے لگیں، وزیر خیانت کرنے لگیں، صوفیا ظالم بن جائیں، قاری نافرمان ہو جائیں، ظلم بڑھ جائے، طلاق کی کثرت ہو جائے، اموات اچانک واقع ہونے لگیں، جھوٹے الزامات لگائے جانے لگیں، قرآن کریم کو سجایا جانے لگے، مساجد کو آراستہ کیا جانے لگے، مینا لمبے بنائے جائیں، صفوں میں ایک دوسرے کو دھکے دیئے جائیں، وعدوں کو توڑا جانے لگے، دل خراب ہو جائیں، دنیا کی دولت کے لالچ میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہونے لگے، عورتیں ستر پوشی کرنا چھوڑ دیں، عورتیں مردوں سے مشابہت اختیار کریں، مرد عورتوں سے مشابہت اختیار کریں، سلام صرف جان پہچان والوں کو کیا جانے لگے، جھوٹی گواہی دی جانے لگے، لوگ بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کی کھال پہن کر سامنے آئیں، ایسے لوگ جن کے دل پتھر سے زیادہ سخت اور سڑی ہوئی چیز سے زیادہ بدبودار ہو جائیں، آخرت والے کاموں سے دنیا ڈھونڈیں اور بغیر سمجھ کے فتوے دیئے جانے لگیں تو ایسے لوگوں اور ایسے کاموں سے بچو! نیک کام میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو، موت سے ڈرو، نیک کام زیادہ سے زیادہ کرو! اے حصہ بن صوحان! اُن دنوں بیت المقدس رہائش گاہ ہوگی اور لوگوں پر ایک زمانہ بھی آئے گا کہ ایک شخص کہے گا: ”اے آنے والے! بھوسہ تو بیت المقدس کی فصیل کی اینٹوں میں ہے۔“

سنن الوارۃ فی الفتن، رقم الحدیث 428 رقم الصفیہ 838 الجزء الرابع، مطبوعۃ دار العاصمۃ (الریاض) قارئین! اس حدیث میں بیان کردہ علامات میں سے کون سی وہ علامت ہے جو ابھی پوری نہیں ہوئی ہے؟ ایک بھی نہیں، سب کی سب پوری ہو چکی ہیں! تو کیا اب ہمیں مزید مہلت کا انتظار ہے؟ مہلت کا وقت گزر چکا اب جزا و سزا کا وقت قریب ہے، اس لیے ہمیں اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے اور فتنہ دجال سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے کہ اس کا وقت ظہور اب تب کی باتوں میں سے ہے۔

